یا اللہ! ہر مسلمان کو "صلوٰۃ وسلام" کے ساتھ اپنی رضا والا خصوصی تعلق نصیب فرما دیجیے.....آمین

صلوٰۃ وسلام کے "جلیل القدر اور عظیم الشان" موضوع پر ایک ادنیٰ سی "کاوش"

زادِ شفاعت

از قلم

مولانا محمد مسعود اَزہر

تقدیم و تعاون

دار البیان

جامعۃ الصّابر بہاولپور

مکتبہ عرفان لاہور

پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اللّٰھُمَّ

بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

نفیس الحسینی

دار النعمان للنشر والکتابة 0321 4066829

زادِ شفاعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ! ہر مسلمان کو صلوٰۃ وسلام کے ساتھ اپنی رضا والا خصوصی تعلق نصیب فرما دیجیے.....آمین

صلوٰۃ وسلام کے "جلیل القدر اور عظیم الشان" موضوع پر ایک "ادنیٰ سی" کاوش

زادِ شفاعت

از قلم

مولانا محمد مسعود ازہر

تقدیم و تعاون

دار البیان

جامعۃ الصابر بہاولپور

مکتبۂ عرفان لاہور

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب .... زادِشفاعت

مصنف .... مولانا محمد مسعود ازھر

اشاعت ۱ .... رجب ۱۴۴۳ھ

تعداد ۱۵۰۰۰

صفحات 269

قیمت .... 300 روپے

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے

جامع مسجد رشیدیہ ٹینکی سٹاپ ملیر کراچی، 0336-3353813

مکتبۃ الایمان دکان نمبر ۱۳۱، ندیم ٹریڈ سینٹر، محلّہ جنگی
عقب قصہ خوانی بازار پشاور 0321-9013592

مکتبہ ابن مسعودؓ، مدرسہ عبداللہ بن مسعودؓ،
چشمہ جات نزد کمپنی باغ کوہاٹ 0321-5782621

مکتبہ عثمان و علیؓ، نزد بندھن شادی ہال،
کوثر کالونی بہاولپور 0321-6837145

رجسٹرڈ
مکتبہ عرفان
ناشر

اسٹاکسٹ
مکتبۃ ابن مبارک
حق سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور
موبائل: 0321-4066827

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۞	تعارف	الف
۞	نیت	ب
۞	ہدیہ متواضعہ	ت
۞	حرص ولالچ	ج
۞	مقصد	د
۞	خصوصیت،ضروری بات،کتاب مکمل پڑھیں	ذ
۞	کیفیات	س
۞	معلومات	ص
۱	جتنی رحمتیں چاہو حاصل کرلو	۹
۲	فرض عین	۱۱
۳	دواہم نکتے	۱۲
۴	ایک درود،پچاس انعام	۱۴
۵	کمال کیاہے؟	۱۵
۶	اپنی قسمت پرناز کریں	۱۶
۷	حسن ہی حسن،جمال ہی جمال	۱۷
۸	فضائل وفوائد	۱۸
۹	درود بھیجنے کا مطلب رحمت خاصہ کی دعاء کرنا ہے	۱۹
۱۰	شکر ہے کہ اجازت مل گئی	۲۰
۱۱	درود وسلام میں سب کچھ	۲۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

۱۲	”توفیق“ پانے کا ذریعہ	۲۲
۱۳	بڑا اعزاز	۲۳
۱۴	امت مسلمہ کی خصوصیت	۲۴
۱۵	خوشی سے جان نکل جائے	۲۵
۱۶	پھر دیر کیسی؟	۲۶
۱۷	ہر مشکل آسان	۲۶
۱۸	تکمیل حاجات	۲۷
۱۹	بغیر مانگے حاجات پوری	۲۸
۲۰	ایک تحقیق	۲۹
۲۱	تم بھی اپنا حصہ شامل کرو	۳۰
۲۲	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۳۱
۲۳	آسمانی دروازوں کی کنجی	۳۳
۲۴	مِفْتَاحُ الْخَیْر	۳۴
۲۵	حسن کا سمندر	۳۵
۲۶	ہم عاجز و ناچیز بندوں کا اعزاز	۳۶
۲۷	رحمت ہی رحمت	۳۸
۲۸	اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ	۴۰
۲۹	حضور ﷺ کی خوشی	۴۲
۳۰	عشق، وفا اور کامیابی کا مدار	۴۴
۳۱	”درود شریف“ ہمیشہ مقبول ہی ہوتا ہے	۴۴
۳۲	”صلوٰۃ“ بھیجنے کا طریقہ اور چار اہم نکات	۴۶
۳۳	”سلام“ بھی ضروری	۴۸

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

۳۴	صَلٰوۃُ اللہِ عَلَی النَّبِیِّ	۴۹
۳۵	افضل صیغے	۵۰
۳۶	اخلاص، تعظیم اور ادب شرط ہے	۵۲
۳۷	حضور اقدس ﷺ ”رحمتوں“ کے نزول کا مقام ہیں	۵۳
۳۸	”سلام“ کا طریقہ اور معنیٰ	۵۵
۳۹	سلام بھیجنے کا افضل ترین طریقہ	۵۷
۴۰	اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!	۵۸
۴۱	توحید کا تقاضہ	۶۰
۴۲	اللہ السلام جل جلالہ	۶۱
۴۳	سلام میں تعظیم اور استحضار	۶۲
۴۴	برکات ہی برکات	۶۳
۴۵	ایک علمی عبارت	۶۴
۴۶	مسنون سلام کا ترجمہ	۶۶
۴۷	سلامتی کا نسخہ	۶۸
۴۸	روضہ اقدس پر حاضری کی دعاء	۷۰
۴۹	اہل علم کے لیے	۷۱
۵۰	انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر سلام	۷۳
۵۱	تفسیر دل پذیر	۷۵
۵۲	روشن دن، روشن رات کی روشنی	۸۰
۵۳	قیامت کی تیاری	۸۱
۵۴	سید الایام اور سید الانام ﷺ	۸۲
۵۵	حیرت کا سمندر	۸۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

٥٦	جو چیز یار سے دور کرے	٨٤
٥٧	دیدارِ دلدار کا ذریعہ	٨٥
٥٨	مقابلۂ حُسن	٨٦
٥٩	ایمان افروز نکات	٨٧
٦٠	فَضْلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ بِاَقْوَالِ حَضْرَةِ سَيِّدِ الْاَنَامِ ﷺ	١١٧
٦١	خصوصی قرب	١١٧
٦٢	خاص رحمتیں	١١٧
٦٣	گناہ بھی معاف	١١٧
٦٤	آقا مدنی ﷺ کا دمکتا چہرہ	١١٨
٦٥	رحمت الٰہی سے محروم شخص	١١٩
٦٦	ذلیل ہو جائے	١٢٠
٦٧	بڑا بخیل	١٢١
٦٨	اَبْخَلُ النَّاسِ	١٢١
٦٩	جنت کا راستہ بھٹک گیا	١٢٢
٧٠	خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ	١٢٢
٧١	حسرت	١٢٣
٧٢	خوشبو اور حیات سے محرومی	١٢٤
٧٣	دعاء میں ''صلوٰۃ''	١٢٤
٧٤	دعاء رحمت بزبان نبوت	١٢٥
٧٥	درود شریف لکھنے کی فضیلت	١٢٥
٧٦	نفاق اور جہنم سے براءت	١٢٦
٧٧	فرشتہ مقرر ہے	١٢٧

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

۷۸	اذان کے بعد ''صلوٰۃ''	۱۲۷
۷۹	ساری ''صلوٰۃ'' آپ ﷺ کے لیے	۱۲۸
۸۰	درود وسلام پر مامور ''سیاحین ملائکہ''	۱۳۰
۸۱	ہر جگہ سے درود بھیجو	۱۳۰
۸۲	مجھ پر درود بھیجو	۱۳۱
۸۳	شب جمعہ و یوم جمعہ کو درود کی کثرت	۱۳۱
۸۴	جسد اقدس محفوظ	۱۳۲
۸۵	نعمت ''صلوٰۃ'' ملنے پر طویل سجدہ	۱۳۳
۸۶	مسجد میں داخل ہوتے وقت ''صلوٰۃ''	۱۳۴
۸۷	ستر رحمتیں	۱۳۵
۸۸	تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟	۱۳۵
۸۹	حضور اقدس ﷺ کا سفید صحیفہ	۱۳۷
۹۰	باعث حسرت مجلس	۱۳۸
۹۱	یہ جفاء ہے	۱۳۸
۹۲	اُحد برابر ثواب	۱۳۹
۹۳	قبر میں ساتھ	۱۳۹
۹۴	مجالس کی زینت	۱۴۰
۹۵	نام کے ساتھ درود پہنچایا جاتا ہے	۱۴۰
۹۶	شفاعت کا ذریعہ	۱۴۱
۹۷	چہرے پر خاص نور	۱۴۱
۱۰۰	شفاعت کا مستحق	۱۴۲
۱۰۱	جو پورا پورا اجر لینا چاہے	۱۴۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

۱۰۲	یوم جمعہ وشب جمعہ میں کثرت درود کا حکم	۱۴۳
۱۰۳	سب سے افضل صیغہ	۱۴۴
۱۰۴	تین بڑے فائدے	۱۴۵
۱۰۵	سب سے بڑھ کر نجات یافتہ شخص	۱۴۵
۱۰۶	دعاء کی ابتداء، وسط اور انتہاء میں درود	۱۴۶
۱۰۷	قبولیت کا دروازہ	۱۴۶
۱۰۸	مجلس ذکر و درود کی فضیلت	۱۴۷
۱۰۹	ستر رحمتیں	۱۴۸
۱۱۰	مَنَابِعُ الْبَرَكَاتِ فِيْ صِيَغِ الصَّلٰوةِ	۱۴۹
۱۱۱	مِفْتَاحُ السَّلَامِ فِيْ صِيَغِ السَّلَامِ	۱۶۳
۱۱۲	پیغام محبت	
۱۱۳	”رحمت“ پانے کا طریقہ	۱۷۱
۱۱۴	اصل بات ”یقین“ ہے	۱۸۲
۱۱۵	معطر مجلس	۱۸۹
۱۱۶	اللہ تعالیٰ کا ایک تاکیدی حکم	۱۹۹
۱۱۷	اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ	۲۰۵
۱۱۸	محبت و رحمت کا نظام	۲۰۹
۱۱۹	نسبت کی طاقت	۲۱۷
۱۲۰	گناہوں کو مٹائیے	۲۲۱
۱۲۱	ایک پیاری دعاء اور صلوٰۃ وسلام	۲۲۷
۱۲۲	مسلمانو! ”صلوٰۃ وسلام“ سے تعلق مضبوط کرو	۲۳۳
۱۲۳	محمد رسول اللہ ﷺ	۲۴۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ ...... ”زادِ شفاعت“ آپ کے ہاتھوں میں ہے...... یہ کتاب کافی عرصہ سے تیار رکھی تھی...... ارادہ تھا کہ مزید لکھی جائے...... اضافے کئے جائیں...... اس کے لئے مسوّدہ اور مواد سفر و حضر میں ساتھ رہا...... مگر ہمت نہ ہوئی...... موضوع بہت اونچا ہے...... ادب کا مقام ہے...... سانس تک گم ہو جاتی ہے...... تب ارادہ بنا کہ جو کچھ تیار ہے پیش کر دیا جائے...... پھر اس میں بھی کافی وقت لگ گیا...... اللہ تعالیٰ ”صلوٰۃ وسلام“ کا ذوق نصیب فرما دیں تو انسان بہت کچھ پالیتا ہے...... اور بہت سے خطرات سے بچ جاتا ہے...... اور ”ذوق“ پیدا ہونے کے لیے کبھی ایک ”جملہ“ ہی کافی ہو جاتا ہے...... اور دل پر ”رازِ محبت“ کھل جاتا ہے...... اس لئے جو کچھ حاضر تھا...... وہی پیشِ خدمت ہے...... اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحۡبِہٖ

وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا

محمد مسعود ازہر

لیلۃ ۱۳/ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۳ھ

بمطابق 16 جنوری 2022ء

نِیّت

یااللہ! اس ناچیز ”کاوش“ کی ”تالیف واشاعت“ میں آپ کی ”رضاء“ کی نیت کرتا ہوں......

- اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
- رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ھدیہ متواضعہ

اس تالیف کا سارا اجروثواب ......

جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عطاء فرمائیں ......

حضرۃ سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "بارگاہِ عالی شان" میں ......

"ہدیہ"

ہے ......

اُن کے شایانِ شان تو ہرگز ہرگز نہیں مگر وہ ......

"بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ"

ہیں ......

شاہِ دو جہاں ہونے کے باوجود ......

اپنے دیہاتی محب کی لائی ہوئی ادنیٰ سبزی کا ہدیہ بھی قبول فرمالیتے تھے

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

حرص و لالچ

طوفانی ہواؤں میں لرزتے.......

خُشک اور زرد پتّے جیسا.......

ایک حقیر، عاجز اور ناکارہ بندہ.......

اپنی اس ناچیز کاوش پر.......

”حضورِ اقدس سیّدنا و مولانا مُحمّد ﷺ“

کی

”شفاعتِ مُبارکہ“ کی لالچ اور حرص رکھتا ہے

یا اللہ! نصیب فرما دیجیے

مقصد

ہر مسلمان کو "صلوۃ وسلام" کے ساتھ...... "خصوصی تعلق" نصیب ہو جائے......

مجاہدین اسلام "صلوۃ وسلام" کے ذریعہ...... اللہ تعالیٰ کی "رحمت و نصرت" حاصل کریں......

......اور......

روئے زمین پر "دینِ محمد ﷺ" کا پرچم بلند کر دیں

خصوصیت

صلوٰۃ وسلام کا حکم قرآن مجید کی سورۃ احزاب آیت ۵۶ میں موجود ہے۔

اس تالیف میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر وتشریح...... مستند مفسرین کے حوالے سے مذکور ہے...... اس آیت مبارکہ کی تفسیر سمجھنے کے بعد "صلوٰۃ وسلام" کے معنیٰ کی...... "خصوصی معرفت" نصیب ہو جاتی ہے...... اور جسے یہ "معرفت" نصیب ہو جائے...... وہ بڑی خیر پالیتا ہے۔ ان شاء اللہ

ضروری بات

"درودِ ابراہیمی" کے برابر درود شریف کا کوئی بھی صیغہ نہیں...... "درود وسلام" کے سب صیغے مبارک ہیں...... یہ عشق ومحبت کا میدان ہے...... اس لیے اسے کھلا رکھا گیا ہے...... جب تک کہ سب صیغے شریعت کی حدود میں رہیں...... ان میں کوئی حرج نہیں...... ارادہ تھا کہ درود شریف کے مختلف صیغے جمع کیے جائیں...... مگر دل کا میلان یہی رہا کہ...... "درودِ ابراہیمی" کی زیادہ سے زیادہ دعوت چلے...... اس لیے صیغے جمع نہیں کیے گئے...... البتہ مختلف وجوہات سے بعض دیگر صیغے بھی اس تالیف میں آگئے ہیں۔

کتاب مکمل پڑھیں

"صلوٰۃ وسلام" کی حقیقت تک پہنچنے کے لیے آپ کو یہ کتاب...... مکمل اور کئی بار پڑھنی چاہیے...... "درود وسلام" کی جلیل القدر اور عظیم الشان نعمت سے خصوصی تعلق بنانے کے لیے...... ضرور وقت نکالیں...... بعض مقامات پر ایک دو سطروں میں آپ کو "درود وسلام" کا کوئی اہم پہلو مل جائے گا...... مثلاً "کثرت سے درود شریف پڑھنا...... یہ حضور اقدس ﷺ کے دین کی نصرت بھی ہے"...... یہ ایک مفصل اور ایمان افروز موضوع ہے، مگر اس کتاب میں اس کی طرف صرف اشارہ کیا گیا ہے۔

کیفیات

- ”صَلٰوۃ وسَلام“ ...... ”عظیم رب“ سے ایک دعاء مانگنے کا نام ہے...... یہ ”دعاء“ ایک ”عظیم ہستی“ کے لیے مانگی جاتی ہے...... اور دعاء میں ایک ”عظیم چیز“ مانگی جاتی ہے...... معلوم ہوا ”صَلٰوۃ وسَلام“ ایک ”عظیم عمل“ ہے...... ”عظیم عبادت“ ہے...... یہ عبادت بجالانے والا انسان بھی ”عظمت“ پاتا ہے۔
- ایک مینار ہو...... ایک محل ہو...... سونے، چاندی، جواہرات سے بنایا ہوا...... زمین سے لے کر ساتویں آسمان تک اونچا...... اور وہ ہر شرافت اور عزت کی علامت ہو...... تو جس شخص کا بھی اس میں کوئی حصہ ہوگا...... وہ فخر کرے گا...... شرف و عزت پائے گا...... حضرت آقا محمد مدنی ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں...... مذکورہ محل سے بھی زیادہ اور اونچی ہیں...... جب ہم ”صَلٰوۃ وسَلام“ پڑھتے ہیں تو...... اس کی برکت سے اُن رحمتوں میں اضافہ ہوتا ہے...... اور اس محل میں ہمارا حصہ بھی شامل ہو جاتا ہے۔
- ایک بدنصیب لشکر میدان میں آ کھڑا ہے...... وہ حضور اطہر واقدس ﷺ کی شان میں گستاخی بک رہا ہے...... خاکے بنا رہا ہے...... اس نامبارک لشکر کے سامنے...... دیوانوں کے لشکر نے خیمے ڈال دیئے ہیں...... اور حضرت آقا مدنی ﷺ کی محبت و وفا میں جان ہتھیلی پر رکھ لی ہے...... اُن کی زبانوں کا وظیفہ ہے ”صَلٰوۃ وسَلام“ ...... حضرت آقا مدنی ﷺ کی ”عظمت شان“ بلند ہونے کی دعاء۔
- دنیا میں جن کا ”نصیب“ اونچا تھا...... انہوں نے حضور اقدس ﷺ کا ”قُرب“ پالیا...... آخرت کا قُرب پانے کے لیے سب کو ”صَلٰوۃ وسَلام“ کا عمل مل گیا...... جو اُن کے ”قرب“ کا متلاشی ہو...... ”صَلٰوۃ وسَلام“ کی کثرت اُس کے لیے آب حیات ہے۔

معلومات

- آپ جان لیں گے کہ...... ”صلوٰۃ وسلام“ ایک فرض ہے......فرض عین۔
- آپ جان لیں گے کہ...... ”صلوٰۃ“ کے معنیٰ بہت وسیع ہیں...... یہ عام ”رحمت“ یا عام ”دعاء“ نہیں ہے۔
- آپ جان لیں گے کہ...... ”سلام“ کہنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ...... اللہ تعالیٰ حضور اقدس ﷺ کے فرمانبرداروں میں اضافہ فرمائیں۔
- آپ جان لیں گے کہ...... ”اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ“ کے مطلب میں یہ بھی شامل ہے کہ...... یا اللہ! حضرت محمد ﷺ کے دین کو دنیا میں مزید قوت اور ترقی عطاء فرما...... اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں میں اضافہ فرما...... یوں ہم ”صلوٰۃ وسلام“ کے ذریعہ...... ہر نو مسلم کے اسلام قبول کرنے کے ثواب میں...... بذریعہ دعاء شامل ہو جاتے ہیں۔
- آپ جان لیں گے کہ...... ”صلوٰۃ وسلام“ کو سمجھنے اور پڑھنے سے...... ”عقیدۂ توحید“ مضبوط ہوتا ہے...... شرک اور بدعت کی نفی ہوتی ہے...... ادب ومحبت والا ”عقیدۂ توحید“ نصیب ہوتا ہے۔
- آپ جان لیں گے کہ...... ”صلوٰۃ وسلام“ پڑھتے ہی آپ ”رحمت“ کے مدار میں آجاتے ہیں...... رحمت کے انوارات میں ڈوب جاتے ہیں...... اور رحمت کی برسات پاتے ہیں......فوری بھی...... آئندہ بھی۔

جی ہاں! یہ سب کچھ جاننے کے لیے......

اس ”کتاب“ کو اپنا مستقل ساتھی بنالیجیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جتنی رحمتیں چاہو حاصل کرلو

از: حضرت شاہ عبدالقادر قدس سرہٗ

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حضور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے...... یہ تاکیدی حکم سورۃ الاحزاب کی آیت (۵۶) میں مذکور ہے...... چنانچہ ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝

ترجمہ ''اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر۔ اے ایمان والو! رحمت بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر۔''

یہ آیت مبارکہ اس اُمت پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے...... یہ آیت دنیا وآخرت کی رحمتوں کا خزینہ ہے...... ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس آیت مبارکہ کو سمجھے...... اور اس پر عمل کرے...... حضرت شاہ عبدالقادر قدس سرہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یہ حکم اداء ہوتا ہے نماز میں ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ''...... ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ'' (یعنی نماز کے قعدۂ اخیرہ میں حضور اقدس ﷺ پر سلام اور پھر درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ سلام اور صلوٰۃ کے یہی صیغے جو نماز میں پڑھے جاتے ہیں سب سے افضل ہیں) اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانے پر بڑی

قبولیت رکھتی ہے (یعنی درود شریف بھیجنا بہت مقبول عبادت ہے) اُن پر (یعنی حضور اقدس ﷺ اور آپ کی آل پر) ان کے لائق رحمت اُتری ہے اور دس رحمتیں اُترتی ہیں مانگنے والے پر جتنا چاہے اتنا حاصل کرے۔ (یعنی جو جتنی رحمت حاصل کرنا چاہے درود شریف کے عمل کی برکت سے حاصل کرسکتا ہے، یہ کھلا اعلان اور انعام ہے)۔" (موضح قرآن)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

فرضِ عین

اللہ تعالیٰ نے حضرت آقا مدنی ﷺ کی اُمت کو ہر نعمت دوسری امتوں سے افضل عطاء فرمائی ہے......سب سے افضل نبی، سب سے افضل کتاب، سب سے افضل شریعت، سب سے افضل زمانہ اور سب سے افضل اعمال......حضرت آقا مدنی ﷺ کو اپنی امت سے بے انتہاء محبت ہے...... آپ ﷺ نے اپنی اُمت کے لئے......وہ سب کچھ کیا جو کوئی اور کسی کے لئے نہیں کرسکتا......حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اُمت کی خوشی کو اپنی خوشی اور اُمت کے غم کو اپنا غم بنایا...... یہاں تک کہ قیامت کے سخت دن بھی......آپ ﷺ ''اُمَّتِی اُمَّتِی'' فرمارہے ہوں گے......اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی ﷺ ''اُمَّتِی اُمَّتِی'' کہتے نہیں تھکتے تو ہم...... ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ'' کہتے ہوئے کیوں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں؟...... دراصل ہم نے ''صلوٰۃ وسلام'' کے مقام کو سمجھا ہی نہیں......حتیٰ کہ ہم میں سے کئی لوگ تو اسے عبادت بھی نہیں سمجھتے......بس ثواب کے لئے ایک نفل عمل سمجھ لیتے ہیں......حالانکہ یہ افضل ترین عبادات اور اعلیٰ ترین طاعات میں سے ہے......اور یہ اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کا بہترین ذریعہ ہے......علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر اجماع لکھا ہے کہ...... صَلٰوۃ وَسَلَامٌ عَلَی النَّبِی ......یعنی حضور اقدس ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا......ہر مسلمان پر ''فرض عین'' ہے......اور قرآن مجید میں جو حکم فرمایا گیا ہے کہ...... ان پر درود اور سلام بھیجو......یہ وجوبی حکم ہے......اور ہر مسلمان کے لئے زندگی میں کم از کم ایک بار......اس حکم پر عمل کرنا فرض ہے۔

دو اہم نکتے

اللہ تعالیٰ اپنے نبی حضرت محمد ﷺ پر ’’صلوٰۃ‘‘ نازل فرمائیں...... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ...... ’’صلوٰۃ‘‘ کے بارے میں دو اہم نکتے سمجھ لیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر ’’صلوٰۃ‘‘ بھیجنے کا ہمیں تاکیدی حکم فرمایا ہے...... اُردو میں ہم ’’صلوٰۃ‘‘ کا ترجمہ ’’درود‘‘ کرتے ہیں...... مگر یہ ترجمہ صرف ’’سمجھنے‘‘ کے لئے ہے...... ورنہ اس لفظ میں اتنی جان نہیں ہے کہ وہ ’’صلوٰۃ‘‘ کا حق اداء کرسکے...... اس لئے اگر کوئی شخص کہے کہ...... حضور اقدس ﷺ پر لاکھوں درود، کروڑوں درود تو اس سے اللہ تعالیٰ کا حکم پورا نہیں ہوگا...... بلکہ ’’صلوٰۃ‘‘ کا لفظ لانا ضروری ہے...... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ...... یا...... صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ...... وغیرہ۔

(۲) صلوٰۃ کا ترجمہ ’’رحمت‘‘ بھی کیا جاتا ہے...... لیکن یہ بھی کافی نہیں...... اگر کوئی سارا دن یہ دعاء کرے کہ یا اللہ! نبی کریم ﷺ پر رحمت نازل فرما...... تو یہ ’’صلوٰۃ‘‘ پڑھنے والا نہیں ہوگا...... کیونکہ رحمت کی دعاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان الفاظ میں سیکھ لی تھی...... ’’اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ‘‘ مگر پھر بھی آیت نازل ہونے کے بعد انہوں نے پوچھا...... کَیْفَ نُصَلِّیْ

عَلَيْكَ؟......"یارسول اللہ! ہم آپ پر "صلوٰۃ" کیسے بھیجیں؟"...... معلوم ہوا کہ "صلوٰۃ" کے لفظ میں جو خصوصی رحمتیں اور خزانے چھپے ہیں وہ "رحمت" کے لفظ سے ادا نہیں ہوتے...... خلاصہ یہ کہ...... "درود شریف" پڑھنا تب ادا ہوگا جب اس میں...... "صلوٰۃ" کا لفظ کسی بھی صیغے کے ساتھ موجود ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

ایک درود پچاس انعام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا...... ایک بار درود و سلام پڑھنے پر کم از کم پچاس انعامات ملتے ہیں...... شاہی انعامات...... بلکہ شہنشاہی انعامات...... دس خصوصی رحمتیں، دس نیکیاں، دس درجے، دس گناہوں کی معافی اور دس غلام آزاد کرنے کا اجر...... درود وسلام ایک ''دعاء'' ہے...... جو حضرت آقا مدنی ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہے...... یہ عبادت ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کی جاتی ہے...... دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے...... فرشتوں کو بھی وہی دیتا ہے اور پیغمبروں کو بھی وہی...... مانگنا صرف اللہ تعالیٰ سے جائز...... اور کسی سے نہیں...... ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾...... درود وسلام اللہ تعالیٰ کی وہ عبادت ہے جس میں حق شناسی بھی ہے اور احسان شناسی بھی...... سب سے بڑھ کر یہ کہ اس میں عشق بھی ہے اور وفا بھی...... کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے حق کو مانتے ہیں، احسان کو مانتے ہیں...... ان سے عشق و وفا رکھتے ہیں...... ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت اور سلام مانگتے ہیں...... حضرت آقا مدنی ﷺ کے احسانات بے شمار ہیں...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ...... ہم حضرت آقا ﷺ سے جس قدر قریب ہوں گے...... ہمیں اسی قدر اللہ تعالیٰ کا زیادہ قرب ملے گا...... اور والہانہ درود وسلام اس قرب کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

کمال کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: ''ان پر درود بھی بھیجو اور بہت سلام بھی''..... کن پر؟..... حضرت محمد ﷺ پر..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ..... بھائیو! جس کے پاس ''محمد'' نہیں اس کے پاس کچھ بھی نہیں..... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ..... جو حضرت محمد ﷺ سے ''محروم'' ہے..... وہ ''شقی'' ہے، بدبخت، بدنصیب، خالی ہاتھ، خالی دامن..... خواہ وہ دنیا بھر کا بادشاہ ہو یا بڑا سائنسدان..... وہ ارب پتی تاجر ہو یا کھرب پتی صنعتکار..... وہ جانوروں سے زیادہ محروم ہے..... وہ عقل اور ہر کامیابی سے محروم ہے..... دنیا میں چیزیں ایجاد کرنا کوئی کمال نہیں..... یہ ایک ضرورت ہے..... انسان تو انسان، جانور بھی ایجادات کرتے ہیں..... مکڑی کا جالا دیکھیں..... چڑیا کا گھونسلا دیکھیں..... جنگل کے غار دیکھیں..... شہد کا چھتہ دیکھیں..... بہت زیادہ مال جمع کرنا کمال نہیں..... ایک لال بیگ بھی بہت سی گندگی پر قابض ہو جاتا ہے..... اور شیش ناگ بھی کھربوں کے خزانے پر کنڈلی مار بیٹھتا ہے..... کمال یہ ہے کہ کوئی انسان حضرت محمد ﷺ کو پالے..... حضرت محمد ﷺ کو پہچان لے..... حضرت محمد ﷺ کا کلمہ پڑھ لے..... اور حضرت محمد ﷺ سے نسبت جوڑ لے..... اب وہ ترقی، کامیابی، عقل اور روشنی کے راستے پر آگیا..... پھر آگے جس کی مرضی..... جتنا بلند ہونا چاہے..... حضرت محمد ﷺ کے قریب ہوتا جائے، قریب ہوتا جائے..... یہاں تک کہ جان، مال، اولاد سے بھی زیادہ ان کو اپنا محبوب بنالے..... اور اس قرب کو پانے کا ایک اہم ذریعہ ''درود وسلام'' کی کثرت ہے..... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

اپنی قسمت پر ناز کریں

اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر جو سب سے بڑی نعمت اتاری ہے وہ کونسی نعمت ہے؟......کبھی آپ نے غور کیا؟......وہ نعمت ”حضرت محمد ﷺ“ ہیں...... جی ہاں! جب سے زمین بنی اور جب تک زمین رہے گی حضرت محمد ﷺ سے بڑی کوئی نعمت زمین پر نہیں اتری...... مسلمانو! اپنی قسمت پر ناز کرو، شکر کرو، خوشی مناؤ کہ......روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہمیں نصیب ہوئی......جو بھی اس نعمت سے جتنا جڑتا ہے وہ اسی قدر اللہ تعالیٰ کا قرب پاتا ہے......حضرات اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ہم......حضرت کی صحبت تو نہ پاسکے مگر حضرت کی نسبت کا دروازہ کھلا ہے......حضرت کی محبت کا دروازہ کھلا ہے......حضرت کی غلامی کا دروازہ کھلا ہے......حضرت کے عشق کا دروازہ کھلا ہے......حضرت کی اتباع کا دروازہ کھلا ہے......حضرت سے وفاداری کا دروازہ کھلا ہے...... حضرت کے دین پر فدا ہو کر حضرت کو خوش کرنے کا دروازہ کھلا ہے......حضرت کے دشمنوں پر قہر بن کے گرنے کا دروازہ کھلا ہے......مدینہ پاک کی طرف سے خوشبو آرہی ہے......گنبد خضریٰ سے انوارات کے بادل اٹھ رہے ہیں...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ......آؤ بھائیو! اپنے محبوب، اپنے آقا، اپنے غمگسار، حضرت محمد ﷺ سے اپنا تعلق مضبوط کریں...... یہی کامیابی کی ضمانت ہے......حضرت ہمیں کلمہ دے گئے، نماز دے گئے، جہاد دے گئے، پیاری سیرت، پیاری شریعت اور اسلام کی عزت دے گئے...... آقا ﷺ کی دی ہوئی ہر چیز کی جان سے بڑھ کر حفاظت کریں......اور آقا ﷺ پر بہت کثرت سے درود و سلام بھیج کر وفاداری کا ثبوت دیں۔

حسن ہی حسن، جمال ہی جمال

اللہ تعالیٰ نے خود حضرت آقا مدنی ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے...... اللہ تعالیٰ کا ہر حکم حسین ہے...... اللہ تعالیٰ ہی حسن کا خالق ہے...... وہ ''اَلْجَمِیْلُ'' ہے، وہ ''اَلْمُصَوِّرُ'' ہے...... وہ ''جمال'' سے محبت فرماتا ہے...... اور وہی ''حسن'' عطاء فرماتا ہے...... کفر اور انکار میں کوئی ''حسن'' نہیں، کوئی جمال نہیں...... کفار میں نہ جمال ہے، نہ حسن...... جہاں حسن و جمال کے خالق پر ایمان نہیں تو وہاں حسن اور جمال کہاں سے آجائے گا؟...... جس دل میں اللہ نہ ہو اس دل کو کیا پتہ کہ حسن کیا ہے، جمال کیا ہے؟...... درود و سلام میں اتنا حسن اور اتنا جمال ہے کہ اس کی ایک جھلک...... گناہوں کو دھو دیتی ہے...... بدصورتی کو بھگا دیتی ہے...... میل کچیل اور گندگی کو دور کر دیتی ہے...... اور انسان کو حسن و جمال میں رنگ دیتی ہے...... درود و سلام میں...... عقیدہ بھی ہے، توحید والا حسین عقیدہ، اور عمل بھی ہے، عشق و وفا والا حسین عمل...... درود و سلام میں...... یاری بھی ہے، حسین یاری...... اور تعلق بھی، حسین تعلق...... درود و سلام میں...... رحمت بھی ہے، حسین رحمت...... اور مغفرت بھی ہے، حسین مغفرت...... درود و سلام میں سیر بھی ہے، حسین سیر...... اور پرواز بھی ہے، حسین پرواز...... درود و سلام میں...... نور بھی ہے، ہدایت بھی...... روشنی بھی ہے، خوشبو بھی...... پیار بھی ہے، محبت بھی...... ترقی بھی ہے، حفاظت بھی...... عزت بھی ہے، لذت بھی...... یعنی درود و سلام حسن ہی حسن ہے اور جمال ہی جمال۔

فضائل و فوائد

اللہ تعالیٰ کی بے شمار خصوصی رحمتیں اور سلام حضرت محمد ﷺ پر...... سبحان اللہ! درود شریف کیسی پرسکون عبادت ہے...... یہ سوچ کر خوشی سے جان نکلتی ہے کہ ہمارا درود اور سلام آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچتا ہے اور وہاں سے جواب آتا ہے...... اللہ، اللہ، اللہ...... ان کی طرف سے ہمارے لئے سلام اور رحمت کی دعاء ...... حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''درود شریف کے فضائل اس قدر ہیں کہ ان سے محرومی مستقل بدنصیبی ہے۔اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہوگی کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجے حق تعالیٰ شانہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔ نیز ملائکہ کا اس کے لئے دعاء کرنا، گناہوں کا معاف ہونا، درجات کا بلند ہونا، اُحد پہاڑ کے برابر ثواب کا ملنا، شفاعت کا اس کے لئے واجب ہونا، نیز اللہ تعالیٰ کی رضاء، اس کی رحمت، اس کے غصہ سے امان، قیامت کے ہول سے نجات، مرنے سے قبل جنت میں اپنے ٹھکانے کا دیکھ لینا وغیرہ. بہت سے وعدے درود شریف کی خاص خاص مقداروں پر مقرر فرمائے گئے ہیں۔ ان سب کے علاوہ درود شریف سے تنگیٔ معیشت اور فقر دور ہوتا ہے، اللہ اور اس کے رسول کے دربار میں تقرب نصیب ہوتا ہے، دشمنوں پر مدد نصیب ہوتی ہے اور قلب کی نفاق اور زنگ سے صفائی ہوتی ہے، لوگوں کو اس سے محبت ہوتی ہے، اور بہت سی بشارتیں ہیں جو درود شریف کی کثرت پر احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔'' [فضائل درود]

”درود“ بھیجنے کا مطلب رحمت خاصہ کی دُعاء کرنا ہے

درود وسلام والی آیت مبارکہ کا لفظی ترتیب سے ترجمہ ملاحظہ فرمائیے

از: حضرت شاہ رفیع الدین دھلوی رحمۃ اللہ علیہ

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

ترجمہ: ”تحقیق اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی کے اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اوپر اس کے اور سلام بھیجو سلام بھیجنا۔“ (الاحزاب:۵۶)

اب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اور تفسیر ملاحظہ فرمائیے:

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر اے ایمان والو تم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو“۔ (الاحزاب:۵۶)

”اللہ تعالیٰ کا رحمت بھیجنا تو رحمت فرمانا ہے، اور مراد اس سے رحمت خاصہ ہے جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان عالی کے مناسب ہے اور فرشتوں کا رحمت بھیجنا اور اسی طرح جس رحمت کے بھیجنے کا ہم کو حکم ہے اس سے مراد اس رحمت خاصہ کی دُعاء کرنا ہے...... اور اسی کو ہمارے محاورے میں ”درود“ کہتے ہیں...... اور اس دُعاء کرنے سے (یعنی امت کے درود بھیجنے سے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب عالیہ میں بھی ترقی ہوسکتی ہے اور خود دُعاء کرنے (یعنی درود پڑھنے والے) کو بھی نفع ہوتا ہے“۔ (بیان القرآن)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

شکر ہے کہ اجازت مل گئی

حضرت آقا مدنی ﷺ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں...... ان احسانات کا بدلہ دینا ممکن نہیں ہے...... لیکن اس امت پر اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھئے کہ...... اس نے درود شریف جیسی آسان، پرکیف، لذیذ اور مقبول عبادت اس امت کو عطاء فرمادی ہے...... درود شریف کے ذریعہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خاص رحمت نصیب ہوتی ہے تو...... دوسری طرف آقا مدنی ﷺ کا قرب بھی ملتا ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ تعلق اور محبت کا اظہار بھی ہوتا ہے۔

درود شریف کے فضائل بے شمار ہیں اور اس کے فوائد کا احاطہ بہت دشوار ہے...... ماضی کے خوش نصیب لوگوں نے درود شریف کے ذریعے کیا کچھ پایا اس کی بہت مزیدار اور طویل داستان ہے...... زیادہ دور نہ جائیے...... اپنے ہی زمانے کے ان لوگوں کو دیکھ لیجئے جو درود شریف کا شغف رکھتے ہیں...... کیسی خوبصورت اور پاکیزہ ہیں ان کی زندگیاں...... اور کیسا نور چمکتا ہے ان کے چہروں پر...... پھر جس نے درود شریف کی جتنی خدمت کی اس نے اتنا اُونچا مقام پالیا...... سچ تو یہ ہے کہ میں نے خود اپنی مختصر سی زندگی میں...... درود شریف کی کثرت کرنے والوں کو بہت سکون والی پاکیزہ زندگی گزارتے دیکھا ہے...... اور ان لوگوں کو دین کے بہت زیادہ قریب پایا ہے...... اور ان میں سے بعض کو تو بہت ظاہری و باطنی ٹھاٹھ کی زندگی بسر کرتے دیکھا ہے...... جب فانی دنیا میں یہ

برکات ہیں تو آخرت میں ان کے کیا مزے ہوں گے؟...... ایسا کیوں نہ ہو...... درود شریف کوئی معمولی عبادت تو ہے نہیں ...... اللہ تعالیٰ خود اپنے محبوب بندے حضرت محمد ﷺ پر صلوٰۃ نازل فرماتے ہیں......فرشتے بھی آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور پھر......شکر ہے کہ ایمان والوں کو بھی اس کی اجازت مل گئی کہ وہ آقا مدنی ﷺ پر درود وسلام بھیجیں۔

درود وسلام میں سب کچھ

اللہ تعالیٰ کی رحمت ''درود'' اور ''سلام'' پڑھنے والوں پر جم کر برستی ہے...... ''درود وسلام'' عبادت بھی ہے، طاعت بھی ...... دُعاء بھی ہے، وفا بھی...... ذکر بھی ہے، فکر بھی ...... قرب بھی ہے، صحبت بھی ...... کفارہ بھی ہے، ترقی بھی ...... فلاح بھی ہے، پرواز بھی ...... رحمت بھی ہے، برکت بھی...... عشق بھی ہے، مستی بھی ...... عروج بھی ہے، پرواز بھی ...... معافی بھی ہے، تلافی بھی ...... ہدیہ بھی ہے، ذخیرہ بھی ...... بھائیو! یہ لفاظی نہیں حقیقت ہے...... ہر لفظ کے پیچھے دلیل ہے۔

توفیق پانے کا ذریعہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ...... ہمیں جو کچھ ملا حضرت آقا مدنی ﷺ کی برکت سے ملا...... قرآن بھی، رمضان بھی، جمعہ بھی، جہاد بھی، تراویح بھی، کعبہ بھی...... حضرت آقا مدنی ﷺ کے احسانات بے شمار ہیں...... خود درود شریف بھی حضرت آقا مدنی ﷺ کا احسان ہے...... درود شریف کی برکت سے دیگر مقبول اعمال کی توفیق بھی ملتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

بڑا اعزاز

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ نصیب فرمائے...... ایمان کی، اسلام کی، احسان کی، حسن اخلاق کی اور مقبول اعمال کی...... اللہ تعالیٰ ہمیں قدر نصیب فرمائے...... کلمہ طیبہ کی، استغفار کی، حمد و تسبیح کی، درود و سلام کی، مسنون دعاؤں کی، اور تلاوت کی۔

درود شریف کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بڑا اعزاز بخشا ہے...... کیونکہ درود شریف پڑھنے والا انسان بہت اونچی بارگاہ میں ہدیہ پیش کرتا ہے...... کہاں ہم اور کہاں حضرت آقا مدنی ﷺ ...... پھر بھی "ہدیہ" پیش کرنے کا موقع ملے تو کتنے اعزاز کی بات ہے...... "صَلٰوۃ عَلَی النَّبِیِ ﷺ" یعنی حضور ﷺ پر "صلوٰۃ" بھیجنا...... یہ عمل اللہ تعالیٰ بھی کرتے ہیں اپنی شان کے مطابق...... فرشتے بھی کرتے ہیں...... تو جب ہم بھی اپنی حیثیت کے مطابق یہ عمل کریں گے...... تو سوچیں کہ ہم کس فہرست میں آجائیں گے...... یہ ایسی فضیلت ہے جسے بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے...... جسے سمجھنے کی طاقت ہمارے ذہن میں نہیں ہے......

درود شریف میں ہم دعاء کرتے ہیں کہ...... یا اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اپنی خصوصی رحمت نازل فرما...... یہ دعاء قبول ہوتی ہے اور حضرت آقا ﷺ پر مزید رحمت نازل ہوتی ہے...... اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی کوئی حد نہیں، کوئی انتہاء نہیں...... تو حضرت آقا ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی جو رحمتیں ہیں...... ان میں ہمارا حصہ بھی شامل ہو جاتا ہے...... یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا عظیم احسان ہے۔

اُمّتِ مسلمہ کی خصوصیت

اللہ تعالیٰ کے محبوب اور آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر ''درود وسلام'' بھیجنا ایک عظیم عبادت اور مقبول عمل ہے...... یہ اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے اور اپنے دل کی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے...... ہر مسلمان کو اس عبادت کا بڑا ذخیرہ اپنی آخرت کے لئے جمع کرنا چاہیے...... اور ''درود وسلام'' کا علم بھی حاصل کرنا چاہیے کہ...... صَلٰوۃ عَلَی النَّبِی کا مطلب کیا ہے؟...... جب ہم کہتے ہیں '' اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ '' تو اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟...... جب ہم کہتے ہیں ''اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ'' یا ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ'' تو اس کا معنیٰ کیا ہوتا ہے؟...... جب ہم کہتے ہیں ''صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ'' تو اس کا مطلب کیا ہوتا ہے؟...... درود شریف کا معاملہ بہت اہم ہے...... اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بے حد تاکید کے ساتھ ایمان والوں کو اس کا حکم فرمایا ہے...... اور یہ اس اُمت کی خصوصیت ہے...... اہل علم نے لکھا ہے کہ...... ''صَلٰوۃ عَلَی النَّبِی'' یعنی نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا عمل یہ صرف اسی اُمت کو نصیب ہوا ہے...... اور یہ اس امت کے لئے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔

خوشی سے جان نکل جائے

تھوڑا سا سوچیں...... اگر کوئی ایسا انسان ہمیں سلام بھیجے جس سے ہمیں حقیقی پیار ہو تو دل کتنا خوش ہوتا ہے...... ایک آدمی کسی ملک کے ویزا کے لئے بھاگ دوڑ کر رہا ہو...... اپنا بہت کچھ بیچ کر، قرضہ اٹھا کر ویزا خریدنے کے لئے دھکے کھا رہا ہو...... اچانک اس ملک کا سفیر اسے بلائے اور بتائے، ہمارے صدر یا بادشاہ نے آپ کو دس بار سلام کہا ہے اور بلایا ہے...... سوچیں! اس کے دل کی کیا حالت ہو گی؟...... حالانکہ دنیا کے صدر اور بادشاہ بے بس، عارضی اور کمزور ہیں...... وہ دیکھیں! حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر فرماتے ہیں:

''کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ جو آپ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ یعنی رحمت بھیجیں گے اور جو آپ پر ایک بار سلام بھیجے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دس سلام نصیب فرمائیں گے۔''

[سنن النسائی ـحدیث رقم:۱۲۹۷ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

سبحان اللہ...... اللہ رب العالمین کا سلام...... ایک نہیں ہر ''درود وسلام'' پر دس بار سلام...... اسے تو سوچ کر ہی خوشی سے جان نکلتی ہے...... اور حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہمارا ''درود وسلام'' پہنچایا جاتا ہے...... اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب عنایت فرماتے ہیں...... واہ! سبحان اللہ...... ان کے لبوں پر ہمارا تذکرہ اور ہمارے لئے سلام۔

پھر دیر کیسی؟

کئی جگہیں ایسی ہیں جہاں ''ہدیہ'' پیش کرنے کا اجر و مقام ''صدقہ'' سے بہت زیادہ ہے، بہت ہی زیادہ...... وہ کونسی جگہیں ہیں؟ تفصیل میں نہیں جاتے...... بس اتنا یاد رکھیں کہ ان جگہوں میں سب سے اُونچی جگہ...... بارگاہ رسالت مآب ﷺ ہے...... اللہ تعالیٰ کا احسان دیکھیں کہ اُمت محمدیہ کو یہ سہولت دی کہ...... وہ اپنے آقا حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جب چاہیں ہدیہ پیش کر سکتے ہیں...... یعنی درود وسلام کا ہدیہ...... سبحان اللہ! حضرت آقا مدنی ﷺ کی خدمت میں ہدیہ...... دل عش عش کر اُٹھتا ہے، پھر دیر کیسی؟

ہر مشکل آسان

اللہ تعالیٰ کی ''رحمت'' آجائے تو ہر مسئلہ حل ہو جاتا ہے...... شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ جنگل میں تھے وہاں ''درندے'' سامنے آگئے...... جان کا یقینی خطرہ تھا...... حضرت نے فوراً حضرت آقا مدنی ﷺ پر ''درود شریف'' پڑھنا شروع کر دیا...... یہ سوچ کر کہ جو درود شریف پڑھتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں...... اور اللہ تعالیٰ کی ''رحمت'' آجائے تو ہر مشکل آسان اور ہر مسئلہ حل ہو جاتا ہے...... چنانچہ ایسا ہی ہوا اور درندے کچھ نہ کر سکے...... اے درندوں میں گھرے مسلمانو!...... درود شریف سے فیض حاصل کرو...... اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

تکمیلِ حاجات

اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے اور بندی پر دس خاص رحمتیں نازل فرماتے ہیں جو حضور اقدس ﷺ پر ایک بار ''درود شریف'' پڑھے...... جب اللہ تعالیٰ کی رحمت درود شریف پڑھنے والے پر نازل ہوتی ہے تو اس کی ''زحمت'' دور ہو جاتی ہے...... اس لئے درود شریف کے ذریعے انسانوں کی حاجات پوری ہوتی ہیں اور ان کے گناہ معاف ہوتے ہیں...... ایک نوجوان کا قصہ ہے کہ اس کی والدہ کو کینسر تھا...... ایک بزرگ نے اسے کہا اپنی والدہ کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کا کہو...... اس نے عرض کیا...... میری والدہ بیس دن سے بات تک نہیں کر سکتیں...... بزرگ نے فرمایا: انہیں کہو دل میں پڑھیں، آہستہ آہستہ پڑھیں...... کچھ عرصہ بعد وہ نوجوان خوش وخرم واپس آیا کہ...... والدہ کی حالت بہتر ہو رہی ہے اور سب ڈاکٹر حیران ہیں...... کیونکہ وہ بالکل مایوس ہو چکے تھے...... ایک صاحب کی بیٹی کا رشتہ نہیں ہو رہا تھا...... عمر انتیس سال ہو چکی تھی...... وہ سخت پریشان تھے...... کسی نے انہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی درود شریف والی روایت سنائی کہ...... جو اپنی دُعاء کا سارا وقت درود شریف میں لگائے تو اس کی تمام حاجات پوری ہوتی ہیں...... انہوں نے بیٹی کو تلقین کی...... بیٹی نے درود شریف کی کثرت کی...... یہاں تک کہ کھانا پکاتے اور برتن دھوتے وقت بھی جاری رکھتی...... چند ہی دن میں بہترین رشتہ ہو گیا...... بھائیو! اور بہنو! یہ درود شریف کی برکت کے قطرے ہیں...... اصل بارش تو آخرت میں برسے گی۔

بغیر مانگے حاجت پوری

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ''میں آپ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں تو میں درود کا کتنا حصہ آپ کے لئے مخصوص کر دوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا چاہو۔'' میں نے عرض کیا: ''چوتھا حصہ؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔'' میں نے عرض کیا: ''آدھا حصہ؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو اور اگر اس سے بڑھاؤ گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔'' میں نے عرض کیا: ''میں اپنا سارا درود آپ ﷺ کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پھر تو تمہاری تمام فکروں اور ضرورتوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی جائے گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

[سنن ترمذی ۔حدیث رقم: ۲۴۵۷، ناشر: دار الکتب العلمیہ - بیروت]

فائدہ:

اس روایت سے اپنے درود شریف کا ایصال ثواب حضرت آقا محمد مدنی ﷺ کے لیے کرنے کا بھی اشارہ ملتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

ایک تحقیق

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو درود شریف کا ذوق نصیب فرمائے...... حضرت آقا محمد مدنی ﷺ کی سچی محبت نصیب فرمائے...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ...... جو مسلمان اپنی ساری "صلوٰۃ" حضور اقدس ﷺ کے لئے مقرر کر دے...... اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور اس کی فکریں دور فرما دیتے ہیں...... اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ...... ہم اپنی دُنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے درود شریف کی کثرت کو اپنا پکا معمول بنائیں...... اور اس سے ہرگز غافل نہ ہوں...... ساتھ ساتھ تلاوت، کلمہ طیبہ، تسبیح، مسنون دعاؤں خصوصاً "معمولات کافیہ" کا بھی اہتمام کریں...... لیکن اگر ہمیں کبھی درود شریف کا مکمل ذوق نصیب ہو جائے تو پھر...... درود شریف کی کثرت مزید بڑھا دیں...... اور اسی طرح اگر کوئی حاجت ہو...... مثلاً مکان، رشتہ، بیماری، دشمنوں اور مخالفین کے شر سے حفاظت، جائز مقدمہ، اہل و اولاد کی اصلاح وغیرہ...... اور ہم اس کے لئے کوئی وظیفہ کر رہے ہیں تو اس وظیفہ کی جگہ اتنا وقت درود شریف پڑھنا بے حد نافع، مفید اور نورانی ہے...... واللہ اعلم بالصواب۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

تم بھی اپنا حصہ شامل کرو

ترجمہ وتفسیر آیت ’’صلوٰۃ وسلام‘‘...... از: حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o

ترجمہ ’’بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو‘‘۔ (الاحزاب: ۵۶)

’’جس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت اور ملائکہ (یعنی فرشتوں) کا استغفار حضور انور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ساتھ ہے اسی طرح تم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حق میں دعائے رحمت کیا کرو اور سلام بھیجا کرو۔ (یعنی یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ایک طرح کی نصرت ہے۔)‘‘

(قرآن عزیز)

فائدہ:

درود شریف میں یہ دعاء بھی آجاتی ہے کہ ’’اللہ تعالیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت زیادہ فرمائیں...... زیادہ سے زیادہ افراد کو ’’دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم‘‘ قبول کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کو خوب پھیلائیں‘‘ تو اس طرح درود شریف پڑھنے سے بذریعہ دعاء دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نصرت ہوگئی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ کی بے شمار ’’رحمتیں‘‘ اور ’’سلام‘‘ حضرت محمد ﷺ پر...... وہ جن کو دین کی خاطر بہت ستایا گیا...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جنہوں نے یتیمی میں پرورش پائی...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن کو پتھروں سے لہولہان کیا گیا...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن کو طرح طرح کی ایذائیں دی گئیں...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جو تین سال تک ایک گھاٹی میں محصور رہے...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن کو پکڑنے، جلاوطن کرنے اور شہید کرنے کی سازشیں ہوئیں...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن کو چھ میل تک پتھر مارتے ہوئے دوڑایا گیا، اور ان کا خون ان کے جوتوں تک میں جم گیا...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن کو اپنے گھر اور محبوب شہر سے ہجرت پر مجبور کیا گیا...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا اور ستائیس جنگوں میں نکلے...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جو جہاد میں زخمی ہوئے اور لوہے کی کڑیاں سر مبارک میں اُتر گئیں...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن کا دانت مبارک جہاد میں شہید ہوا...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جنہوں نے اپنی امت کو قیامت تک جہاد میں لگے رہنے کا حکم فرمایا...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جنہوں نے جہاد میں اپنے شہید محبوب چچا کے ٹکڑے دیکھے...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن کو مشرکوں کے دوست منافقین نے بار بار ستایا...... صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ

جنہوں نے جہاد میں بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جنہوں نے ''غزوہ ہند'' کی بشارت دی ...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جو امت کو ''جمعہ شریف'' جیسی نعمت دلوا گئے...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جنہوں نے جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کا حکم فرمایا...... تاکہ ان کی امت ''رحمت'' پائے...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ... یا اللہ! ان کو پوری اُمت کی طرف سے جزائے خیر عطاء فرما...... ان تک ہمارا اسلام پہنچا...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۔

آسمانی دروازوں کی کنجی

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے...... ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' پر۔

انمول نکتہ حضرت محمد ﷺ کی تشریف آوری کے بعد آسمانوں کا نظام تبدیل فرما دیا گیا...... شیاطین کے لئے چوکیاں قائم ہوئیں...... اور آسمانوں کے دروازوں پر نیا کوڈ لگ گیا...... اب آسمانوں پر وہی عمل جاسکتا ہے جس کے ساتھ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' بھی ہو اور ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' بھی...... اور آسمانوں پر وہی انسانی روح جاسکتی ہے جو ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کے ساتھ ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' پر بھی ایمان رکھتی ہو۔

سخت محرومی پس جو ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' پر ایمان نہیں رکھتے نہ ان کا کوئی عمل قبولیت کے لئے اوپر جاسکتا ہے اور نہ ان کی روح اوپر جاسکتی ہے...... وہ اور ان کے اعمال نیچے قید خانے ''سجین'' میں جاتے ہیں...... خواہ وہ بلین ڈالرز خیرات کردیں۔

آگے پیچھے انجن اسی لئے ہر دعاء کے شروع اور آخر میں درود شریف پڑھا جاتا ہے...... یہ درود شریف آسمانوں کے دروازے کھلواتا ہے۔

ایک دلیل معراج کی رات جب جبرئیل امین علیہ السلام نے آسمانوں کے دروازوں پر داخلے کی اجازت مانگی تو پوچھا گیا...... ساتھ کون ہیں؟...... فرمایا: محمد ﷺ ...... تو دروازے کھلتے گئے...... جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ہر وقت اجازت ہے...... مگر انسانوں کے لئے اب یہ اجازت ''محمد ﷺ'' کے ساتھ مشروط ہے۔

مِفْتَاحُ الْخَیْر

وہ مسلمان جن کی کمر گناہوں نے توڑ دی ہے ان کے لئے درود شریف ''مغفرت کا انعام'' ہے...... وہ جو دُور دُور بھٹک رہے ہیں ان کے لئے درود شریف ''اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ'' ہے...... وہ جو مصیبتوں اور پریشانیوں میں بدحال ہیں درود شریف ان کے لئے ''راحت کا جام'' ہے...... وہ جو پستیوں میں گر چکے ہیں ان کے لئے درود شریف ''بلندیوں تک پہنچنے کا ذریعہ'' ہے...... وہ جو ناکام ہو چکے درود شریف ان کے لئے ''کامیابی کی چابی'' ہے...... وہ جو مغلوب ہو چکے درود شریف ان کے لئے ''غلبے کی نوید'' ہے...... وہ جو ناپاکیوں میں دھنس چکے ہیں درود شریف ان کے لئے ''پاکیزگی کی بارش'' ہے...... ''صلوٰۃ وسلام'' واقعی عظیم انعام ہے...... اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہے اور حضرت آقا مدنی ﷺ کی تعظیم بھی...... مسلمانو! صلوٰۃ وسلام کو سمجھو، اپناؤ اور لازم پکڑو۔

حسن کا سمندر

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر کہ...... ہمیں ''ختم نبوت'' کے لازمی اور پاکیزہ عقیدے پر ایمان عطاء فرمایا۔

ہمیشہ سے

مخلوق میں سے کسی کی بھی اتنی تعریف نہیں ہوئی...... جتنی تعریف ہمارے محبوب آقا حضرت محمد ﷺ کی ہوئی ہے...... آپ کا تو اسم گرامی ہی ''حمد'' یعنی تعریف سے بنا ہے ''محمد'' اور ''احمد''...... اللہ تعالیٰ بھی آپ ﷺ کی تعریف فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ملائکہ بھی اور اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی...... صلوٰۃ، تعریف، سلام اور حمد کا سلسلہ...... حضور اقدس ﷺ پر ہمیشہ جاری رہتا ہے...... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ...... پس جو چاہتا ہے کہ اسے بھی ''حسن'' کے اس سمندر سے کچھ حصہ ملے وہ حضرت آقا محمد ﷺ کی ثناء اور تعریف کرے، آپ پر ایمان لائے، آپ کی محبت دل میں بسائے، آپ کی اطاعت کرے، آپ کے ساتھ اپنی سند جوڑے، آپ کے ساتھ اپنی نسبت مضبوط کرے...... آپ پر کثرت سے درود و سلام بھیجے...... آپ کی شان میں نعت کہے اور آپ کے بتائے ہوئے راستے یعنی ''سبیل اللہ'' میں جان و مال پیش کرے، اپنا خون نچھاور کرے...... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

بدنصیب

کائنات کے بدنصیب ترین، بدبخت ترین افراد میں سے ایک شخص مرزا غلام قادیانی...... اور اس کو ماننے والے...... یہ سب محروم جمع محروم، ذلیل ترین...... ہائے! کیسا در چھوڑ کر کتنے ناپاک گٹر میں جا گرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

ہم عاجز و ناچیز بندوں کا اعزاز

ترجمہ: حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ:

اِنَّ اللہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ

ترجمہ ”اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر اے ایمان والو! رحمت بھیجو ان پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر“۔ (الاحزاب:۵۶)

تفسیر: حضرت عثمانی رحمۃ اللہ علیہ:

”صَلٰوۃ عَلَی النَّبِیِّ“ کا مطلب ہے ”نبی ﷺ کی ثناء و تعظیم رحمت وعطوفت کے ساتھ“ (یہ تو عمومی مطلب ہوا) پھر جس کی طرف ”صلوٰۃ“ منسوب ہوگی، اُسی کی شان و مرتبہ کے لائق ثناء و تعظیم اور رحمت وعطوفت مراد لیں گے...... جیسے کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر، بیٹا باپ پر اور بھائی، بھائی پر مہربان ہے۔ یا ہر ایک دوسرے سے محبت کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی محبت اور مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے اسی نوعیت کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر ان دونوں سے جداگانہ ہوتی ہے۔ (حالانکہ لفظ ہر جگہ ”محبت“ اور ”مہربانی“ ہی بولا جاتا ہے مگر اس کا مفہوم ہر جگہ دوسرے سے الگ ہے) ایسے ہی یہاں (صلوٰۃ کے مسئلے میں) سمجھ لو۔ اللہ تعالیٰ بھی نبی کریم ﷺ پر ”صلوٰۃ“ بھیجتا ہے یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثناء اور اعزاز و اکرام کرتا ہے اور فرشتے بھی (صلوٰۃ) بھیجتے ہیں۔ مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت و تکریم اپنی شان و مرتبہ کے موافق ہوگی۔ آگے مؤمنین کو حکم ہے کہ تم بھی ”صلوٰۃ و رحمت“ بھیجو۔ اس کی حیثیت ان دونوں سے علیحدہ ہونی چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

علماء نے کہا کہ اللہ کی صلوٰۃ رحمت بھیجنا، فرشتوں کی صلوٰۃ استغفار کرنا اور مؤمنین کی صلوٰۃ دعاء کرنا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب آیت نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا (یعنی نماز کے تشہد میں جو پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ) "صلوٰۃ" کا طریقہ بھی ارشاد فرمادیجئے جو نماز میں پڑھا کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درود شریف تلقین کیا "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" غرض یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم دیا تم بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ (رحمت) بھیجو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلادیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابدالآباد تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرماتا رہے۔ کیونکہ اس کی رحمتوں کی کوئی حد ونہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر (یعنی ہمارے درود پڑھنے پر) جو مزید رحمتیں (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر) نازل فرمائے وہ ہم عاجز وناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں۔ گویا ہم نے بھیجی ہیں (یعنی ہماری دعاء ان کا سبب بنی ہے) حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجنے والا وہ ہی اکیلا ہے کسی بندہ کی کیا طاقت تھی کہ سیّدالانبیاء کی بارگاہ میں ان کے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کرسکتا۔

تنبیہ "صَلٰوۃ عَلَى النَّبِيِّ" کے متعلق مزید تفصیلات ان مختصر فوائد میں نہیں سماسکتیں۔ شروح حدیث میں مطالعہ کی جائیں، اور اس باب میں شیخ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "اَلْقَوْلُ الْبَدِيْعُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَبِيْبِ الشَّفِيْعِ" قابل دید ہے۔ ہم نے شرح صحیح مسلم (فَتْحُ الْمُلْهِم) میں بقدرِ کفایت لکھ دیا ہے "فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔" (تفسیر عثمانی)

رحمت ہی رحمت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ...... بھائیو اور بہنو! ایک اہم بات سمجھیں ...... تھوڑا سا اپنے تصور کو پرواز دیں ...... اگر ہمارا نصیب جاگتا اور ہمیں حضرت آقا مدنی ﷺ کی مبارک مجلس نصیب ہوتی ...... حضرت آقا مدنی ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوتے اور ہم سب غلام سامنے بیٹھے ہوتے ...... تب حضرت آقا مدنی ﷺ ہمیں کوئی حکم فرماتے تو ہم پر کیا کیفیت ہوتی؟ ...... ہم اس حکم پر عمل میں کیسے مقابلہ کرتے؟ کیسی محنت اُٹھاتے؟ ...... اب سنیں! ......

ہمارے پیارے محبوب آقا ﷺ نے حکم فرمایا ہے: ”جمعہ کا دن تمہارے سب دنوں میں زیادہ افضل ہے، پس اس میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“

[ابوداؤد۔حدیث رقم: ۱۵۳۱، ناشر: دارالکتب العلمیہ - بیروت]

لیجیے! مجلس نہ ملی مگر ”فرمان“ تو مل گیا ...... ہم میں سے ہر ایک یوں سمجھے کہ یہ حکم میرے لئے ہے ...... واہ خوش نصیبی! کن کا پیغام ہم تک پہنچا ...... حضرت آقا ﷺ کو ہمارے درود کی کیا حاجت؟ ...... ارے! ہمارا ہی فائدہ ہے ...... اور درود و سلام میں رحمت ہی رحمت ہے ...... رحمت ہی رحمت ...... ہم آج زحمتوں کا شکار ہیں ...... ایک درود پر دس رحمتوں کا پکا وعدہ ہے ...... عشق کے نام پر جاری ”بدعات“ سے گنبدِ خضریٰ روٹھا روٹھا ہے ...... کیسے فضول کام شروع ہوگئے ...... سگریٹ کی بدبو میں بے وضو، بے غسل کاریگر روضۂ اطہر کی تمثال بناتے ہیں ...... جَو کی خشک روٹی کھانے والے اور جہاد میں

پیٹ پر دو پتھر باندھنے والے محبوب آقا ﷺ کے نام پر کیسے کیسے پکوانوں سے شکم سیری اور بدبو کے مناظر ہیں...... ہائے کاش! یہ سب کچھ نہ ہوتا اور اس کی جگہ حضرت آقا ﷺ کی سنتوں کو زندہ کیا جاتا...... درود اور سلام کی بے ریا کثرت ہوتی...... اور آقا ﷺ کے دین پر جان قربان کرنے کے عزائم ہوتے...... ہائے کاش!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ...... بے شمار درود وسلام حضرت محمد ﷺ پر...... وہ جن کے پسینے میں مشک سے زیادہ خوشبوتھی...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن کے ہاتھ میں درخت کی ٹہنی جہاد کی تلوار بن گئی...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ......وہ جن کو رات کے اندھیرے میں یوں نظر آتا تھا جیسے دن کی روشنی میں...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جو بہتے زخموں کے ساتھ غزوۂ اُحد سے غزوۂ حمراء الاسد کی طرف روانہ ہوئے...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن کا لعاب مبارک کھارے پانی کو میٹھا کر دیتا تھا...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ......وہ جنہوں نے حدیبیہ میں ایک درخت کے نیچے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے موت اور جہاد کی بیعت لی...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن سے بچپن میں چاند ان کے جھولے میں باتیں کرتا تھا...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جو گھمسان کے جہاد میں سب سے آگے لڑتے تھے...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جو عالم ارواح میں سب سے پہلے پیدا ہوئے...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جنہوں نے باسٹھ سال کی عمر میں تبوک کے جہاد کا طویل اور پر مشقت سفر فرمایا...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوا...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جنہوں نے جہاد میں بار بار شہید ہونے کی تمنا فرمائی...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن

کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب پل صراط سے گزریں گی تو تمام اہل محشر کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اپنی آنکھیں بند کرلیں ...... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جنہوں نے جہاد کے ذریعہ مکہ فتح فرمایا اور کعبہ کو بتوں سے پاک کیا ...... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جن کو حشر کے میدان میں ''براق'' پر لایا جائے گا ...... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... وہ جنہوں نے فرمایا: ''جہاد قیامت تک جاری رہے گا، کسی ظالم کا ظلم یا کسی عادل کا عدل اس کو نہیں روک سکے گا''...... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... یااللہ! آپ کا شکر آپ نے ہمیں ان کا اُمتی، ان کا غلام اور ان کا عاشق بنایا ...... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... جمعہ مبارک ہمیں جن کی برکت سے ملا ...... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ...... جن پر ''درود وسلام'' کے لئے ہمیں مقابلۂ حسن کی توفیق نصیب ہوئی ...... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

حضور ﷺ کی خوشی

اللہ تعالیٰ ہمیں ”صلوٰۃ و سلام“ کی قدر اور سمجھ نصیب فرمائیں...... حضرت آقا مدنی ﷺ کو سب سے زیادہ فکر اپنی امت کی تھی...... اس لئے جب آپ کی امت کو کوئی انعام ملتا تو آپ ﷺ بے حد خوشی محسوس فرماتے...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ایک بار حضور اقدس ﷺ باہر کی طرف تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے چل دیا...... آپ ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے...... وہاں آپ ﷺ نے سجدہ فرمایا...... آپ ﷺ نے یہ سجدہ اتنا طویل فرمایا کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں آپ ﷺ وصال تو نہیں فرما گئے...... میں دیکھنے کے لئے قریب آیا تو آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: تمہیں کیا ہوا عبدالرحمٰن؟ میں نے صورت حال عرض کر دی تو ارشاد فرمایا: کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے آکر فرمایا ہے...... ”کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں؟...... وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر صلوٰۃ (خاص رحمت) نازل فرماؤں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام نازل فرماؤں گا“۔

[مسند احمد۔حدیث رقم: ۱۶۶۱، ناشر: دار الحدیث - القاهرة]

اس حدیث مبارکہ سے حضور اقدس ﷺ کی خوشی کا اندازہ لگائیں...... درود شریف کے مقام اور قیمت کا اندازہ لگائیں...... درود شریف میں اس امت کے لئے جو خیریں پوشیدہ ہیں ان کا اندازہ لگائیں۔

عشق، وفا اور کامیابی کا مدار

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں حضرت آقا محمد مدنی ﷺ پر...... صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ...... آپ ﷺ پر ایمان، آپ سے محبت، آپ کی اطاعت...... آپ پر درود وسلام کی کثرت...... اور آپ کے لائے ہوئے دین کی خدمت اور اس دین کے لئے قربانی...... یہ ہے عشق، یہ ہے وفا، یہ ہے کامیابی...... نہ نقلی گنبد، نہ قمقمے، نہ دیگیں، نہ مٹھائیاں اور نہ عشق ومحبت کے جھوٹے زبانی دعوے...... عشق میں جان دی جاتی ہے، جان پالی نہیں جاتی...... ہر سنت روشنی ہے سورج سے بڑھ کر...... ہر بدعت اندھیرا ہے، اندھا اندھیرا...... ہم پر لازم ہے کہ ہم سنت اور محبت کا عہد باندھیں...... بدعت اور بزدلی سے توبہ کریں...... حضرت آقا ﷺ جو علم لائے اسے اپنائیں...... جو تلوار لائے اسے اٹھائیں...... جو نور لائے اسے پھیلائیں...... جو مسواک لائے اسے نبھائیں...... اور جو دین لائے اسے چلائیں...... نہ واشنگٹن، نہ پیرس، نہ دلی نہ لندن...... بس مدینہ، مدینہ، مدینہ، مدینہ...... اور مدینہ سے مکہ کو پالیں...... کعبہ کو پالیں...... اپنے رب کے دین، گھر اور جنت کو پالیں...... شکل وصورت مدنی، تہذیب مدنی، معیشت مدنی، معاشرت مدنی، چہرہ مدنی، حیاء مدنی، خوشبو مدنی، کامیابی مدنی...... الغرض ہماری ہر چیز مدنی نسبت سے جڑ جائے...... تب کامیابی ہی کامیابی ہے اور کامرانی ہی کامرانی...... اور یہی اصل عشق اور اصل وفا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

درود شریف ہمیشہ مقبول ہی ہوتا ہے

از: تفسیر ”انوار البیان“

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

ترجمہ ”بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر، اے ایمان والو! تم بھی آپ (ﷺ) پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو“۔ (الاحزاب:۵۶)

- اصل مقصود آیت کا مسلمانوں کو یہ حکم دینا تھا کہ رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجا کریں مگر اس کی تعبیر و بیان میں یہ طریقہ اختیار فرمایا کہ پہلے حق تعالیٰ نے خود اپنا اور اپنے فرشتوں کا رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے کا ذکر فرمایا، اس کے بعد عام مؤمنین کو اس کا حکم دیا جس میں آپ کے شرف اور عظمت کو مزید بلند فرمادیا کہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کا جو حکم مسلمانوں کو دیا جاتا ہے وہ کام ایسا ہے کہ خود حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی وہ کام کرتے ہیں عام مؤمنین جن پر رسول اللہ ﷺ کے بے شمار احسانات ہیں ان کو تو اس عمل کا بڑا اہتمام کرنا چاہیے۔ اور ایک فائدہ اس تعبیر میں یہ بھی ہے کہ اس سے درود وسلام بھیجنے والے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کام میں شریک فرما لیا جو کام حق تعالیٰ خود بھی کرتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی۔

اس آیت میں اللہ جل شانہٗ نے مؤمنوں کو حکم دیا ہے کہ سرورِ عالم ﷺ پر درود بھیجا کریں علمائے امت کا ارشاد ہے کہ اس صیغۂ امر (صَلُّوْا) کی وجہ سے عمر بھر میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا فرض ہے، اور اگر ایک مجلس میں کئی بار آنحضرت ﷺ کا ذکر مبارک کرے یا سنے تو ذکر کرنے اور سننے والے پر حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے مگر فتویٰ اس پر ہے کہ ایک بار واجب ہے پھر مستحب ہے، احتیاط اسی میں ہے کہ ہر بار درود شریف پڑھے اور آقائے دوجہاں ﷺ کی محبت کا ثبوت دے۔

اہل معرفت نے فرمایا ہے کہ درود شریف کے علاوہ جو دوسرے اذکار وعبادات ہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان کا ثواب نہ دیا جائے لیکن درود شریف ہمیشہ مقبول ہی ہوتا ہے، جب دُعاء کرے تو دُعاء سے پہلے بھی درود شریف پڑھے اور دُعاء کے اخیر میں بھی۔ اللہ تعالیٰ بڑا کریم ہے جب دونوں درودوں کو قبول فرمائے گا تو درمیان میں جو دعاء واقع ہوگی اسے بھی قبول فرمائے گا۔ (ذَكَرَهٗ فِي الْحِصْنِ)

ضروری مسئلہ: جب رسول اللہ ﷺ کا ذکر خود کرے یا کسی سے سنے تو درود شریف پڑھے، اسی طرح جب کوئی مضمون یا تحریر لکھنے لگے تو اس وقت بھی درود شریف کے الفاظ لکھنا واجب ہے، کم از کم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ تو ضرور لکھ دے، بعض لوگ اختصار کے طور پر ”صلعم“ یا ”ص“ لکھ دیتے ہیں، یہ صحیح نہیں پورا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ لکھیں یا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ لکھ دیں۔ صلوٰۃ کے ساتھ سلام بھی بھیجنا چاہیے دونوں کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

صلوٰۃ بھیجنے کا طریقہ اور چار اہم نکات

اللہ تعالیٰ ہمیں ''صلوٰۃ وسلام'' کا حقیقی ذوق عطاء فرمائیں...... جب ''صلوٰۃ وسلام'' کے حکم والی آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا.........

''یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!'' ''کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ؟'' ہم آپ پر کس طرح سے ''صلوٰۃ'' بھیجیں......آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے طریقہ سکھایا کہ تم کہو: ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ'' ......یعنی تم کہو کہ یا اللہ! ہم تو اس عظیم کام کے لائق وقابل نہیں آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ''صلوٰۃ'' بھیجیں......یعنی ان کو ملأ اعلیٰ میں اپنی مزید ثناء عطاء فرمائیں، اپنی مزید خاص الخاص رحمت عطاء فرمائیں...... اور مزید عظمت اور شان نصیب فرمائیں...... اب اس میں چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) درود شریف پڑھنے میں لفظ ''صلوٰۃ'' ضروری ہے...... صَلِّ، صَلّٰی وغیرہ۔

(۲) درود شریف میں اللہ تعالیٰ کا نام لانا ضروری ہے جیسے...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ...یا... صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ... یا... صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وغیرہ...... اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر درود شریف مکمل نہیں ہوگا جیسے کوئی کہے: ''اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ'' وغیرہ...... اس میں ''اَلصَّلٰوة'' سے پہلے یا بعد

میں اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے...... یا کوئی کہے: ’’میں صلوٰۃ بھیجتا ہوں نبی پر‘‘...... یا کہے: ’’صَلَّیْتُ عَلَی النَّبِیِّ‘‘ وغیرہ تو یہ کامل درود شریف نہیں ہوگا...... کیونکہ ہماری ہمت ومجال نہیں کہ ہم ’’صلوٰۃ‘‘ بھیج سکیں، ہم تو اللہ تعالیٰ سے دعاء مانگتے ہیں کہ وہ ’’صلوٰۃ‘‘ بھیجیں...... تو ’’صلوٰۃ‘‘ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر ضروری ہے۔

③ درود شریف کا سب سے افضل صیغہ ’’امر‘‘ یعنی ’’دعاء‘‘ کا صیغہ ہے...... لیکن یہ ضروری نہیں ہے، ماضی وغیرہ کا صیغہ بھی لا سکتے ہیں...... یعنی صَلِّ، صَلّٰی سب درست ہیں۔

④ اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے کے لئے ’’اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ‘‘ کہنا کافی ہے...... مزید اضافات سے اَجر میں اضافہ ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

''سلام'' بھی ضروری

① قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ پر ''صلوٰۃ'' یعنی ''درود'' کے ساتھ ساتھ ''سلام'' بھیجنے کی بھی تاکید فرمائی ہے...... ﴿وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾......اس لیے ''صلوٰۃ'' کے ساتھ ''سلام'' بھی بھیجنا چاہیے......اس کا بھی بڑا مقام ہے۔

② قرآن مجید میں بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ''سلام'' کی آیات موجود ہیں، مثلاً:

﴿سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ﴾

﴿سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ﴾

﴿سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ﴾

﴿سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلْ یَاسِیْنَ﴾

اور بعض آیات جن میں سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر سلام ہے، مثلاً:

﴿سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ﴾

﴿سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی﴾ وغیرہ۔

ان آیات سے بھی ربط رکھنا چاہیے......ان میں عجیب فوائد ہیں۔

صَلوٰةُ اللّٰهِ عَلَى النَّبِيِّ

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم فرمایا کہ...... اے ایمان والو! تم نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ بھیجو اور خوب سلام بھیجو...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ...... اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ...... اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا مگر ہم میں اتنی طاقت کہاں کہ...... ہم حضرت آقا مدنی ﷺ پر ''صلوٰۃ'' بھیج سکتے...... تب ہمیں ہمارے آقا ﷺ نے سکھایا کہ تم...... اللہ تعالیٰ سے درخواست کرو کہ وہ...... نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ بھیجے...... تم کہو:...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ...... یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا...... تو ہم نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کر دی کہ...... ''صلوٰۃ'' کے خزانے آپ کے پاس ہیں...... آپ ہی ''صلوٰۃ'' نازل فرما دیجئے ہمارے آقا ﷺ پر...... تب اللہ تعالیٰ اتنے خوش ہوئے کہ...... اعلان فرما دیا کہ...... میں حضرت محمد ﷺ پر تو ہمیشہ ''صلوٰۃ'' نازل فرماتا ہوں...... اب اُن پر بھی ایک ''صلوٰۃ'' کے بدلے ''دس صلوٰۃ'' نازل فرماؤں گا جو حضرت محمد ﷺ پر ''صلوٰۃ'' کی دعاء مانگیں گے...... یعنی درود بھیجیں گے...... اب اس میں ایک نکتہ سمجھ آ گیا کہ...... اصل ''صلوٰۃ'' وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو...... اس لئے صلوٰۃ کے ساتھ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا نام ضرور لیں...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ...... صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ...... ﷺ ...... اور ایسی ''صلوٰۃ'' افضل نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ ہو...... جیسے اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وغیرہ...... مزید تفصیل دیکھنی ہو تو تفسیر روح المعانی ملاحظہ فرمالیں۔

افضل صیغے

روح المعانی میں حضرت شیخ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بحث فرمائی ہے کہ...... درود شریف کا سب سے افضل صیغہ کون سا ہے؟...... یہ بحث پڑھی تو جستجو بڑھ گئی...... اس موضوع پر دیگر اہل علم کی کئی تحریریں بھی پڑھ ڈالیں...... تشفی تو ہو گئی ہے مگر پیاس نہیں بجھی...... ''صَلٰوۃ عَلَی النَّبِی''یعنی نبی کریم ﷺ پر درود شریف کا موضوع ہی ایسا ہے کہ...... اس میں پیاس نہیں بجھتی...... حضرت آقا مدنی ﷺ کے ہم پر جتنے احسان ہیں...... اُن کو دیکھتے ہوئے تو اگر ہم ہر سانس کے ساتھ بھی درود شریف پڑھیں تو حق ادا نہیں ہوسکتا...... درود شریف کا افضل صیغہ کون سا ہے؟ اس بارے میں کئی اقوال ہیں...... ذیل میں ہم وہ صیغے ذکر کر رہے ہیں جن کے افضل ہونے پر کسی نہ کسی اہلِ علم کا قول موجود ہے...... آئیے! ان صیغوں کے جام اُٹھائیے:

- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ

اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا سَھَا عَنْہُ الْغَافِلُوْنَ (یہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ والے صیغے سے مختلف ہے)
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَ مُسْتَحَقُّہٗ۔ (روح المعانی)
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ وَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ۔

(روح المعانی)

- اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ عَلٰی سَیِّدِنَا عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ سَلِّمْ عَلَیْہِ تَسْلِیْمًا وَ زِدْہُ شَرَفًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ اَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (روح المعانی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

اخلاص، تعظیم اور ادب شرط ہے

جو بھی حاجت ہو، کوئی مشکل آپڑے یا کوئی خوف ہو...... ایک سو بار محبت، شوق اور توجہ سے ''درود شریف'' پڑھ کر دعاء کی جائے تو فوری نصرت ورحمت آجاتی ہے...... بس اخلاص، تعظیم اور ادب شرط ہے...... آپ صرف ایک بار ''درود ابراہیمی'' پڑھیں...... مگر مکمل شوق سے پڑھیں...... معنیٰ سمجھ کر پڑھیں...... ادب و تعظیم سے پڑھیں تو اسی وقت دل نور سے بھر جاتا ہے...... حضرت آقا مدنی ﷺ سے سچی محبت...... آپ ﷺ کی مکمل تعظیم...... آپ ﷺ کے احسانات کا احساس...... اور خود کو ان احسانات کا بدلہ دینے سے عاجز سمجھ کر کہیں: اَللّٰھُمَّ...... یا اللہ!...... صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ...... آپ ہی اپنے حبیب ﷺ کو ہماری طرف سے بدلہ دیجئے...... ان کی عظمت میں مزید بلندی عطاء فرمائیے...... ''ملأ اعلیٰ'' میں ان کی ثناء فرمائیے...... اور ان پر اپنی خاص الخاص رحمتیں نازل فرمائیے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ’’رحمتوں‘‘ کے نزول کا مقام ہیں

از: صفوۃ التفاسیر

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم قدر ومنزلت کو بیان فرمایا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر رحمت فرماتے ہیں۔ ان کی شان کو عظمت دیتے ہیں۔ ان کے مقام کو بلند فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ’’ملائکۂ ابرار‘‘ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے دعاء اور استغفار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ اپنے بندے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مزید بزرگی اور مزید اعلیٰ مراتب عطاء فرمائے۔ تفسیر صاوی میں ہے کہ یہ آیت اس بات کی بڑی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رحمتوں کے اترنے کا مقام ہیں اور تمام اولین وآخرین سے افضل ہیں...... کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو صلوٰۃ بھیجتے ہیں وہ تعظیم (یعنی درجہ بلند کرنے) کے ساتھ ہوتی ہے...... پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رحمتوں کا منبع اور تجلیات کا منبع ہو گئے۔ عام صلوٰۃ اور رحمت تو اللہ تعالیٰ تمام ایمان والوں پر نازل فرماتے ہیں ﴿ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ﴾ مگر جو صلوٰۃ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل فرماتے ہیں اس میں تعظیم بھی ہوتی ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اور مقام کو مزید عظمت عطاء فرماتے ہیں۔

پس اے ایمان والو! تم ان پر بہت صلوٰۃ وسلام بھیجا کرو کیونکہ ان کا تم پر بڑا حق ہے، ان کی بدولت تم گمراہی سے نکل کر ہدایت یافتہ ہوئے۔ اندھیروں سے نکل کر نور میں آئے تو جب بھی آپ ﷺ کا اسم شریف آئے تو کہا کرو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

ملائکہ اور مؤمنین کی حضور اقدس ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے کی حکمت یہ ہے کہ...... ان کو ''صلوٰۃ'' کا حکم دے کر ایک بڑا اعزاز عطاء فرمایا گیا کہ...... وہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء کر رہے ہیں...... کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے نبی ﷺ پر ''صلوٰۃ'' بھیجتے ہیں (ہر ایک کا صلوٰۃ بھیجنا اس کے مقام اور شان کے مطابق ہوتا ہے) دوسری حکمت یہ ہے کہ...... اس میں حضور اقدس ﷺ کے بعض حقوق کی ادائیگی ہے۔ پھر چونکہ ہم حضور اقدس ﷺ کے حقوق کی ادائیگی سے عاجز ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ سے التجاء کرتے ہیں کہ ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اللہ! آپ ہی ان پر صلوٰۃ نازل فرمائیں۔''

فائدہ:

جب رحمتوں کے نزول کا مقام آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے تو جو آپ ﷺ کے جتنا قریب ہوگا وہ اسی قدر زیادہ رحمتیں پائے گا اور جو آپ ﷺ کا نام مبارک لے گا یا آپ کی سنتوں پر عمل کرے گا تو وہ بھی بڑی رحمتیں پائے گا۔

"سلام" کا طریقہ اور معنیٰ

اللہ تعالیٰ "اَلسَّلَامُ" ہیں...... "اَلسَّلَامُ" اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ایک ہے...... اس کا مطلب ہے...... "اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور افعال میں ہر آفت اور نقصان سے سالم اور پاک ہیں"...... اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ...... ہم نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ اور سلام بھیجا کریں...... "سلام" بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم کہا کریں: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ"...... یا...... "اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ" (وغیرہ الفاظ)

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ" ویسے تو "خبر" کے معنیٰ میں ہے...... لیکن حقیقت میں یہ "دعاء" ہے...... اس دعاء کا مطلب کیا ہے؟ اس میں تین مشہور اقوال ہیں:

① "اَلسَّلَامُ" بمعنیٰ "اَلسَّلَامَة" یعنی اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ہر آفت اور نقصان سے سلامتی عطاء فرمائیں۔

② "اَلسَّلَامُ" کا معنیٰ "اللہ تعالیٰ"...... کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے...... اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا...... اللہ تعالیٰ جو کہ "اَلسَّلَامُ" ہیں وہ ہمیشہ آپ کے محافظ اور حامی رہیں۔

③ "اَلسَّلَامُ" کا مطلب خود سپردگی، فرمانبرداری وغیرہ...... اس معنیٰ کے مطابق ترجمہ یہ ہوگا کہ...... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ کا تابع اور فرمانبردار

بنائیں...... اب سوال یہ ہوگا کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا:
’’اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ‘‘ اب اگر یہ ’’دعاء‘‘ ہے تو اللہ تعالیٰ کسی سے نہیں مانگتے پھر کیا مطلب ہوگا؟ جواب یہ ہے کہ تب اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اے نبی! ہم نے آپ کو سلامتی عطاء فرمائی ہے......اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ ’’سلامتی‘‘ حضرت آقا مدنی ﷺ کے ساتھ لازم ہے...... اے انسانو! حقیقی سلامتی چاہیے تو حضرت آقا مدنی ﷺ کے غلام بن جاؤ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

سلام بھیجنے کا افضل ترین طریقہ

اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب ﷺ کی امت پر عظیم احسان کہ......اس اُمت کو ''صلوٰۃ وسلام'' جیسی عظیم عبادت اور نعمت عطاء فرمائی......فرمایا:'' اے ایمان والو! حضور ﷺ پرصلوٰۃ یعنی (درود) بھیجتے رہو اور ان پر خوب سلام بھیجتے رہو''......''صلوٰۃ'' یعنی درود شریف بھیجنے کا سب سے افضل اور اعلیٰ طریقہ ''درود ابراہیمی'' ہے......جو ہم نماز کے آخر میں پڑھتے ہیں......اور ''سلام'' بھیجنے کا سب سے اعلیٰ طریقہ وہ ہے جو......ہم نماز کے قعدۃ اولیٰ اور قعدۃ اخیرہ کے تشہد میں پڑھتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

یہ سلام خود حضور اقدس ﷺ نے بہت تاکید کے ساتھ امت کو سکھایا ہے......اور یہی آپ ﷺ پر ''سلام'' بھیجنے کا سب سے افضل، سب سے مقبول اور سب سے اعلیٰ طریقہ ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

احادیث مبارکہ کے مطابق ہمارا یہ سلام فرشتوں کے ذریعہ......حضور اقدس ﷺ تک ہمارے نام اور ولدیت کے ساتھ پہنچایا جاتا ہے اور آپ ﷺ اس کا جواب ارشاد فرماتے ہیں......اور حضور اقدس ﷺ پر سلام بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنے دس سلام نازل فرماتے ہیں......آپ ﷺ کا ہم پر حق مبارک ہے اور ہمارے لئے عظیم سعادت ہے کہ ہم آپ ﷺ پر سلام بھیجیں......اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم روزانہ کم از کم تین سو بار یا سو بار دن اور سو بار رات کو درود شریف کے ساتھ ساتھ یہ سلام بھیجا کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ن النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

اللہ تعالیٰ ہمیں ''دین'' کی سمجھ عطاء فرمائیں...... ایک ضروری بات سمجھ لیں...... ہم کہتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

اس کا ترجمہ الفاظ کے مطابق یہ بنتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں۔''

بظاہر یہ ''خطاب'' کا صیغہ ہے...... جیسے کوئی سامنے موجود ہو اور اس سے یہ کہا جارہا ہو...... جبکہ صورتحال یہ ہے کہ...... آپ ﷺ نے یہ الفاظ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھائے اور آپ ﷺ ہمیشہ ان کے سامنے نہیں ہوتے تھے............ آپ ﷺ کبھی جہاد پر تشریف لے جاتے تو پیچھے جن کو چھوڑ جاتے وہ انہی الفاظ میں سلام پڑھتے تھے...... اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سفر پر ہوتے تھے اور آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف فرما ہوتے تو سفر میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہی پڑھتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

معلوم ہوا کہ یہاں خطاب کا صیغہ تعظیم، محبت، اکرام اور استحضار کے لئے ہے...... اس معنٰی میں نہیں ہے کہ...... آپ ﷺ ہمارے سامنے موجود ہوتے ہیں......

ہم کہاں اس قابل؟......ایک مؤمن کے ایمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو یاد رکھے...... ان کی تعظیم بجالائے...... اورخودکو ان کی نبوت ورسالت کے سائے میں سمجھے...... پس اسی لئے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بھی یہی سلام کا افضل طریقہ تھا اور آج بھی یہی سلام کا افضل ترین طریقہ ہے......اور اس میں اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے سلام کی اتباع ہے کہ...... ہم نماز میں بھی پڑھیں اور ویسے بھی اپنا ورد بنائیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

توحید کا تقاضہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ''صلوٰۃ وسلام'' کا کتنا بلند مقام ہے...... اس کا اندازہ نماز سے لگائیں...... نماز سب سے اہم عبادت، سب سے ضروری فریضہ اور ایمان کی سب سے پہلی علامت ہے...... اور جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑنا بھی کفر کی علامت ہے...... نماز اللہ تعالیٰ کی توحید کا اظہار ہے...... عبادت صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے...... سجدہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے...... اب دیکھیں کہ...... نماز کا جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اور ان کے ذریعے امت کو سکھایا...... اس نماز کا عروج اور اختتام حضرت محمد ﷺ پر سلام بھیجنے اور درود بھیجنے پر ہوتا ہے...... نماز میں ''تشہد'' واجب ہے اور تشہد میں سلام شامل ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ!

اور نماز کے آخر میں درود شریف ہے...... جو کئی اہل علم کے نزدیک سنت مؤکدہ اور کئی کے نزدیک واجب ہے...... معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسلام سے ''توحید'' پختہ ہوتی ہے اور ''توحید'' مقبول ہوتی ہے...... کیونکہ صلوٰۃ وسلام میں بھی اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت ہے کہ...... ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے محبوب نبی کے لئے مانگتے ہیں...... اور ساتھ یہ بھی سمجھا دیا گیا کہ...... حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری کے بعد آپ ﷺ کو مانے بغیر نہ کوئی مؤمن بن سکتا ہے، نہ کوئی جنتی اور نہ کوئی کامیاب............ اے ایمان والو! آپ ﷺ پر بہت درود بھیجو اور ساتھ سلام بھی بہت بہت اور کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

اَللہُ السَّلامُ جَلَّ جَلَالُہٗ

اللہ تعالیٰ ہم سب کی اصلاح فرمائیں...... دل اور نفس کی اصلاح کا ایک بہترین ذریعہ...... حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے ''درود و سلام'' بھیجنا ہے...... اہل علم نے لکھا ہے کہ...... جس مسلمان کو کوئی کامل شیخ اصلاح یا رہنمائی کے لئے نہ ملے تو وہ ''صلوٰۃ و سلام'' کی کثرت کرے...... ''صلوٰۃ و سلام'' کی کثرت دل اور نفس کی اصلاح کے لئے اکسیر نسخہ ہے...... اس اُمت کے بہت سے افراد نے اخلاص کا اونچا مقام اور سلوک و احسان کی منزلیں ''صلوٰۃ و سلام'' کے ذریعے طے کی ہیں...... ہم جب کہتے ہیں: ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ'' تو اس میں ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ'' ''صلوٰۃ یعنی درود ہے اور ''وَسَلَّمَ'' سلام ہے...... سلام کا یہ طریقہ بھی اہل علم نے جائز لکھا ہے...... مگر سب سے افضل اور مسنون ''سلام'' یہ ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ!

اس سلام میں تین بار اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے:

(۱) اَلسَّلَامُ اللہ تعالیٰ کا نام مبارک ہے یعنی ''صفاتی نام''۔

(۲) رَحْمَةُ اللّٰہِ میں لفظ ''اللہ'' موجود ہے۔

(۳) بَرَکَاتُهٗ کے آخر میں جو ''ہ'' ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے۔

سبحان اللہ!...... حضرت آقا ﷺ پر سلام میں تین بار اللہ جل مجدہٗ کا ذکر...... اور اس میں دو (۲) بار حضور اقدس ﷺ کا تذکرہ مبارک ہے...... سبحان اللہ! کیسا والہانہ سلام ہے...... کوئی اپنی طرف سے لاکھوں سلام، کروڑوں سلام بنا کر پڑھتا رہے وہ اس مسنون، مبارک اور عظیم سلام کے ایک بار پڑھنے کے برابر مقام نہیں پاسکتا...... خوب پڑھیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

سلام میں تعظیم اور استحضار

اللہ تعالیٰ ''ہمیں'' یقین کی دولت عطاء فرمائیں...... اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم حضور اقدس ﷺ پر سلام بھیجیں...... آپ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ تمہارا سلام فرشتوں کے ذریعے مجھ تک پہنچتا ہے اور میں جواب ارشاد فرماتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سلام پڑھنے والے پر دس سلام نازل فرماتے ہیں...... اب مسلمان کو ان تمام باتوں کا یقین ہونا چاہیے...... اسی طرح ہر مسلمان کے دل میں...... ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کے بعد ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' بھی نقش ہونا چاہیے...... یہ دونوں اجزاء ملیں گے تو ایمان ملے گا اسلام ملے گا...... یہ دو باتیں آپ نے سمجھ لیں تو اب آپ کے لئے سلام کو سمجھنا آسان ہوگیا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

حضرت آقا مدنی ﷺ کی رسالت اور محبت ہمارے دل میں حاضر ہے...... اور ہمارا سلام بھی ان تک پہنچ رہا ہے...... تو ایسی حالت میں ہم نے آپ ﷺ کی تعظیم اور محبت کو اپنے سامنے محسوس کیا اور خطاب کا صیغہ استعمال کر کے سلام پیش کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

اسے کہتے ہیں تعظیم، اسے کہتے ہیں استحضار...... باقی ہر جگہ حاضر وناظر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے کہ وہ ہر جگہ حاضر وناظر ہو سکتے ہیں...... کسی اور محترم ہستی کو ہر جگہ حاضر وناظر سمجھنا خود اس ہستی کی بے ادبی ہے...... ہم کہاں اس قابل اور ہماری خلوت وجلوت کہاں اس لائق کہ ہم اتنی عظیم ہستی کا سامنا کرسکیں...... اللہ تعالیٰ تو ''اَللَّطِيْفُ'' ہیں، خالق ہیں، علیم ہیں اور ستار ہیں اور كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ہیں اور ان کی شان ہمارے تصور سے بہت بلند ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

برکات ہی برکات

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور اقدس ﷺ سے سچی اور حقیقی محبت عطاء فرمائیں...... ایک اللہ والے بزرگ جو آپ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتے تھے ان کو خواب میں رہنمائی ملی...... انہوں نے پوچھا کہ میں فلاں فلاں الفاظ میں درود اور سلام پڑھتا ہوں...... فرمایا گیا کہ ٹھیک ہے جن الفاظ میں پڑھتے ہو، پڑھتے رہو مگر آغاز ہمیشہ مسنون ومقبول الفاظ سے کیا کرو...... یعنی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا إِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا إِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا إِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

پھر سلام ان الفاظ میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُهٗ!

اس کے بعد جن الفاظ میں پڑھنا ہو پڑھو اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرو...... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (سو بار یا چند بار)...... اور اس کا بہترین وقت فجر کی نماز کے فوراً بعد کا ہے...... فرض اداء کرنے کے بعد (آیۃ الکرسی وغیرہ سے فارغ ہو کر) سورج نکلنے تک صلوٰۃ وسلام میں لگے رہو...... وہ بزرگ لکھتے ہیں کہ...... اس عمل کی برکت سے بے شمار روحانی، دینی فوائد کے ساتھ ساتھ دنیوی فوائد کا یہ عالم ہے کہ...... پہلے میں خود فقیر تھا اور اب یہ حالت ہے کہ اگر "مصر" کی ساری آبادی بھی میری کفالت میں آجائے تو میں سب کی روزی، روٹی اور خرچے کا آرام سے بندوبست کرسکتا ہوں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُهٗ!

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

ایک علمی عبارت

اللہ تعالیٰ مغفرت اور اکرام کا اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں...... حضرت اقدس مولانا سعید احمد پالن پوری رحمۃ اللہ علیہ کو...... ان کی ایک عبارت ملاحظہ فرمائیں...... تحریر فرماتے ہیں:

''سورۂ احزاب'' آیت (۵۶) کی بناء پر علماء نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی پر زندگی میں کم از کم ایک بار رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا فرض ہے اور بار بار درود وسلام پڑھنا اہم ترین عبادت ہے، پس صلوٰۃ وسلام کو نماز میں شامل کرنے سے بہتر کیا ہوسکتا ہے کہ ہر نماز میں بار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا جائے...... اس کی نظیر شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کا قول ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، پس اس کی شان بلند کرنا ضروری ہے اور نماز سے بہتر قرآن کریم کی شان بلند کرنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوسکتی، اس لئے نماز میں قراءت کو فرض قرار دیا گیا ہے...... اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: ﴿وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾...... ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ'' پڑھنے سے ﴿سَلِّمُوْا﴾ پر عمل ہوجاتا ہے اور ''وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ'' میں مفعول مطلق ﴿تَسْلِیْمًا﴾ پر عمل ہوجاتا ہے...... بعض حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تشہد کے سلام میں تبدیلی کی تھی...... وہ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ'' کی جگہ ''اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ'' پڑھتے تھے کیونکہ ''عَلَیْكَ'' حاضر سے خطاب ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پردہ فرماچکے ہیں...... مگر امت نے اس تبدیلی کو قبول نہیں کیا

اور اس کی دو وجہیں ہیں...... ایک: آنحضور ﷺ کی حیات طیبہ میں جو عورتیں گھروں میں نماز پڑھتی تھیں یا جو مرد مسجد نبوی کے علاوہ دیگر مساجد میں نماز پڑھتے تھے، وہاں آپ ﷺ موجود نہیں تھے، پھر بھی وہ صیغہ حاضر ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ'' کہتے تھے دوسری وجہ: یہ کلمہ حکائی ہے، یعنی شب معراج کی یادگار ہے، حکائی کلمہ کو اس کی اصل شکل پر باقی رکھنا ضروری ہے، جیسے ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ میں مخاطب حضور اکرم ﷺ ہیں، آپ ﷺ کی تشریف بری کے بعد بھی ﴿قُلْ﴾ کو پڑھنا ضروری ہے، اس کو حذف کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ کلمہ حکائی ہے۔ واللہ اعلم۔''

[تحفة الالمعی بتصرف یسیر]

مسنون سلام کا ترجمہ

اللہ تعالیٰ ہی ''سلامتی'' عطاء فرمانے والے ہیں......اس میں دو اہم باتیں یاد رکھیں:

(١) ''سلامتی'' کے معنیٰ بہت وسیع ہیں، یہ ایک جامع اور عظیم نعمت ہے، ساری مخلوق سلامتی کی محتاج ہے۔

(٢) ''سلامتی'' کے کئی درجات ہیں......ادنیٰ، اوسط، اعلیٰ اور پھر اعلیٰ ترین، چنانچہ جب ہم کہتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

تو اس کے تین ترجمے ہو سکتے ہیں:

(١) ''اَلسَّلَامُ'' سے مراد اللہ تعالیٰ جل شانہ ہیں......ترجمہ یہ ہوگا کہ ''اے نبی! اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ، آپ کے حامی اور مددگار ہوں، وہ آپ کو عظمتیں، سلامتی، رحمتیں اور برکات عطاء فرمائیں اور جو حاصل ہیں ان میں مزید ترقی عطاء فرمائیں اور ہر نقصان اور کمی سے آپ محفوظ رہیں۔''

(٢) ''اَلسَّلَامُ'' سے مراد ''سلامتی''......یعنی آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ''سلامتی'' کی نعمت نصیب ہو...... بلند ترین سلامتی...... ہر نقص اور نقصان سے سلامتی......بہت اُونچی سلامتی......دُنیا، آخرت، اُمت، دین ہر چیز میں سلامتی۔

(٣) ''اَلسَّلَامُ'' کا مطلب تسلیم، فرمانبرداری و اطاعت......یعنی آپ ﷺ کی فرمانبرداری اس اُمت اور مخلوق میں اور بڑھے......جو فرمانبردار ہیں وہ مزید

فرمانبردار ہوں اور جو نہیں ہیں وہ فرمانبردار بنیں......آپ ﷺ کی ''اُمت اِجابت''میں اضافہ ہو۔

ان تین کے علاوہ ایک ترجمہ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ......اس سلام سے مراد وہ سلام ہے جو معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ارشاد فرمایا......یعنی ''اے نبی ﷺ! آپ پر اس عظیم المرتبت سلام کی دائمی برکات جاری و ساری رہیں۔''

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

سلامتی کا نسخہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ”سلامتی“ عطاء فرمائیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔

ہم حضرت آقا مدنی ﷺ پر ”صلوٰۃ وسلام“ کی کثرت کریں گے تو ہمیں بہت عظیم اور وسیع ”سلامتی“ نصیب ہوگی...... یہ جو ہم مسلسل نقصان اور گھاٹے میں جا رہے ہیں...... دین کا بھی نقصان اور دُنیا کا بھی نقصان...... عمر گھٹ رہی ہے اور سب کچھ کم ہو رہا ہے...... اس نقصان سے ”سلامتی“ کے لئے ہم ”صلوٰۃ وسلام“ کی کثرت کریں...... ہم جب آپ ﷺ پر سلام بھیجتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہم پر سلامتی برساتے ہیں اور حضرت آقا مدنی ﷺ بھی ہمیں سلامتی کی دعاء دیتے ہیں...... اس لئے محبت سے پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

روایت میں ہے کہ تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے بہت طاقتور سماعت عطاء فرمائی ہے:

(۱) جنت

(۲) جہنم

(۳) حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اطہر پر موجود ایک فرشتہ

چنانچہ جب بھی کوئی بندہ دعاء کرتا ہے کہ ”یا اللہ! مجھے جنت عطاء فرمائیے: اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ

أَسأَلُكَ الْجَنَّةَ ‘‘ تو جنت سن لیتی ہے اور کہتی ہے: ’’یا اللہ! اسے میرے اندر ٹھکانا عطاء فرمائیے‘‘...... اور جو بندہ بھی دعاء مانگتا ہے: ’’اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ، یا اللہ! مجھے جہنم سے بچائیے‘‘...... تو جہنم سن لیتی ہے اور کہتی ہے: ’’یا اللہ! اسے مجھ سے بچا لیجئے‘‘...... اور جب امت میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ سن لیتا ہے اور وہ سلام رسول اللہ ﷺ کو پہنچا دیتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ فلاں نے سلام بھیجا ہے آپ اسے جواب ارشاد فرمائیے...... آج انسانوں کے بنائے ہوئے فون بوسٹر اور نیٹ سرور ایک وقت میں لاکھوں کالیں اور رابطے وصول کر کے آگے پہنچا سکتے ہیں تو خالق کائنات جن چیزوں کو سماعت کی خصوصی طاقت عطاء فرمائیں ان کی طاقت کا کیا عالم ہوگا...... فون ہماری آواز اگر ایک لمحے میں سعودیہ اور تر کی پہنچا دیتے ہیں تو وہ فرشتہ کتنا جلدی ہمارا سلام پہنچا دیتا ہوگا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

روضۂ اقدس پر حاضری کی دعاء

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضورِ اقدس ﷺ کے ’’روضۂ اطہر‘‘ پر حاضر ہو کر سلام پیش کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں...... ابن ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا...... رخصت ہوتے وقت آپ نے فرمایا: ’’مجھے تم سے ایک حاجت ہے، تم جب مدینہ منورہ پہنچنا اور روضۂ اقدس پر حاضر ہونا تو آپ ﷺ کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا۔‘‘

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ’’روضۂ اقدس‘‘ پر اپنا سلام بھیجنے کے لئے باقاعدہ تیز رفتار (ڈاک والے) گھوڑوں پر افراد بھیجتے تھے...... دیکھیں کتنا بڑا خرچہ، کتنا اہتمام اور کتنا عشق ہے...... یہ دونوں واقعات حضرت ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھے ہیں۔

چند ضروری گزارشات

۱ ہمیں ’’صلوٰۃ‘‘ کا بھی حکم ہے اور ’’سلام‘‘ کا بھی...... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پہلے سلام سیکھا، پھر صلوٰۃ سیکھی...... نماز کے ہر قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے اور ’’سلام‘‘ تشہد کا حصہ ہے۔

۲ الحمد للہ تمام مسلمان نماز میں ’’سلام‘‘ پڑھتے ہیں......لیکن ضروری ہے کہ نماز کے علاوہ بھی ’’سلام‘‘ کی کثرت سے بھرپور فائدہ حاصل کریں۔

۳ جن مسلمانوں نے ’’صلوٰۃ‘‘ یعنی درود شریف کی مقدار اپنے لئے مقرر کر رکھی ہے وہ ’’سلام‘‘ کی وجہ سے اس میں ہرگز کمی نہ کریں...... بلکہ سلام کو بھی اس میں بڑھا دیں...... یہ کم کرنے والی چیزیں نہیں ہیں...... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ’’صلوٰۃ وسلام‘‘ کی قدر کرنے اور زیادہ سے زیادہ یہ عبادت اداء کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔

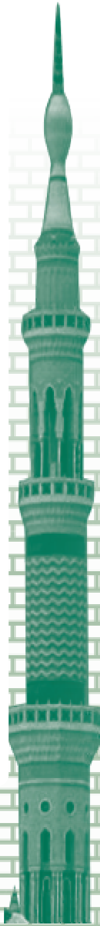

اہلِ علم کے لیے

’’سَلَامٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ‘‘ کی مکمل وضاحت کے لئے اہلِ علم کی خدمت میں چند ’’بدیہی مقدمات‘‘ حاضر خدمت ہیں:

① اللہ تعالیٰ نے ہمیں ’’صلوٰۃ‘‘ کا بھی حکم فرمایا ہے اور ’’سلام‘‘ کا بھی ﴿صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾۔

② یہ حکم نماز میں بھی ہے اور نماز سے باہر بھی۔

③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سلام پہلے سیکھا (كَمَا فِي الْبُخَارِيّ) اور پھر آپ ﷺ نے انہیں ’’صلوٰۃ‘‘ کا طریقہ سکھایا، جسے ہم ’’درود ابراہیمی‘‘ کہتے ہیں۔

④ ’’سلام‘‘ کے جو الفاظ آپ ﷺ نے سکھائے اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر سکھائے وہ یہ ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ!

⑤ ’’سلام‘‘ کے الفاظ میں موجود ’’صیغۂ خطاب‘‘ سے اگر کوئی اشکال یا خلجان ہوتا تو وہ ’’نماز‘‘ میں زیادہ ہوتا...... کیونکہ ’’نماز‘‘ میں اللہ تعالیٰ کی طرف کامل توجہ اور توحید کا اظہار مطلوب ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي﴾

⑥ جب نماز میں اس صیغہ پر کوئی اشکال نہیں تو نماز سے باہر یہ کیسے بدعت ہو سکتا ہے؟

⑦ حضور اقدس ﷺ پر ”سلام“ کی جتنی صحیح روایات آئی ہیں ان میں ”سلام“ صیغۂ ”انشاء“ سے ثابت نہیں ہے...... سَلَّمَ یا سَلِّمْ وغیرہ...... یہ آسانی اور تسلسل کے لئے امت میں رائج اور مقبول ہوگیا...... مثلاً: ”صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ “...... اصل میں خبر کا صیغہ اور جملہ مسنون ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ! یا مسجد میں داخل ہوتے وقت: ”وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللہِ “...... تو اس مسنون اور وارد صیغے کی دعوت دینا ”سنت“ کی دعوت ہے نہ کہ بدعت کی۔

⑧ لوگوں نے ”سلام“ کے طرح طرح کے صیغے بنا لئے ہیں جو کہ لاؤڈ سپیکرز پر پڑھے جاتے ہیں، جبکہ اصل صیغے کو چھوڑ دیا ہے...... اس لئے اصل صیغے اور اس کے مفہوم کی دعوت دینا ضروری ہے۔

⑨ ”سلام“ سے ”محبت“ بڑھتی ہے اور محبت رسول ﷺ مطلوب و مقصود ہے۔

⑩ ﴿وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا﴾ کے حکم پر پورا عمل روضۂ اقدس پر حاضری اور آپ ﷺ کے تذکرے کے وقت ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ“ پڑھنے سے اداء ہو جاتا ہے...... اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا قطعاً جائز نہیں ہے۔

انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر سلام

قرآن پاک کی دو آیات پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں تک سلام پہنچ جاتا ہے...... یہ کتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ اولین و آخرین سب انبیاء و رسل تک ایک انسان کا سلام پہنچ جائے...... وہ دو آیات یہ ہیں:

(۱) ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی﴾

ترجمہ ’’سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اُس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے۔‘‘ (النمل:۵۹)

(۲) ﴿وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾

ترجمہ ’’اور رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔‘‘ (الصافات:۱۸۱)

ان دو آیات کو اپنے معمولات میں شامل رکھنا چاہیے...... اسی طرح قرآن مجید میں جن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا نام لے کر سلام کا تذکرہ ہے...... وہ آیات بھی پڑھتے رہنا چاہیے......

وہ آیات یہ ہیں:

﴿سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الصافات:۷۹)

﴿سَلٰمٌ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ﴾ (الصافات:۱۰۹)

﴿سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ﴾ (الصافات:۱۲۰)

﴿سَلٰمٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ﴾ (الصافات:۱۳۰)

اور سب سے بڑھ کر اپنے آقا و محسن امام الانبیاء، سید المرسلین حضرت محمد ﷺ پر سلام بھیجنے کا تو اللہ تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں حکم فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝

ترجمہ ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور بہت سلام بھیجتے رہو۔“ (الاحزاب:۵۶)

”التحیات“، میں نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ خود حضور اقدس ﷺ نے سکھایا ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ہم جب بھی دُور سے یہ سلام پڑھتے ہیں تو فرشتے فوراً اسے رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دیتے ہیں...... اور آپ ﷺ اس کا جواب ارشاد فرماتے ہیں...... سبحان اللہ! کتنی بڑی سعادت ہے......سلام کے ان الفاظ میں نہ کوئی شرک ہے نہ کوئی بدعت...... اور نہ اس سے حاضر و ناظر کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے...... ہر جگہ حاضر و ناظر تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے......سلام کے یہ الفاظ خود حضرت آقا مدنی ﷺ نے سکھائے ہیں...... ویسے جو درود شریف بھی پڑھیں اس کے ساتھ سلام کو ملا لیا کریں......”سَلَام“ خود اسلام کی ایک مقبول عبادت ہے...... اور ”سَلَام“ اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ہے...... اور ہم سب سلامتی کے محتاج ہیں...... اور حضور اقدس ﷺ پر اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر سلام بھیجنا اور پڑھنا بڑی سعادت کی بات ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

تفسیر دل پذیر

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o

ترجمہ "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجو۔" (الاحزاب:۵۶)

(۱) اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا اعزاز عطاء فرمایا ہے اور ان کے بلند مقام کا تذکرہ فرمایا ہے...... اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کی ازواج مطہرات کے بارے میں غلط سوچ رکھیں...... ان کے اس بدعمل کے اثرات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ فرمادیا ہے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء اور تعظیم ہمیشہ بلند ہوتی رہے گی)

(۲) اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر "صلوٰۃ"...... اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمت اور رضاء نازل فرمانا ہے ﴿وَالصَّلٰوۃُ مِنَ اللّٰہِ رَحْمَتُہٗ وَرِضْوَانُہٗ﴾...... جبکہ فرشتوں کی صلوٰۃ دعاء اور استغفار ہے اور اُمت کی صلوٰۃ دعاء اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے...... یعنی امت کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے رحمت کی دعاء کریں ...... ﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ﴾...... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے

احکامات کی تعظیم کریں۔

③ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے صرف اپنے نبی حضرت محمد ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم فرمایا ہے...... جو کہ آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز ہے...... اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ درود وسلام عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ اور ویسے عموماً یہ ان مؤکد سنتوں اور احکامات میں سے ہے جن کو ترک کرنے کی گنجائش نہیں ہے اور اس سے وہی غافل ہوسکتا ہے جس میں کوئی خیر نہ ہو...... حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے یا مندوب؟ جواب یہ ہے کہ یہ ''واجب'' ہے...... مگر یہ کب واجب ہوتا ہے اس میں کئی اقوال ہیں...... ایک قول یہ ہے کہ جب بھی آپ ﷺ کا ذکر ہو تو یہ واجب ہے...... کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ درود نہ پڑھے تو وہ جہنم میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے گا۔''

دوسرا قول یہ ہے کہ ہر مجلس میں ایک بار واجب ہے، اگرچہ اس میں آپ ﷺ کا تذکرہ بار بار ہوا ہو...... جب کہ بعض کے نزدیک پوری عمر میں ایک بار واجب ہے...... احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کے ہر تذکرے کے ساتھ درود شریف پڑھا جائے۔

④ درود شریف کے کئی صیغے احادیث مبارکہ میں آئے ہیں مثلاً:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

الْعَالَمِیْنَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں درود شریف سکھاتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ. اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُهٗ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۵ درود شریف کی فضیلت نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار (خاص) رحمت نازل فرمائیں گے۔“

حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجنا عبادات میں سب سے افضل عبادت ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنا اور اپنے فرشتوں کا عمل ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں پھر ایمان والوں کو اس کا حکم فرمایا، باقی تمام عبادات میں ایسا نہیں ہے۔“

حضرت ابوسلیمان الدارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو شخص اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کا سوال کرنا چاہے تو وہ اپنی دعاء درود شریف

سے شروع کرے پھر اپنی حاجت مانگے پھر آخر میں درود شریف پڑھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ یہ دونوں درود (جو دعاء کے اول اور آخر میں پڑھے گئے) قبول فرمائے گا تو یہ اس کی شان سے بعید ہے کہ ان دونوں کے درمیان والی دعاء کو رد فرمادے۔"

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود آجاتا ہے تو دعاء اوپر اُٹھتی ہے۔" (یعنی قبولیت کا مقام پاتی ہے)

٦ نماز میں درود شریف پڑھنا نماز کی سنتوں اور مستحبات میں سے ہے...... لیکن اگر نماز میں درود شریف رہ جائے تو نماز ہوجائے گی...... یہی اکثر اہل علم کا مسلک ہے...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ...... آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور اس کا چھوڑنا بُرا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے جو قول حرملۃ بن یحیٰی نے نقل کیا ہے اس کے مطابق قعدۂ اخیرہ میں سلام سے پہلے درود شریف پڑھنا واجب ہے...... اگر درود شریف نہ پڑھا تو نماز کا لوٹانا ضروری ہے۔

٧ ﴿وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

قاضی ابوبکر بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ وہ آپ پر سلام بھیجیں اسی طرح بعد والے لوگوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ حضور

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

اقدس ﷺ پر سلام بھیجیں، آپ ﷺ کے روضہ پر حاضری کے وقت اور آپ ﷺ کے تذکرے کے وقت......نسائی کی روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک بار تشریف لائے تو آپ کے چہرے مبارک پر خوشی ظاہر تھی (صحابی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: ہم آپ کے چہرے پر خوشی دیکھ رہے ہیں...... آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس فرشتہ آیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ اس بات پر راضی (اور خوش) نہیں ہیں کہ جو بھی آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماؤں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔'' دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو میری وفات کے بعد مجھ پر سلام بھیجے گا تو اس کا سلام حضرت جبریل مجھ تک لائیں گے اور فرمائیں گے اے محمد! فلاں بن فلاں آپ پر سلام بھیجتا ہے تو میں کہوں گا ''عَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ'' اس پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور اس کی برکت ہو۔''

حضور اقدس ﷺ کا فرمان ہے:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور وہ مجھ تک میری اُمت کے سلام پہنچاتے ہیں۔''

قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''سلام'' کا مطلب ہے ''سَلَامٌ عَلَیْكَ'' کہنا۔

(خلاصہ تفسیر قرطبی)

روشن دن، روشن رات کی روشنی

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہمیں ہر چھ دن بعد ''جمعۃ المبارک'' کی نعمت عطاء فرماتے ہیں...... تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب، توبہ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت زیادہ سے زیادہ پالیں...... اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ''جمعۃ المبارک'' کی رات اور دن کو ''درود شریف'' کے عمل کا اجر و ثواب خوب بڑھا دیتے ہیں...... اور درود شریف کی کثرت کرنے والوں کو جمعۃ المبارک پانے اور کمانے والا بنا دیتے ہیں...... خود نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو، روشن رات اور روشن دن میں، بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' [المعجم الاوسط ۔حدیث رقم:۲۴۱، ناشر:دار الحرمین -قاھرۃ]

اس حدیث مبارکہ میں جمعہ کی رات کو ''اَللَّیْلَۃُ الزَّھْرَاء'' ...... اور جمعہ کو ''اَلْیَوْمُ الْاَزْھَرُ'' ارشاد فرمایا ہے...... روشن دن، بارونق دن...... ''أَلْاَزْھَرُ'' کے کئی معنیٰ ہیں...... روشن، بارونق، تازہ دودھ، سفید رنگ کا شیر، چاند وغیرہ...... جمعہ کے دن میں یہ تمام خصوصیات موجود ہیں...... اس دن اندھیرے دور ہوتے ہیں...... عقل کے اندھیرے، دل کے اندھیرے، قسمت کے اندھیرے، فتنوں کے اندھیرے...... اور ان اندھیروں کو دور کرنے...... اور روشن دن اور روشن رات کو پانے کا...... ایک بڑا طریقہ ''درود وسلام'' کی کثرت ہے۔

قیامت کی تیاری

اللہ تعالیٰ کے حبیب حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے:

”مجھ پر درود کی کثرت کرو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات۔“

[السنن الکبری للبیھقی۔حدیث رقم:۵۹۹۴ ، ناشر:دار الکتب العلمیة، بیروت]

اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

”جمعہ کا دن تمہارے دنوں میں افضل ہے، اسی میں آدم پیدا ہوئے اور اسی میں ان کا انتقال ہوا، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن بے ہوشی ہوگی۔ پس اس دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو، بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“

[السنن الکبری للبیھقی۔حدیث رقم:۵۹۹۳، ناشر:دار الکتب العلمیة، بیروت]

اہل علم نے اس حدیث کی سند کو صحیح فرمایا ہے...... قیامت کے دن اور اس سے پہلے کی ہولناکیوں میں درود شریف کتنا کام آئے گا یہ اس حدیث پاک سے واضح ہو گیا۔

سیّدالایام اور سیّدالانام ﷺ

جمعہ کا دن ”سیّد الایام“ ہے اور حضرت آقا مدنی ﷺ ”سیّدالانام“ ہیں......پس ”سیّدالایام“ میں ”سیّدالانام“ پر درود وسلام کی کثرت بڑا مقبول عمل ہے...... درود شریف میں تین بڑی نعمتیں ہیں:

(۱) رحمت (۲) مغفرت (۳) ترقی

ہم نے ایک بار درود پڑھا نقد دس رحمتیں ہم پر نازل ہوگئیں، ہمارے دس گناہ معاف ہوگئے اور دس درجے بلند ہوگئے، سبحان اللہ!......شک وہ کرے جو بے ایمان ہو اور اپنے رب سے بدگمان ہو......نَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَعَاذَنَا اللّٰهُ۔

حیرت کا سمندر

اللہ تعالیٰ ہمیں ’’درود وسلام‘‘ کی سمجھ اوراس کا ذوق عطاء فرمائیں......صلوٰۃ وسلام کی جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات سے خاص الخاص مناسبت ہے...... اگر ہم ان تمام صحیح اورضعیف احادیث کو پڑھیں جن میں...... جمعہ کی رات اور دن کے’’صلوٰۃ وسلام‘‘ کا بیان ہے تو ہمارے سامنے حیرتوں کا ایک سمندر موجزن ہو جائے گا...... جمعہ کے دن ہی قیامت آنی ہے...... اور جمعہ کے دن کا ہماری روح کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے...... اس لئے جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن’’صلوٰۃ وسلام‘‘ سے خوب دل لگائیں، اسے بوجھ نہیں اپنے لئے ایک عظیم سعادت سمجھیں...... ہر’’سو درود شریف‘‘ کے بعد اپنی حاجات اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کریں...... ہرسو’’درود شریف‘‘ جو جمعہ کی رات یا دن کو پڑھا جائے وہ آخرت کی ستر اور دنیا کی تیس حاجات پوری کرانے کا ذریعہ بنتا ہے...... ’’درود ابراہیمی‘‘ ضرور پڑھا کریں پھر اس کے ساتھ جو بھی صیغہ ہو وہ پڑھیں......بعض بزرگوں سے جمعہ کے دن دس بار، جمعہ کی رات دس باراور ویسے ہر دن سات باریہ درود شریف منقول ہے...... جومصائب کو دور کرانے اوررزق میں بڑی وسعت کا ذریعہ بنتا ہے...... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُحَسِّنُ بِھَا الْاَخْلَاقَ وَتُیَسِّرُ بِھَا الْاَرْزَاقَ وَتَدْفَعُ بِھَا الْمَشَاقَّ وَ تَمْلَأُ مِنْھَا الْآفَاقَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ صَلٰوۃً دَائِمَۃً مِن یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ التَّلَاقِ وَاسْتُرْنَا بَیْنَ یَدَیْكَ یَا عَزِیْزُ یَا خَلَّاقُ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

جو چیز یار سے دور کرے

جمعۃ المبارک کی رات اور جمعہ کے دن کا ''درود شریف'' بڑی نعمت ہے...... جب حضرت آقا مدنی ﷺ نے خود فرما دیا کہ اس رات اور اس دن مجھ پر درود شریف کی کثرت کیا کرو تو پھر کیا گنجائش باقی رہ گئی؟...... یہ تو اسی طرح ہے کہ جیسے ہم میں سے ہر ایک کو خود مدینہ بلا کر حکم سنا دیا...... کیونکہ آپ ﷺ کی ہر عمومی حدیث اور حکم آپ کے ہر امتی اور ہر غلام کے لئے ہے...... تو پھر اب کیسی سستی اور کیسی غفلت؟...... امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک ''جولاہا'' حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا...... وہ ہر سال میں ایک بار اپنے شیخ سے ملنے آتا تو اپنی بنائی ہوئی ایک لُنگی بطور ہدیہ پیش کرتا...... ایک سال وہ نہ آیا...... اگلے سال آیا تو دو لُنگیاں ہدیہ لایا...... حضرت نے پوچھا: گزشتہ سال کیوں نہیں آئے؟...... کہنے لگا: لُنگی تیار نہ ہو سکی تھی...... حضرت نے وہ لُنگیاں آگ میں ڈلوا دیں اور فرمایا: جو چیز ''یار'' سے جدا کرے اسے آگ لگا دو''...... ہاں بے شک! جو چیز اللہ سے دور کرے، اللہ کے رسول سے دور کرے، اللہ کے یاروں سے دور کرے، دین سے دور کرے، جہاد سے دور کرے، درود و سلام سے دور کرے، دعوت الی اللہ سے دور کرے، جنت سے دور کرے ایسی چیز کو آگ لگا دینی چاہئے...... کیونکہ دنیا کی چیزیں اور مصروفیات سب یہاں رہ جائیں گی...... آگے ساتھ تو ''یار'' والی چیزیں جائیں گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

دیدارِ دلدار کا ذریعہ

الحمدللہ آج کے زمانے میں بھی سچے مسلمان موجود ہیں اور ان شاء اللہ تاقیامت موجود رہیں گے...... سچے مسلمان کی ایک بڑی نشانی ’’حضرت آقا مدنی ﷺ سے محبت رکھنا ہے‘‘...... یہ ایمان کی لازمی علامت ہے...... الحمدللہ آج بھی ایسے مسلمان موجود ہیں جو حضرت آقا مدنی ﷺ کی عزت، حرمت اور ناموس پر اپنی جان کے ٹکڑے کروانا اپنی سعادت سمجھتے ہیں...... ایسے سچے مؤمن بھی موجود ہیں جو حضرت محمد ﷺ کی محبت میں اپنا سارا مال خرچ کر سکتے ہیں...... اور ایسے بھی موجود ہیں کہ خواب میں حضرت آقا مدنی ﷺ کی ایک مبارک جھلک دیکھنے کے لئے طرح طرح کے جتن، وظیفے اور عمل کرتے ہیں اور بڑے بڑے صدقات دیتے ہیں...... بالاکوٹ کے ایک مقبول اللہ والے بزرگ ہمارے شیخ حضرت اقدس مفتی ولی حسن صاحب نوراللہ مرقدہ سے ملنے تشریف لائے...... اور یہ کہہ کر بلک بلک کر رونے لگے کہ حضرت! مجھے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت نہیں ہوتی...... حضرت نے انہیں یہ درود شریف بتایا کہ اسے جمعہ کی رات پڑھا کریں:

’’صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ‘‘

الحمدللہ جمعۃ المبارک کے درود و سلام والے ’’مقابلۂ حسن‘‘ میں شریک کئی افراد نے اطلاع دی ہے کہ انہیں اس مقابلہ کے دوران خواب میں یہ عظیم نعمت نصیب ہوئی ہے۔

مقابلۂ حُسن

جمعۃ المبارک کی رات اور جمعۃ المبارک کے دن...... ہماری جماعت میں ایک مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے جسے ''مقابلۂ حُسن'' کا نام دیا گیا ہے...... اس مقابلے کا میدان ہے ''درود وسلام'' کی کثرت اور جمعہ نماز کے لئے جلد مسجد پہنچنا...... بے شک ''درود شریف'' اور ''سلام شریف'' کی کثرت سے مسلمان کو ہر چیز میں ''حسن'' نصیب ہوتا ہے...... ایمان میں بھی مزید حُسن آجاتا ہے اور اعمال میں بھی...... اور درود شریف کی خوشبو روح سے گناہوں کی بدبو اور کثافت دور کر دیتی ہے...... الحمدللہ یہ مقابلہ خوب جمتا ہے...... کئی افراد ماشاء اللہ ہزاروں بار درود وسلام کے ورد کی اطلاع بھیجتے ہیں تو دل بہت خوش ہوتا ہے...... اسی طرح جمعۃ المبارک کی نماز کے لئے جلدی مسجد پہنچنے کی بھی کئی حضرات ہمت کرتے ہیں...... آج کل فتنے ہی فتنے ہیں...... ان فتنوں کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جمعۃ المبارک کے دن اور جمعۃ المبارک کے اعمال میں خاص تاثیر رکھی ہے...... دنیا اور مال کی محبت انسان کو بے عقل اور بے وقوف بنا دیتی ہے...... جو مال سے محبت رکھتا ہو اس کی عقل پر اندھیرا چھا جاتا ہے...... الحمدللہ درود شریف اور مقابلۂ حسن کی محنت سے جو روشنی اور خوشبو دل و دماغ اور ارواح میں آرہی ہے اُس کی موجودگی میں ''حبّ دنیا'' کے فتنے کو سمجھنا آسان ہوجاتا ہے...... ان شاءاللہ

ایمان افروز نکات

از: تفسیر روح المعانی

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○

ترجمہ ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو''۔ (الاحزاب:۵۶)

① ماقبل سے ربط

اس آیت کا ماقبل سے ربط...... سابقہ آیات میں حضور اقدس ﷺ کی جو بے مثال شان بیان فرمائی گئی ہے اس آیت میں اس کی علت (یعنی وجہ) کا بیان ہے کہ...... آپ ﷺ کا عظیم مقام اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں...... ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مبارکہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے...... سوال یہ ہے کہ مَا سَبَبُ هٰذَا التَّشْرِيْفِ؟ آپ ﷺ کی اس بے مثال شان اور اعزاز کی وجہ کیا ہے؟...... تو اس آیت مبارکہ میں اس کا جواب آگیا۔

② دوام اور تجدّد

یہ آیت مبارکہ ''جملہ اسمیہ'' ہے جو دلالت کرتا ہے دوام اور استمرار پر...... اور آخر کے اعتبار سے یہ ''جملہ فعلیہ'' ہے جو دلالت کرتا ہے ''تجدّد'' پر...... معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ

پر ''صلوٰۃ'' کا نزول دائمی ہے اور پھر اس میں وقتاً فوقتاً تجدّد بھی ہوتا رہتا ہے۔

۳ اسم مبارک کی جگہ ''اَلنَّبِیِّ'' لایا گیا

اس آیت مبارکہ میں آپ ﷺ کا نام مبارک نہیں لایا گیا...... بلکہ ''اَلنَّبِیِّ'' کے لفظ سے آپ کا تذکرہ فرما کر آپ کی عظمت، عزت اور بلند مقام کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے...... اور ''اَلنَّبِیِّ'' کے ''الف لام'' سے یہ اشارہ دیا گیا ہے کہ...... آپ ﷺ ''نبوت'' میں اس قدر معروف ہیں کہ...... جب ''نبی'' کا لفظ ''الف لام'' تعریف کے ساتھ آئے گا تو آپ ﷺ کی ذات مبارک ہی مقصود و مفہوم ہوگی...... دوسرا نکتہ اس میں یہ ہے کہ...... آپ ﷺ ''رسول'' بھی ہیں اور ''نبی'' بھی...... جمہور کے نزدیک رسالت، نبوت سے افضل ہے...... مگر یہاں ''اَلرَّسُوْلُ'' نہیں فرمایا گیا...... بلکہ ''اَلنَّبِیِّ'' فرمایا گیا...... جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ...... جب ''نبوت'' کی وجہ سے آپ ﷺ کا ''صلوٰۃ و سلام'' کے بارے میں یہ حق ہے تو ''رسالت'' کی وجہ سے کتنا زیادہ حق ہوگا۔

۴ سارے ملائکہ یہ عمل کرتے ہیں

وَمَلٰٓئِکَتَهٗ کی اضافت ''استغراق'' کے لئے ہے کہ...... اللہ تعالیٰ اور اس کے سارے فرشتے...... یہاں اَلْمَلٰٓئِکَةَ نہیں فرمایا بلکہ ان کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی وَمَلٰٓئِکَتَهٗ (اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے) اس میں فرشتوں کی عظمت اور بڑے مقام کی طرف اشارہ ہوگیا اور فرشتوں کی اس عزت و عظمت سے حضور اقدس ﷺ کی بھی مزید تعظیم و ثناء ہوگئی کہ .... ایسے عظیم فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں...... اِنَّ الْعَظِیْمَ لَا یَصْدُرُ مِنْهُ اِلَّا عَظِیْمٌ ...... پھر اس میں ان ملائکہ کی کثرت کی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ

طرف بھی اشارہ ہے...... فرشتوں کی تعداد اتنی بڑی ہے کہ...... اس کی حدّ و انتہاء کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا...... اتنی بڑی تعداد اور اتنی عظیم شان والے فرشتے جب آپ ﷺ پر مستقل درود بھیجتے ہیں اور لمحہ بہ لمحہ اس میں تجدّد بھی ہوتا رہتا ہے تو اس سے آپ ﷺ کے عظیم و بلند مرتبے اور عالی مقام کا کچھ اندازہ لگایا جاسکتا ہے...... وَ هٰذَا أَبْلَغُ تَعْظِيْمٍ وَ أَنْهَاهُ وَ أَشْمَلُهُ وَ أَكْمَلُهُ وَ أَزْكَاهُ۔

⑤ اللہ تعالیٰ کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب

اللہ تعالیٰ اور ان کے فرشتے نبی ﷺ پر ''صلوٰۃ'' بھیجتے ہیں...... اس کا کیا مطلب ہے؟...... اس میں کئی اقوال ہیں:-

- اللہ تعالیٰ کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی فرشتوں کے سامنے ''ثناء'' فرماتے ہیں اور آپ ﷺ کو تعظیم دیتے ہیں...... ''رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ وَغَيْرِهٖ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ وَ جَرٰى عَلَيْهِ الْحَلِيْمِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔''

اللہ تعالیٰ کے اپنے نبی کو ''تعظیم'' عطاء فرمانے کا مطلب دُنیا میں آپ ﷺ کے تذکرے کو بلند فرمانا، آپ کے دین کو غالب فرمانا اور آپ کی شریعت پر عمل کو باقی رکھنا ہے اور آخرت میں آپ ﷺ کی اپنی اُمت کے بارے میں شفاعت قبول فرمانا، آپ کو عظیم اجر و ثواب عطاء فرمانا اور آپ کو مقام محمود عطاء کرکے آپ کی فضیلت کو اوّلین و آخرین پر ظاہر فرمانا اور آپ کو تمام مقرّبین سے مقدم رکھنا ہے۔

''صلوٰۃ'' کے اس معنیٰ پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ...... اس میں تو آل و اصحاب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ

کا بھی تذکرہ آتا ہے...... کیونکہ ہر ایک کی تعظیم اس کے درجے کے مطابق ہوتی ہے...... اور ''ملائکہ'' کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب ہے...... اُن کا حضور ﷺ کے لئے دعاء کرنا...... رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ۔

- دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ پر رحمت نازل فرمانا ہے...... اور مراد اس سے ''خصوصی رحمت'' ہے...... کیونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے ''صلوٰۃ'' بھیجنے کا طریقہ پوچھا...... اگر یہ عام رحمت کی دعاء ہوتی تو وہ نہ پوچھتے...... کیونکہ رحمت کی دعاء وہ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ'' میں سیکھ چکے تھے...... اور ''ملائکہ'' کے صلوٰۃ بھیجنے کا مطلب ہے...... ان کا حضور اقدس ﷺ کے لئے استغفار کرنا......

(ایک ہی لفظ ''يُصَلُّوْنَ'' ایک ہی وقت میں دو الگ الگ معنیٰ کے لئے کیسے استعمال ہوا؟...... اس پر حضرت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے مفصل بحث فرمائی ہے، اہل علم روح المعانی میں ملاحظہ فرمالیں جبکہ باقی حضرات تفسیر عثمانی کی تقریر دیکھ لیں تو سوال کا جواب مل جائے گا، ان شاء اللہ)

٦ اُن کی تعظیم کرو

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ﴾ أَيْ عَظِّمُوْا شَأْنَهٗ عَاطِفِيْنَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ أَوْلٰى بِذٰلِكَ۔

ترجمہ ''اے ایمان والو! تم بھی ان کی شان کی تعظیم کرو اپنے دل کی رغبت اور اُن کے لئے محبت کے ساتھ، کیونکہ تم اس کے زیادہ حقدار ہو''۔ (یہ معنیٰ اس صورت میں ہے جب اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ سے مراد نبی کریم ﷺ کی ثناء کرنا اور ان کو

تعظیم دینا ہو تو وہی معنیٰ ''صَلُّوْا'' میں بھی مراد ہوگا کہ تم بھی اے ایمان والو! اُن کی تعظیم بجالاؤ) ...... اس تفسیر کے لحاظ سے ''صَلُّوْا'' کا معنیٰ یہ نہیں ہوگا کہ تم ان پر ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ'' کہہ کر درود بھیجو...... اور جن حضرات نے ''صَلُّوْا عَلَیْہِ'' کی تفسیر درود پڑھنے سے کی ہے اُن کا مقصد بھی یہ ہے کہ ایمان والوں کو جس تعظیم بجا لانے کا حکم فرمایا گیا ہے وہ تعظیم ...... ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ'' وغیرہ درود پڑھنے سے اداء ہوتی ہے...... کیونکہ ہماری یہ طاقت نہیں کہ ہم آپ ﷺ کی تعظیم کے حق کو اداء کریں تو ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کو مزید عظمت شان عطاء فرمائیں...... اسی طرح وہ احادیث مبارکہ جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ''صلوٰۃ'' بھیجنے کا طریقہ پوچھا اور آپ ﷺ نے صلوٰۃ کے صیغے تلقین فرمائے (خصوصاً درود ابراہیمی) تو ان احادیث میں بھی...... یہ ''صَلُّوْا عَلَیْہِ'' کی تفسیر نہیں بلکہ ''صَلُّوْا عَلَیْہِ'' کی کیفیت اور صفت کا بیان ہے...... (یعنی اصل حکم یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعظیم محبت وعطوفت کے ساتھ بجالاؤ...... اور اس کا طریقہ، کیفیت اور صفت یہ ہے کہ درود بھیجو...... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہو اور اللہ تعالیٰ سے آپ ﷺ کی ''تعظیم شان'' کی دعاء کرو) حضرات صحابہ کرام کے سوال (کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ؟) کے ظاہر سے بھی یہی سمجھ آتا ہے کہ وہ ''صلوٰۃ'' کی صفت (یعنی طریقے) کے بارے میں پوچھ رہے تھے...... وہ یہ تو سمجھ چکے تھے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے آپ ﷺ پر ''صلوٰۃ'' بھیجنے کا مطلب آپ ﷺ کو آپ کی شایان شان تعظیم دینا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ...... انہوں نے اس حکم ''صَلُّوْا عَلَیْہِ'' کے مطابق آپ ﷺ کو کس طرح سے ایسی تعظیم دینی ہے جو حکم کو پورا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

کر دے تو انہوں نے اس تعظیم کی کیفیت آپ ﷺ سے پوچھی...... تو آپ ﷺ نے جو کہ ان پر بہت ہمدرد و مہربان تھے انہیں اس کی سب سے افضل صورت ارشاد فرمادی کہ تم کہو ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ''......اس میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ تم وہ تعظیم بجالانے سے قاصر ہو جو میرے لائق ہے پس اس لیے تم اسے میرے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگ لیا کرو......اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ درود پڑھنے والا شخص آپ ﷺ کی اعلیٰ درجے کی تعظیم بجالاتا ہے کیونکہ وہ اس میں اپنی اس کمزوری کا بھی اقرار کرتا ہے کہ...... میں آپ ﷺ کے لائق آپ ﷺ کی تعظیم نہیں کرسکتا چنانچہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کی درخواست کرتا ہوں...... ''اَلْعِجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاكِ اِدْرَاكٌ''۔

ہماری اس تفسیر کے قدرے قریب بعض بڑے حضرات کا یہ قول بھی ہے جو ابوالیمن بن عساکر نے نقل کیا ہے کہ...... جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے نبی پر ''صلوٰۃ'' بھیجنے کا حکم فرمایا تو اس کی فضیلت کے بلند مقام تک اور اللہ تعالیٰ کی مراد کی حقیقت تک ہمارا ذہن نہ پہنچ سکا تو ہم نے یہ معاملہ اللہ تعالیٰ ہی کے سپرد کردیا اور ہم نے کہا: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَنْتَ عَلٰی رَسُوْلِكَ'' یا اللہ! آپ ہی اپنے رسول پر صلوٰۃ نازل فرمائیے کیونکہ آپ ہی جانتے ہیں کہ ان کے لائق کیا ہے اور آپ ان کے لئے کیا چاہتے ہیں ﷺ ...... (علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) شاید ہماری تفسیر اس قول سے ''اَلْطَف'' (زیادہ مناسب اور زیادہ لطیف) ہے۔

۷ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ضروری ہے

جب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے ''صلوٰۃ'' کا طریقہ پوچھا تو

آپ ﷺ نے سکھایا کہ تم میرے لئے اللہ تعالیٰ سے "صلوٰۃ" مانگو...... پس اس سے ثابت ہوا کہ صلوٰۃ کا حکم تبھی پورا ہوگا جب پڑھنے والا اس میں صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرے گا...... "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" کہنا اس حکم کی تعمیل کے لئے کافی ہے...... کیونکہ اس پر تمام روایات کا اتفاق ہے...... البتہ صیغہ انشاء (امر اور دعاء) ضروری نہیں ہے (ماضی وغیرہ کا صیغہ بھی جائز ہے) چنانچہ جن حضرات کے ہاں نماز میں درود شریف پڑھنا واجب ہے ان کے ہاں یہ وجوب جس طرح "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" پڑھنے سے اداء ہوجائے گا اسی طرح "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ" سے بھی اداء ہوجائے گا صحیح قول کے مطابق...... لیکن "اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ" کہنے سے اداء نہیں ہوگا کیونکہ اس میں "صلوٰۃ" کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہے...... نیشاپوری فرماتے ہیں "صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ" پڑھنا کافی نہیں ہے کیونکہ بندہ اس بات سے قاصر ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ بھیج سکے...... اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی درخواست کرے کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجے تو حقیقت میں "صلوٰۃ" بھیجنے والا اللہ تعالیٰ ہے جبکہ بندے کی طرف اس کی نسبت مجازی طور پر ہوتی ہے جب وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی درخواست کرتا ہے۔

⑧ صیغہ امر (دُعاء) افضل ہے

حضور اقدس ﷺ پر "صلوٰۃ" بھیجنے میں امر (یعنی دعاء) کا صیغہ افضل ہے......

اب سوال یہ وارد ہوتا ہے کہ حضرات محدثین حدیث پڑھتے پڑھاتے وقت ماضی کا صیغہ کیوں استعمال کرتے ہیں مثلاً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ...... قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وغیرہ...... اس کا جواب یہ

ہے کہ حدیث بیان کرتے وقت اگر امر کا صیغہ لایا جائے تو اس سے کلام میں فصل آجائے گا اور کلام کا اسلوب بدل جائے گا...... اس لئے فصاحت اور سلاست دونوں کا تقاضا یہی ہے کہ ماضی کا صیغہ لایا جائے...... اس سے کلام بھی جاری رہتا ہے اور سامع کا ذہن بھی منتشر نہیں ہوتا۔

٩ ''صلوٰۃ'' کا لفظ ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ''صَلُّوْا عَلَيْهِ'' تو حضور اقدس ﷺ نے اس حکم کو پورا کرنے کا طریقہ سکھایا کہ تم کہو ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ''...... اس سے ثابت ہوا کہ اس حکم کو پورا کرنے کے لئے ''صلوٰۃ'' کا لفظ (کسی بھی صیغہ سے ہو) ضروری ہے صَلِّ، صَلّٰی وغیرہ...... چنانچہ اگر کوئی شخص کہے ''اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ مُحَمَّدًا'' تو وہ ''صلوٰۃ'' کے حکم کو پورا کرنے والا نہیں ہوگا۔

١٠ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

یعنی تم کہو ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ'' یا اس جیسے سلام کے کوئی بھی الفاظ ادا کرو (مثلاً: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ) اکثر بڑے علماء کا یہی قول ہے۔

١١ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ'' کے تین معنیٰ ہو سکتے ہیں

(''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ'' یہ جملہ خبریہ ہے لیکن معنیٰ کے اعتبار سے امر یعنی دعاء ہے) اَلسَّلَامُ کے معنیٰ میں تین اقوال ہیں۔

١ ہر آفت اور نقص سے سلامتی آپ کے ساتھ ہمیشہ رہے...... اس معنیٰ کے اعتبار سے ''اَلسَّلَامُ'' مصدر ہوگا ''سلامتی'' کے معنیٰ میں کہ...... اللہ تعالیٰ آپ کو سلامتی عطاء فرمائیں۔

فَیَکُوْنُ السَّلَامُ مَصْدَرًا بِمَعْنَی السَّلَامَةِ کَاللَّذَاذِ وَاللَّذَاذَةِ وَالْمَلَامِ وَالْمَلَامَةِ۔

② ''اَلسَّلَامُ'' سے مراد ''اللہ تعالیٰ'' ہیں...... ''اَلسَّلَامُ'' اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے...... ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ'' کا مطلب ہوگا...... اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کا محافظ، حامی، نگہبان رہے...... ''اَلسَّلَامُ'' کا معنیٰ ہے ہر آفت اور نقص سے اپنی ذات، صفت اور افعال کے اعتبار سے سالم...... اللہ تعالیٰ کا جو نام جس چیز پر بولا جائے تو اس نام مبارک کے معنیٰ کا اس پر اثر پڑتا ہے تو ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ'' کے معنیٰ ہوں گے...... ''لَا خَلَوْتَ مِنَ الْخَیْرِ وَالْبَرَکَةِ وَسَلِمْتَ مِنْ کُلِّ مَکْرُوْهٍ'' یعنی خیر و برکت ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے اور آپ ہر ناپسندیدہ حالت سے محفوظ رہیں۔

③ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ'' کے معنیٰ ہیں لوگ آپ کے تابع، فرمانبردار رہیں اور کسی کو آپ کی نافرمانی کی جرأت نہ ہو۔ یعنی اس میں یہ دعاء ہوگی کہ...... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ کا اور آپ کی شریعت کا تابع اور فرمانبردار بنائے...... یعنی ''اَلسَّلَامُ'' کا مطلب ہوگا تسلیم اور فرمانبرداری۔

(علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میرے نزدیک ان تین معانی میں سے پہلا معنیٰ زیادہ راجح ہے۔

⑫ اُن کے فرمانبردار بن جاؤ

''وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا'' کا پہلا مطلب تو اوپر بیان ہوا کہ...... تم ان پر سلام بھیجو اور کہو ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ''...... جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ...... ''وَسَلِّمُوْا

تَسْلِیْمًا'' تم ان کے احکامات کی پیروی کرو......یعنی خوب اچھی طرح ان کی اطاعت بجا لاؤ...... الفاظ کے اعتبار سے یہ معنیٰ بھی درست ہے لیکن روایات وآثار سے پہلے معنیٰ کی تائید ہوتی ہے اور وہی اکثر اہل علم کا مذہب ہے۔

۱۳ اللہ تعالیٰ کا ''سلام'' فرمانا

''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ'' یہ بظاہر تو جملہ خبریہ ہے لیکن معنیٰ کے اعتبار سے یہ ایک دعاء ہے جو ہم نبی کریم ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں کہ...... یا اللہ! اپنے نبی ﷺ کو سلامتی عطاء فرمائیے۔ اب سوال یہ ہے کہ......خود اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے نبی ﷺ کو انہی الفاظ سے سلام فرمایا ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ''...... اگر یہ جملہ دعاء کے معنیٰ میں ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے فرمانے کا مطلب کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ تو کسی سے نہیں مانگتے...... جواب یہ ہے کہ اس وقت یہ ''ارادہ'' کے معنیٰ میں ہوگا کہ اے نبی! ہم نے آپ کے لئے سلامتی کا ارادہ اور حکم فرمادیا ہے۔

۱۴ ''اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ'' کا معنیٰ

سلام بھیجنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم کہیں...... اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ......تب اس کا مطلب کیا ہوگا؟ اس میں تین اقوال ہیں:

۱ یا اللہ! آپ اپنے نبی پر سلام فرمائیے ''اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ'' ارشاد فرما کر۔

۲ یا اللہ! ان کے لیے سلامتی کو لازم فرمادیجئے۔

۳ یا اللہ! ان کی ہر آفت اور نقصان سے حفاظت فرمائیے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

نکتہ:

کبھی سلام کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ...... اللہ تعالیٰ ان کو (جن پر سلام بھیجا جا رہا ہے) ایسا بنا دے کہ ان کی مدح اور تعریف ہوتی رہے جیسے ﴿سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ، سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ، سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ﴾

۱۵ سلام کے ساتھ تَسْلِيْمًا کی تاکید

"تَسْلِيْمًا" مصدر ہے تاکید کے لئے......

سوال: "سلام کے حکم کے ساتھ تاکید لفظی طور پر فرمائی گئی "تَسْلِيْمًا" کہہ کر، مگر صلوٰۃ کے ساتھ مصدر لا کر تاکید نہیں فرمائی گئی اس کی کیا وجہ ہے؟"

جواب: "صلوٰۃ" کی تاکید کئی طرح سے ہوگئی تھی:

① اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنا عمل بتایا کہ میں بھی صلوٰۃ بھیجتا ہوں۔

② پھر ملائکہ کا عمل بتایا کہ وہ بھی صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

③ ملائکہ میں جمع کا صیغہ لایا گیا کہ سب ملائکہ یہ عمل کرتے ہیں۔

④ صلوٰۃ کا حکم سلام سے پہلے لایا گیا۔

ان تمام وجوہات کی وجہ سے "صلوٰۃ" کے حکم کو معنوی تاکید حاصل ہوگئی تھی یہ تاکید سلام کے حکم کو حاصل نہیں تھی تو اس کو "مصدر" کے ذریعہ لفظاً مؤکد فرما دیا گیا کہ سلام کا حکم بھی لازمی اور تاکیدی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ جملے میں حذف ہے، اصل میں تھا صَلُّوْا عَلَيْهِ تَصْلِيَةً وَ سَلِّمُوْا عَلَيْهِ تَسْلِيْمًا...... پہلے جملے سے مصدر اور دوسرے جملے سے "علیه" حذف کر دیا گیا۔

⑯ نسبت کے بارے میں دو نکتے

’’صلوٰۃ‘‘ کی اضافت اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کی طرف کی گئی ’’سَلَام‘‘ کی نہیں......اور ایمان والوں کو دونوں کا حکم دیا گیا (یعنی صلوٰۃ اور سلام دونوں کا)۔

① ’’سَلَام‘‘ کے اندر دو معنیٰ ہیں۔ایک ’’تحیہ‘‘ یعنی دعاء، اظہار محبت اور دوسرا فرمانبرداری کا اعلان......ہمیں سلام کا حکم دیا گیا کیونکہ ہمارے لئے سلام کے دونوں معنیٰ درست ہیں اظہار محبت بھی اور اعلان فرمانبرداری بھی......جب کہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کے لئے دوسرا معنیٰ (یعنی فرمانبرداری) درست نہیں ہے اس لیے ان کی طرف سلام کی نسبت نہیں کی گئی......(اس قول پر یہ اعتراض ہے کہ کئی جگہ اللہ تعالیٰ کی طرف سلام کی نسبت کی گئی ہے مثلاً ’’سَلَامٌ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ‘‘ تب معنیٰ تحیہ کے ہوں گے یا ایمان والوں کے لئے حکم ہوگا کہ وہ ایسا کہا کریں)۔

② ’’صلوٰۃ‘‘ میں ’’تحیہ‘‘ خود بخود آجاتا ہے......اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف ’صَلوٰۃ‘ کی جو نسبت ہے اس میں سلام خود بخود آگیا......جب کہ ایمان والوں کو ’’صَلوٰۃ‘‘ کے ساتھ مستقل ’’سَلَام‘‘ کا حکم اس لیے دیا گیا کہ...... اگرچہ ان کی ’صَلوٰۃ‘ میں بھی ’’سَلَام‘‘ کا معنیٰ موجود ہوتا ہے مگر ’’اظہار فرمانبرداری‘‘ کے اعلان کے لیے وہ مستقل ’’سَلَام‘‘ بھی پیش کیا کریں۔

⑰ شہاب الخفاجی علیہ الرحمۃ کا نکتہ

وہ فرماتے ہیں کہ......’’سَلَام‘‘ میں ایذاء پہنچانے سے سلامتی کا بھی اعلان ہے اور یہ آیت ان آیات کے بعد آئی ہے جن میں نبی کریم ﷺ کو ایذاء پہنچانے

والی بعض چیزوں سے منع کیا گیا ہے...... ایذاء چونکہ انسان پہنچاتے ہیں تو سلام کا حکم بھی انہیں دیا گیا...... اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کی طرف نہیں کی گئی۔

(مصنف روح المعانی فرماتے ہیں) دراصل "سَلَام" کا حکم پہلے سے موجود تھا...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو علم تھا کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "سلام" فرماتے ہیں...... اسی طرح خود ان کے لیے بھی حکم تھا کہ وہ سلام بھیجا کریں...... جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! ہمیں سلام کا طریقہ تو معلوم ہے مگر "صَلوٰۃ" کیسے بھیجیں...... مقصد یہ کہ "سَلَام" کا حکم پہلے سے موجود تھا پھر جب "صَلوٰۃ" کا حکم نازل ہوا اور اس حکم میں بہت تاکید تھی تو اس بات کا احتمال تھا کہ...... اب سلام کی اہمیت کچھ کم سمجھی جائے تو "صَلوٰۃ" کے حکم کے بعد دوبارہ سلام کی تاکید کر دی گئی کہ...... "صَلوٰۃ" کی تاکید اپنی جگہ...... مگر "سَلَام" کا حکم بھی بہت تاکیدی ہے۔ ﴿وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِحَقِیۡقَۃِ الۡحَال﴾

۱۸ صلوٰۃ وسلام کا حکم

صَلُّوۡا اور وَسَلِّمُوۡا کا حکم وجوب (یعنی فرضیت) کے لئے ہے...... بعض حضرات نے تو اس پر ائمہ اور علماء کا اجماع نقل فرمایا ہے...... جبکہ محمد بن جریر طبری کا یہ قول کہ...... صلوٰۃ وسلام کا حکم "استحبابی" ہے اور اس پر اجماع ہے بالکل ناقابل قبول ہے...... اور اس کی یہ تاویل کی جا سکتی ہے کہ عمر میں ایک بار یہ فرض ادا کرنے کے بعد باقی مرتبہ کے لئے انہوں نے یہ فرمایا ہوگا...... بہرحال صلوٰۃ وسلام کا حکم وجوب (یعنی فرضیت) کے لئے ہے...... مگر اس فرضیت کی تفصیل میں اختلاف ہے...... اور اس میں اہل علم کے سات اقوال ہیں۔

⑲ صلوٰۃ وسلام کے وجوبی حکم میں سات اقوال

① عمر میں ایک بار فرض ہے، کلمہ طیبہ کی طرح (کہ وہ بھی عمر میں ایک بار فرض ہے) کیونکہ ''امر مطلق'' تکرار کا تقاضا نہیں کرتا اور اصل حکم پر عمل ایک بار سے اداء ہو جاتا ہے...... یہ جمہور ائمہ کا قول ہے ان میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔

② صرف نماز کے قعدۂ اخیرہ میں واجب ہے۔

③ ہر نماز میں واجب ہے، بعض حنابلہ کے ہاں نماز کے افتتاح کی دعاء میں شامل ہے۔

④ کوئی عدد متعین کئے بغیر اس کی کثرت واجب ہے، یہ قول قاضی ابوبکر بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت کیا گیا ہے۔

⑤ ہر مجلس میں (جس میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہو) ایک بار واجب ہے اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بار بار ہو۔

⑥ ہر دعاء میں واجب ہے۔

⑦ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرے یا سنے تو درود بھیجنا واجب ہے، یہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ سمیت کئی احناف کا قول ہے...... وہ فرماتے ہیں کہ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لے یا کسی سے سنے تو درود بھیجنا واجب ہے...... کئی شوافع حضرات کا بھی یہی قول ہے...... اور کئی مالکیہ اور حنابلہ کا بھی...... یہ حضرات ان احادیث مبارکہ کو سامنے رکھتے ہیں جن میں ''صلوٰۃ'' کے ترک پر بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں...... (بہرحال یہ قول اجماع کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

خلاف مگر عشق وفضیلت کے مطابق ہے، مصنف روح المعانی کا رجحان اسی قول کی طرف معلوم ہوتا ہے، واللہ اعلم بالصواب)

صلوٰۃ وسلام کے وجوب کے قائلین میں سے اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ...... یہ مسلمانوں کے ہر ہر فرد پر (ایک بار) فرض عین ہے...... جبکہ بعض کی رائے ہے کہ یہ فرض کفایہ ہے۔

ایک مجلس میں اگر آپ ﷺ کا تذکرہ بار بار ہو تو ہر بار واجب ہے یا ایک بار......

بعض شروح ہدایہ میں ہے کہ: یَکْفِی مَرَّۃً عَلَی الصَّحِیْحِ۔

"صحیح قول کے مطابق ایک بار واجب ہے۔"

جبکہ صاحب "المجتبیٰ" فرماتے ہیں کہ ہر بار واجب ہے...... باقی رہا نماز کا مسئلہ تو...... حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح قول کے مطابق...... یہ تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے واجب ہے اور اس کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی...... بعض حضرات نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کو شاذ کہا ہے اور ان پر تنقید کی ہے...... حالانکہ یہ قول "شاذ" نہیں ہے...... کئی صحابہ کرام، تابعین اور اہل علم کا یہی قول ہے...... اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس قول پر "کِتَابُ الْاُمّ" میں دلائل بھی دیے ہیں، اس لئے اُن جیسے امام پر بغیر تحقیق کے بے جا تنقید بہت بری بات ہے۔

۲۰ "سلام" کا حکم بھی "صلوٰۃ" جیسا ہے

"سلام" کا حکم بھی "صلوٰۃ" جیسا ہے۔ ابن فارس اللغوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے کہ صلوٰۃ اور سلام دونوں فرضیت میں ایک جیسے ہیں...... کیونکہ آیت

مبارکہ میں دونوں کا حکم فرمایا گیا ہے اور ''امر'' حقیقت میں وجوب کے لئے ہوتا ہے جب تک کہ اسے وجوب سے ہٹانے کا کوئی سبب موجود نہ ہو:

بِأَنَّهُمَا سِيَّانِ فِي الْفَرْضِيَّةِ لِأَنَّ كُلًّا مِنْهُمَا مَأْمُورٌ بِهِ فِي الْآيَةِ وَالْأَمْرُ لِلْوُجُوبِ حَقِيقَةً إِلَّا إِذَا وَرَدَ مَا يَصْرِفُهُ عَنْهُ۔

(یعنی سلام بھی عمر میں ایک بار فرض ہوگا اور اس کی کثرت باعث اجر و ثواب و مقامات عالیہ ہوگی)

(۲۱) صلوٰۃ علی النبی ﷺ کا افضل ترین طریقہ

درود شریف کا سب سے افضل طریقہ (یعنی صیغہ) وہ ہے جو حضور اقدس ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا...... کیونکہ حضور اقدس ﷺ اپنے لئے اسی چیز کو منتخب فرماتے ہیں جو سب سے اعلیٰ اور افضل ہو اسی وجہ سے نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اَلرَّوْضَہ'' میں لکھا ہے کہ...... اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ حضور اقدس ﷺ پر سب سے افضل درود بھیجے گا تو وہ اسی درود کو (جسے عام طور پر ''درود ابراہیمی'' کہا جاتا ہے) پڑھے بغیر اپنی قسم پوری کرنے والا نہیں بنے گا...... السبکی رحمۃ اللہ علیہ نے توجیہ فرمائی ہے کہ جو یہ درود (یعنی درود ابراہیمی) پڑھتا ہے وہ یقینی طور پر صلوٰۃ کا مطلوبہ حکم پورا کرتا ہے اور اس کو وہ تمام خیریں حاصل ہوجاتی ہیں جو ''صلوٰۃ'' کی احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔

(۲۲) درود شریف کے افضل ترین صیغے کے بارے میں دیگر اقوال

(۱) الرافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ''المروزی'' سے نقل کیا ہے کہ...... اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ سب سے افضل درود شریف پڑھے گا تو اس کی قسم ان الفاظ سے پوری ہوگی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَكَ الذَّا کِرُوْنَ وَ کُلَّمَا سَھَا عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ۔

② قاضی حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قسم ان الفاظ سے پوری ہوگی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ۔

③ البازی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک افضل درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰتِكَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ۔

④ کمال بن الھمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... یہ درود شریف او پر مذکور تمام کیفیات کا جامع ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوٰتِكَ عَلٰی سَیِّدِنَا عَبْدِكَ وَ نَبِیِّكَ وَ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ عَلَیْهِ تَسْلِیْمًا وَّ زِدْهُ شَرَفًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

㉓ لفظ تَسْلِیْمًا کا اضافہ ضروری نہیں

ابن عرفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے وقت ''تَسْلِیْمًا'' کے لفظ کا اضافہ ضروری ہے...... چنانچہ یوں کہنا چاہئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ تَسْلِیْمًا...... یا...... صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا۔

شاید انہوں نے یہ مسئلہ آیت مبارکہ کے ظاہری الفاظ سے لیا ہے...... مگر یہ درست نہیں ہے تھوڑا سا غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے (کہ ''تَسْلِیْمًا'' کا لفظ مراد

نہیں ہے، تاکید مقصود ہے)۔

(۲۴) درود شریف میں غیر مسنون صیغے جائز ہیں

کئی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد کے آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک ''درود شریف'' (کی فضیلت اور جواز) صرف مسنون صیغوں تک منحصر نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو عربی میں فصاحت بخشی ہو اور وہ صریح اور فصیح و بلیغ الفاظ میں...... جن سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور عظیم حرمت بیان ہوتی ہو...... ''صلوٰۃ'' پڑھے تو یہ جائز ہے، اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''جب تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ''صلوٰۃ'' بھیجا کرو تو بہت عمدہ و احسن طریقے سے بھیجا کرو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ شاید تمہارا یہ درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جائے''......

سامعین نے عرض کیا کہ پھر آپ ہمیں سکھائیے...... تو حضرت نے فرمایا تم کہو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَ الْآخِرُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ کے فرمان ''صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا'' میں ایک مخفی راز ہے جس سے اس بات کی ترغیب ملتی ہے کہ ''صلوٰۃ وسلام'' بھیجنے میں بہت عمدہ طریقہ (الفاظ وغیرہ) اختیار کرنا چاہئے۔ (یہ مخفی راز اس آیت میں شعر و بلاغت کے بعض قوانین سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ یہ جملہ ''صَلُّوْا عَلَيْهِ

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" خود وزن شعر پر ہے)

۲۵ صلوٰۃ وسلام دونوں اکٹھے ضروری ہیں؟

کیا صلوٰۃ اور سلام دونوں کا ایک ساتھ پڑھنا ضروری ہے یا "صلوٰۃ" اور "سلام" الگ الگ بھی پڑھے جاسکتے ہیں؟...... امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اکیلے صلوٰۃ یا اکیلے سلام پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں...... ابن حجر الھیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مکروہ سے مُراد خلاف اولیٰ ہے...... ہمارے احناف کے ہاں اکیلے درود پڑھنا یا اکیلے سلام پڑھنا جائز ہے، مکروہ نہیں ہے۔ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میرے نزدیک اس آیت مبارکہ "صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" سے یہ ثابت کرنا کہ صلوٰۃ وسلام ہمیشہ ایک ساتھ پڑھے جائیں بہت کمزور بات ہے...... کیونکہ آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ...... صلوٰۃ بھی پڑھو اور سلام بھی بھیجو...... یعنی یہ دونوں کام کرو...... یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دونوں کو ہمیشہ اکٹھا کرو...... چنانچہ اگر کوئی صبح کے وقت "صلوٰۃ" بھیجے اور شام کو "سلام"، تو اس نے آیت مبارکہ پر پورا عمل کر لیا...... جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ آتُوا الزَّكٰوةَ" ...... یا ...... "اُذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ"

نماز اور زکوٰۃ کا حکم ہے...... ذکر اور تسبیح کا حکم ہے...... مقصد یہ ہے کہ یہ دونوں کام کرو...... یہ مُراد نہیں کہ دونوں ہمیشہ ایک ساتھ اکٹھے کرو...... مگر چونکہ اکثر سلف صلوٰۃ وسلام کو اکٹھا کرتے ہیں تو میں بھی اس کی مخالفت کو اچھا نہیں سمجھتا۔

نکتہ:

صلوٰۃ وسلام کے بارے میں یہ اختلاف صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام

میں ہے...... دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر الگ صلوٰۃ اور الگ سلام بھیجنے کے جواز میں کسی کا اختلاف نہیں ہے...... سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ...... سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِي الْعَالَمِیْنَ...... منصوص ہیں۔

۲۶ کیا صلوٰۃ وسلام کا حکم نبی کریم ﷺ کو بھی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم فرمایا کہ وہ نبی کریم ﷺ پر "صلوٰۃ وسلام" بھیجا کریں...... کیا یہ حکم خود نبی کریم ﷺ کو بھی ہے کہ وہ اپنے اوپر "صلوٰۃ وسلام" بھیجیں؟ اس میں کئی اقوال ہیں۔

۱ بعض اہل علم کے نزدیک حضور اقدس ﷺ اس حکم میں داخل ہیں...... چنانچہ شوافع میں سے بعض بڑے حضرات نے تصریح کی ہے کہ نماز (قعدۂ اخیرہ) میں آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنا یہ خود آپ ﷺ پر بھی واجب ہے...... ان حضرات نے اُن احادیث مبارکہ سے استدلال کیا ہے جن میں آپ ﷺ نے اپنے اوپر صلوٰۃ و سلام بھیجا مثلاً "إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ شَمِتَ أَنْ ضَلَّتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ" "وَإِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَأَلَتْنِيْ" ان احادیث مبارکہ کے بارے میں یہ کہنا کہ صلوٰۃ وسلام کا اضافہ راوی نے کر دیا ہوگا درست نہیں ہے۔

۳ بعض اہل علم حضرات نے اس بارے میں "توقف" کیا ہے...... اُن کا کہنا ہے کہ اس آیت سے پہلے جو احکامات ہیں اُن میں "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا" کے خطاب میں آپ ﷺ داخل نہیں ہیں، مثلاً...... "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ" تو اس کو دیکھتے ہوئے صلوٰۃ وسلام کے حکم میں بھی آپ ﷺ داخل نہیں ہیں۔

۳ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) قرآن مجید میں جہاں بھی "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا" کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

خطاب ہے اس میں حضور اقدس ﷺ کے داخل یا نہ داخل ہونے کے بارے میں تین اقوال ہیں۔ایک قول یہ ہے کہ آپ ﷺ مطلقاً داخل نہیں ہوتے، یہ قول شاذ ہے۔دوسرا قول یہ ہے کہ آپ ﷺ مطلقاً داخل ہوتے ہیں اور یہ اکثر علماء کے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔اور تیسرا قول یہ ہے کہ آپ ﷺ داخل ہوتے ہیں مگر اس صورت میں جس میں ''یَآیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا'' سے پہلے ''قُلْ'' وغیرہ کے الفاظ آجائیں جن سے ثابت ہو کہ یہ حکم دوسروں تک پہنچانے (یعنی تبلیغ) کے لیے ہے۔ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں دخول کے قول کو لیتا ہوں، ابتداء میں تبلیغ کا حکم (قُلْ وغیرہ) ہو یا نہ ہو، مگر یہ کہ کوئی قرینہ عدم دخول کا موجود ہو۔اور یہاں ''صلوٰۃ و سلام'' والے حکم میں آیت مبارکہ کا سباق اور سیاق دونوں اس بات کا قرینہ ہیں کہ آپ ﷺ اس حکم میں داخل نہیں ہیں (یعنی صلوٰۃ و سلام کا حکم اور وجوب آپ ﷺ کے لیے نہیں ہے)۔

۲۷ صلوٰۃ و سلام اللہ تعالیٰ کے قرب کا بڑا وسیلہ ہیں

''صلوٰۃ و سلام'' کے حکم والی آیت میں خطاب صرف ''ایمان والوں'' سے فرمایا گیا۔''یَآیُّھَا النَّاسُ'' نہیں کہا گیا جس میں کفار بھی شامل ہوتے ہیں۔بعض اہل علم کے نزدیک اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ پر صلوٰۃ بہت عظیم اور بہت نافع وسیلہ ہے اور کافر کے لیے کوئی وسیلہ نہیں ہوتا......اور ''یَآیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا'' فرمانے میں ایمان والوں کے لیے اس حکم کو پورا کرنے کی واضح تاکید سمجھ آتی ہے (کہ یہ حکم تمہارے ایمان کا تقاضا ہے)۔

۲۸ صلوٰۃ وسلام کا حکم اس اُمت کی خصوصیات میں سے ہے

نبی کریم ﷺ پر ''صلوٰۃ وسلام'' بھیجنے کا حکم اس اُمت کی خصوصیات میں سے ہے، کسی اور اُمت کو اپنے نبی پر ''صلوٰۃ وسلام'' کا حکم نہیں فرمایا گیا...... اُمت محمدیہ پر یہ حکم ابوذر الہروی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق سن ۲ ہجری میں نازل ہوا۔ ایک قول یہ ہے کہ معراج کی رات یہ حکم ملا، مگر آپ جانتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ ''مدنی'' ہے۔

۲۹ دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے کا حکم

حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ دیگر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ''صلوٰۃ'' یعنی درود بھیجنا بلا کراہت جائز ہے۔ (مصنّف رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں یہ چند احادیث بیان فرمائی ہیں)

۱ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ فَصَلُّوْا عَلَيَّ مَعَهُمْ فَإِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔

ترجمہ ''جب تم رسولوں پر صلوٰۃ بھیجا کرو تو مجھ پر بھی اُن کے ساتھ صلوٰۃ بھیجا کرو بے شک میں بھی رسول ہوں۔

۲ إِذَا سَلَّمْتُمْ عَلَيَّ فَسَلِّمُوْا عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ۔

ترجمہ ''جب مجھ پر سلام بھیجو تو رسولوں پر بھی سلام بھیجا کرو۔''

۳ صَلُّوْا عَلٰى أَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهٖ فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِيْ۔

ترجمہ ''اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسولوں پر درود بھیجو، بے شک میری طرح اُن کو بھی اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔''

یہ روایت ضعیف ہے مگر قابل عمل ہے۔

۳۰ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی توجیہ

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود نہیں پڑھا جائے گا...... اس قول کی تاویل مالکیہ نے یہ کی ہے کہ...... ہمیں جس طرح بطورِ عبادت آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم ہے...... ایسا حکم ہمارے لیے دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں نہیں ہے......(اگرچہ اُن پر بھی صلوٰۃ بھیجنا جائز ہے)۔

۳۱ فرشتوں پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم

فرشتوں پر "صلوٰۃ" بھیجنا جائز ہے...... اس بارے مستقل دلیل تو نہیں ہے مگر اوپر جو احادیث حضرات انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں آئی ہیں اُن سے استدلال کیا جاسکتا ہے...... کیوں کہ اُن کو بھی "رُسل" فرمایا گیا ہے...... إِذَا ثَبَتَ أَنَّ اللہَ تَعَالٰی سَمَّاهُمْ رُسُلًا۔

(فرشتوں پر صلوٰۃ کے جواز میں کوئی شک نہیں، مگر ثبوت کے دلائل مختلف دیئے گئے ہیں۔ مرتب)

۳۲ حضرات انبیاء اور ملائکہ کے علاوہ کسی پر "صلوٰۃ" بھیجنے کا حکم

یہ مسئلہ بہت معرکۃ الآراء اور اختلافی ہے...... اس میں اہل علم کے کئی اقوال ہیں، مثلاً:

① مطلقاً جائز ہے...... کَمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: "هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ" آپ ﷺ کا فرمان: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ اَبِيْ اَوْفٰی"...... آپ ﷺ کا ہاتھ اُٹھا کر فرمانا: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَ رَحْمَتَكَ عَلٰی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

آلِ سَعْدِ بنِ عُبادَۃَ"...... ابن حبان نے یہ روایت بھی صحیح قرار دی ہے کہ...... إِنَّ امْرَأَۃً قَالَتْ لِلنَّبِیِّ ﷺ : صَلِّ عَلَيَّ وعَلٰی زَوْجِيْ فَفَعَلَ ...... مسلم کی روایت ہے...... اِنَّ الْمَلَآئِکَۃَ تَقُوْلُ لِرُوْحِ الْمُؤْمِنِ: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكِ وَعَلٰی جَسَدِكِ۔

(۲) استقلالاً یعنی براہ راست جائز نہیں مگر تبعاً جائز ہے اور وہ بھی صرف اُن کے لیے جن کے لیے نص وارد ہوئی ہو۔

(۳) استقلالاً جائز نہیں جب کہ تبعاً سب کے لیے جائز ہے (نص وارد ہوئی ہو یا نہ)۔

دراصل ابتداء ہی سے......"صلوٰۃ وسلام" کا استعمال حضور اقدس ﷺ اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایک مخصوص شعار بن چکا ہے ...... جس طرح تنزیہ وتقدیس کے الفاظ"اللہ تعالیٰ" کے ناموں کا شعار ہیں (جیسے اللہ عزوجل، اللہ تعالیٰ جل شانہ)...... اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے نام کے ساتھ استعمال نہیں ہوتے اسی طرح صلوٰۃ وسلام کے الفاظ بھی صرف حضرات انبیاء وملائکہ کے لیے استعمال کیے جائیں گے جب کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ باقی افراد کے لیے مغفرت اور رضاء کی دعاء کی جائے گی، مثلاً ...... رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ، یَغْفِرُ اللّٰہُ لَہٗ وغیرہ۔

غیر انبیاء کے لیے صلوٰۃ وسلام کے مستقلاً الفاظ کا استعمال روافض نے شروع کیا...... وہ بعض ائمہ کرام کے لیے یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں...... چونکہ اہل بدعت کے ساتھ تشبہ جائز نہیں ہے...... اس لیے غیر انبیاء کے لیے صلوٰۃ وسلام کے الفاظ استعمال کرنے سے بچنا ضروری ہے...... حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ثابت ہے کہ انہوں نے حکمنامہ جاری فرمایا تھا کہ...... صلوٰۃ صرف حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ

خاص ہو اور باقی مسلمانوں کے لیے دعاء کی جائے۔

وَجَاءَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِسَنَدٍ حَسَنٍ أَوْ صَحِيحٍ أَنَّهُ كَتَبَ لِعَامِلِهِ: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْقُصَّاصِ قَدْ أَحْدَثُوا فِي الصَّلَاةِ عَلَى خُلَفَائِهِمْ وَمَوَالِيهِمْ عِدْلَ صَلَاتِهِمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا جَاءَكَ كِتَابِي هَذَا فَمُرْهُم أَنْ تَكُونَ صَلَاتُهُمْ عَلَى النَّبِيِّينَ خَاصَّةً وَدُعَاءُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی پر صلوٰۃ نہیں بھیجنی چاہیے۔“

ایک اور روایت میں اُن کا فرمان ہے:

میرے علم کے مطابق نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی پر صلوٰۃ نہیں بھیجنی چاہیے جب کہ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار کرنا چاہیے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ان اقوال سے غیر انبیاء پر صلوٰۃ کی کراہت یا حرمت کا احتمال ہے۔

غیرِ انبیاء پر صلوٰۃ کے مانعین کے دلائل

(۱) لفظ ”صلوٰۃ“ حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر کے لیے ایک خاص شعار بن چکا ہے...... اس لیے اُن کے علاوہ کے لیے نہیں بولا جائے گا، اگرچہ معنیٰ کے اعتبار سے ٹھیک ہو...... جیسے کہ یوں نہیں بولا جاتا ”مُحَمَّدٌ عزّوجلّ“ حالانکہ حضور اقدس ﷺ عزیز بھی ہیں، جلیل بھی ہیں ......لیکن چونکہ ثناء کے یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے نام کا شعار بن چکے ہیں تو اب یہ کسی اور کے لیے نہیں بولے جاسکتے۔

② باقی یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ ﷺ نے ''صلوٰۃ'' کا لفظ غیر انبیاء کے لیے استعمال فرمایا ہے......تو یہ بات جواز کی دلیل نہیں بنتی...... اللہ تعالیٰ اور اُن کے رسول ﷺ کو تو اختیار ہے کہ جس کے لیے جو چاہیں خاص فرمائیں...... جب کہ ان کے علاوہ کے لیے اُن کے حکم کے بغیر اس کی اجازت نہیں ہے...... اسی وجہ سے ابوالیمن بن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جس پر چاہیں ''صلوٰۃ'' بھیجیں، کیوں کہ یہ اُن کا حق اور مَنصب ہے اور وہ اس میں جیسے چاہیں تصرف فرماسکتے ہیں، لیکن اُمت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مختص ایک چیز کو دوسروں کے لیے استعمال کریں...... (آگے صاحب روح المعانی نے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول اور بعض حنابلہ کا ایک قول ذکر فرمایا ہے۔ روح المعانی میں ملاحظہ فرمالیں)

(خلاصہ یہ ہوا کہ ...... ''صلوٰۃ'' حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ملائکہ کرام کے لیے استقلالاً اور باقی افراد کے لیے تبعاً [یعنی انبیاء پر صلوٰۃ بھیجتے وقت اُن کا تابع بنا کر] جائز ہے)۔

۳۳ سلام کا حکم

اکثر اہل علم کے نزدیک ''سلام'' کا حکم بھی ''صلوٰۃ'' جیسا ہے...... چنانچہ کسی غائب کے لیے اس کا نام لے کر ''عَلَیْہِ السَّلَامُ'' کہنا یا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کسی کے نام کے ساتھ ''عَلَیْہِ السَّلَامُ'' نہیں کہا جائے گا...... البتہ جو سامنے حاضر موجود ہو اُسے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ'' یا ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم'' یا ''سَلَامٌ عَلَیْکُم'' کہنا جائز ہے ...... جہاں تک نماز میں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْنَ'' ہے تو وہ

ایک خاص موقع پر ہے اور اس میں عِبَادِ اللہِ کا تذکرہ تبعاً ہے مستقل نہیں۔

پھر سلام کے دو مقصد ہیں......ایک وہ سلام جو ''تحِیَّۃ'' یعنی خوش آمدید وغیرہ کے لیے ہے اور اس سلام کا جواب بھی واجب کفایہ ہے جیسے ملاقات کے وقت یا زیارت قبر کے وقت سلام...... یہ سلام حاضر کو بھی کہا جاسکتا ہے اور غائب کو بھی لکھا جاسکتا ہے......لیکن وہ سلام جس میں مقصد یہ دعاء ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر سلام بھیجے تو یہ ''صلوٰۃ'' کی طرح ہے اور حضور اقدس ﷺ اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے...... اُن کے علاوہ باقی افراد پر تبعاً بھیجا جاسکتا ہے، استقلالاً نہیں......یعنی اس معنیٰ میں ''عَلَیۡہِ السَّلَامُ'' ''عَلَیۡہِ الصَّلوٰۃ'' کی طرح ہے اور اس میں تعظیم کا معنیٰ ہوتا ہے۔

(۳۴) حضور اقدس ﷺ کے لیے لفظ ''رحمت'' بول کر دعاء کرنے کا حکم

یعنی آپ ﷺ کے لیے لفظ ''رحمت'' سے دعاء کرنا اور کہنا: ''اَللّٰھُمَّ ارۡحَمۡہُ''...... یا ''رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ......یا......عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ'' اس کا کیا حکم ہے؟ اس میں اہل علم کے کئی اقوال ہیں:

علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ اسے درست نہیں سمجھتے۔ اُن کے اس قول پر کئی دلائل کے ساتھ ردّ کیا گیا ہے مثلاً ......تشہد میں یہ کہنا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحۡمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُهٗ''......ایک اعرابی کا کہنا: ''اَللّٰھُمَّ ارۡحَمۡنِیۡ وَ مُحَمَّدًا'' اور حضور ﷺ کا اُسے منع نہ فرمانا (یعنی تقریراً اجازت دینا) خود حضور پاک ﷺ کی دعائیں مثلاً ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُكَ رَحۡمَۃً مِّنۡ عِنۡدِكَ، اَللّٰھُمَّ اَرۡجُوۡ رَحۡمَتَكَ، یَاحَیُّ یَا قَیُّوۡمُ بِرَحۡمَتِكَ اَسۡتَغِیۡثُ''......مگر اس میں درست بات یہ ہے کہ اکیلے رحمت کی دعاء کرنا

درست نہیں...... البتہ صلوٰۃ اور سلام کے بعد اس کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

''صلوٰۃ'' بھی اگرچہ ''رحمت'' کے معنیٰ میں ہے مگر اس میں تعظیم ہے اور خاص الخاص رحمت مُراد ہے۔ جہاں تک اعرابی کے قول کا تعلق ہے تو اس کی یہ توجیہ کی جاسکتی ہے کہ وہ اجازت خاص اس کے لیے تھی عمومی حکم نہیں تھا...... عمومی حکم یہ ہے کہ ''ابتداءً'' رحمت کے لفظ سے دعاء نہ کی جائے...... اور نہ ''انفراداً'' صرف رحمت کے لفظ سے دعاء کی جائے...... ہاں صلوٰۃ وسلام کے تابع بنا کر یہ دعاء کی جاسکتی ہے جیسے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَکَاتُهٗ...... یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْحَمْ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ''۔

خلاصہ یہ کہ حضور اقدس ﷺ کے لیے اس طرح دعاء نہ کی جائے جس طرح عام لوگوں کے لیے کی جاتی ہے ''لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا'' بلکہ اس میں تعظیم اور امتیاز ضروری ہے۔

۳۵ حضور اقدس ﷺ کے لیے ''مغفرت'' کی دعاء کا حکم

علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے لیے مغفرت یا تسامح کی دعاء جائز نہیں ہونی چاہیے...... یعنی آپ ﷺ کے لیے ''غَفَرَاللهُ لَهٗ'' یا ''سَامَحَهٗ'' یا ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ'' نہیں کہنا چاہیے، کیوں کہ اس میں نَعُوْذُ بِاللهِ نقص کا وہم ہوتا ہے۔ (مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میرا میلان بھی اسی طرف ہے۔

اگرچہ کسی کے لیے مغفرت کی دُعاء کرنا اس کے گناہگار ہونے کو لازم نہیں کرتا...... جیسا کہ آپ ﷺ کا خود اپنے لیے روزانہ سو بار استغفار کرنا (جب کہ آپ ﷺ معصوم ہیں)...... اسی طرح نابالغ بچے کی نماز جنازہ میں اس کے

لیے مغفرت کی دعاء کرنا (مگر پھر بھی چونکہ عمومی طور پر مغفرت کی دعاء گناہوں کی معافی کے لیے ہوتی ہے اس لیے ادب کا تقاضا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے لئے ان الفاظ سے دعاء نہ کی جائے)...... اسی طرح معافی کی دعاء بھی نہیں کرنی چاہیے ''عَفَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ'' وغیرہ الفاظ سے...... اگر چہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ اپنے نبی ﷺ کے لیے استعمال فرمائے ہیں ﴿عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ أَذِنْتَ لَھُمْ﴾...... مگر وہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اپنے بندے کو جن الفاظ سے چاہے مخاطب فرمائے...... (اُمت کے لیے ادب اور تعظیم ضروری ہے)۔

۳۶ ملائکہ کے لیے رحمت کے لفظ سے دعاء

ملائکہ کے لیے ''تَرَحُّم'' یعنی رحمت کی دعاء (لفظ رحمت سے)...... اس کا حکم وہی ہے جو حضور اقدس ﷺ کے لیے ''تَرَحُّم'' کا ہے۔

۳۷ حضرت لقمان کے لئے ''صلوٰۃ'' کا حکم

وہ حضرات جن کے نبی ہونے میں اختلاف ہے جیسے حضرت لقمان تو اُن کے لیے ''رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ'' کہا جائے گا...... یا دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا تابع بنا کر اُن پر ''صلوٰۃ'' بھیجی جائے گی...... مثلاً یوں کہا جائے گا: ''صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ''۔

(''روح المعانی'' کی تقریر کا خلاصہ مکمل ہوا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

فضل الصلوة والسلام
باقوال حضرة سيد الانام صلى الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱

خصوصی قرب

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ:

''أَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً۔''

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن لوگوں میں سے مجھ سے قریب ترین وہ شخص ہوگا جو ان میں سے مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔''

[سنن ترمذی۔حدیث رقم :۴۸۴، ناشر:دارالکتب العلمیہ۔ بیروت]

۲

خاص رحمتیں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

''مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا''۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس خصوصی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔'' [صحیح مسلم۔حدیث رقم:۴۰۸ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔بیروت]

۳

گناہ بھی معاف

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

(حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

ترجمہ ''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس ''خاص'' رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کی دس خطائیں معاف کردی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کردیئے جاتے ہیں۔''

[سنن النسائی ۔حدیث رقم:۱۲۹۴، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

۴

آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دمکتا چہرہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرٰى فِيْ وَجْهِهٖ، فَقُلْنَا: إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرٰى فِيْ وَجْهِكَ، فَقَالَ: إِنَّهٗ أَتَانِي الْمَلَكُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ: أَمَا يُرْضِيْكَ أَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

ترجمہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے تو آپ کے چہرۂ انور پر خوشی دمک رہی تھی۔ ہم نے عرض کیا: ''ہم آپ کے چہرے پر خوشی ومسرت دیکھ رہے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ آپ کا رب فرما رہا ہے کہ کیا آپ کو یہ بات راضی نہیں کرتی کہ جو کوئی بھی آپ پر ایک بار درود بھیجے گا تو میں ضرور اس پر دس خاص رحمتیں نازل کروں گا اور جو ایک بار آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔''

[سنن نسائی ۔حدیث رقم: ۱۲۸۰، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

فائدہ:

آقا مدنی ﷺ کی خوشی اورغم اپنی اُمت کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں...... معلوم ہوا کہ اُمت کو درود شریف کی صورت میں جو انعام ملتا ہے وہ بہت ہی بلند اور قیمتی ہے اسی لئے تو خوشی آقا مدنی ﷺ کے چہرۂ انور پر دمک رہی تھی...... آج کسی کو ملک کے صدر کا خصوصی سلام آجائے تو وہ خوشی کے مارے مرنے لگتا ہے...... واہ! درود وسلام کی برکت سے بندے کو اللہ تعالیٰ کا سلام آتا ہے...... ایک نہیں دس سلام...... اورخصوصی رحمتیں الگ...... اور آقا مدنی ﷺ کی طرف سے آنے والا جواب الگ...... اللہ، اللہ، اللہ...... کیا شان ہے دُرود وسلام کی اور کیا کرم ہے مالک کا اپنے حبیب ﷺ اور ان کی امت پر۔

۵ رحمت الٰہی سے محروم شخص

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: آمِيْنَ، آمِيْنَ، آمِيْنَ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّكَ حِيْنَ صَعِدْتَّ الْمِنْبَرَ قُلْتَ: آمِيْنَ، آمِيْنَ، آمِيْنَ، قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِيْ، فَقَالَ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ، قُلْ: آمِيْنَ، فَقُلْتُ: آمِيْنَ، وَمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا، فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ، قُلْ: آمِيْنَ، فَقُلْتُ: آمِيْنَ، وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللهُ، قُلْ: آمِيْنَ، فَقُلْتُ: آمِيْنَ۔

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "(ایک بار) نبی کریم ﷺ منبر پر

تشریف لے گئے تو فرمایا: ”آمین، آمین، آمین۔“ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! جب آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے آمین، آمین، آمین کہا (اس کی کیا وجہ ہے؟)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”(جب میں منبر پر چڑھ رہا تھا تو اس وقت) جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا: ”جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو اور وہ جہنم میں چلا جائے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ دور کرے، آپ آمین کہیے!“ میں نے آمین کہا۔ پھر انہوں نے کہا: ”جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور مرنے کے بعد جہنم میں جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کرے، آپ آمین کہیے۔“ میں نے کہا: آمین۔ (پھر جبرائیل نے کہا:) جس شخص کے سامنے آپ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے، پھر مرنے کے بعد جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کرے، آپ آمین کہیے۔“ تو میں نے کہا: آمین۔“[صحیح ابن حبان۔حدیث رقم: ۹۰۷، ناشر: مؤسسة الرسالة - بیروت]

فائدہ:

”فَأَبْعَدَهُ اللهُ“ کا معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر سے دور اور محروم فرمادے یا اسے ہلاک کردے۔

۶

ذلیل ہو جائے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد

فرمایا:''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس پر ماہ رمضان آیا اور اس کی مغفرت ہوئے بغیر گزر گیا، اور اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس اس کے ماں باپ نے بڑھاپے کو پایا اور وہ دونوں اسے (ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کرنے کی وجہ سے) جنت میں داخل نہ کر سکے۔

[سنن ترمذی۔حدیث رقم: ۳۵۴۵، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

فائدہ:

''رَغِمَ أنفُ رَجُلٍ'' کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ اس کی ناک کو خاک میں ملائے یعنی اسے ذلیل کر دے۔

۷
بڑا بخیل

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

''اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ''۔

ترجمہ سیّدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(بڑا) بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجے''۔

[سنن ترمذی۔حدیث رقم:۳۵۴۶، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

۸
أَبْخَلُ النَّاسِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

”أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَبْخَلِ النَّاسِ؟ قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، فَذٰلِكَ أَبْخَلُ النَّاسِ“۔

ترجمہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل آدمی نہ بتاؤں؟“ صحابہ نے عرض کیا: ”ضرور، یارسول اللہ“! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا:

”جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ شخص سب سے زیادہ بخیل ہے۔“

[صَحِيحُ التَّرْغِيب وَالتَّرْهِيب ۔حديث رقم: ۱۶۸۴، ناشر:مكتَبة المَعارف، الرياض]

۹

جنت کا راستہ بھٹک گیا

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رضی اللہ عنہما عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَخَطِئَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ“

ترجمہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص کے ہاں میرا تذکرہ ہوا اور وہ مجھ پر درود بھیجنے سے رہ گیا اس نے جنت کا راستہ خطا کردیا۔“ [المعجم الكبير ۔حديث رقم: ۲۸۸۷، ناشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة]

۱۰

خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

”مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ“۔

ترجمہ سیّدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو مجھ پر درود پڑھنے سے غافل رہا وہ جنت کے راستے سے بھٹک گیا۔''

[سنن ابن ماجہ ۔حدیث رقم: ۹۰۸، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

فائدہ:

''نسیان'' کا لفظ عام طور پر ''بھولنے'' کے معنیٰ میں آتا ہے مگر یہاں حدیث شریف میں ''نَسِیَ'' سے مراد ترک کرنا یا غفلت کرنا ہے یعنی جس نے درود شریف چھوڑ دیا یا اس سے غافل رہا...... کیونکہ بھول معاف ہے رُفِعَ عَنْ اُمَّتِیَ الْخَطَأُ وَ النِّسْیَانُ، قرآن مجید میں ''نسیان'' ترک کے معنیٰ میں بھی آیا ہے ﴿نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ، وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى﴾

۱۱
حسرت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ:

''مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً، فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ''۔

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں (اور) اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں، اور نہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں تو یہ مجلس ان کے لیے وبال ہوگی، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے، اور چاہے تو انہیں بخش دے۔'' [سنن ترمذی ۔حدیث رقم: ۳۳۸۰، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

فائدہ:

"اَلتِّرَۃ" کے معنیٰ حسرت یا آگ یا گناہ یا نقصان اور وبال۔

١٢

خوشبو اور حیات سے محرومی

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ، ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ غَیْرِ ذِکْرِ اللهِ وَصَلَاۃٍ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَّا قَامُوْا عَلٰی أَنْتَنِ مِنْ جِیْفَةٍ۔"

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو لوگ (کسی مجلس میں) جمع ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے بغیر جدا ہوگئے تو وہ بدبودار مردار سے اٹھ کر گئے۔"

[شعب الإیمان۔حدیث رقم:١٤٦٩، ناشر:مکتبة الرشد۔ریاض]

١٣

دعاء میں "صلوٰۃ"

حَدَّثَنَا حَیْوَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ، حَدَّثَنِیْ أَبُوْ هَانِیءٍ الْخَوْلَانِیُّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِیَّ أَخْبَرَہٗ أَنَّهٗ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: سَمِعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَجُلًا یَدْعُوْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عَجِلَ هٰذَا، ثُمَّ دَعَاہُ فَقَالَ لَهٗ أَوْ لِغَیْرِہٖ: "إِذَا صَلّٰی أَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِتَحْمِیْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ، ثُمَّ لِیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ثُمَّ لِیَدْعُ بَعْدُ مَا شَاءَ۔"

ترجمہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دُعاء کرتے ہوئے سنا کہ اس نے نبی کریم ﷺ پر درود نہیں بھیجا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے جلدی کی، پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا اور اسے یا اس کے علاوہ کسی اور کو فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ چکے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے، پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے، پھر اس کے بعد جو چاہے دُعاء مانگے۔'' [سنن ترمذی ۔حدیث رقم:۳۴۷۹، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

۱۴

دعاءِ رحمت بزبان نبوت

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بَلَغَتْنِیْ صَلَاتُہٗ، وَصَلَّیْتُ عَلَیْہِ، وَکُتِبَتْ لَہٗ سِوٰی ذٰلِکَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ۔''

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود مجھ تک پہنچتا ہے اور میں اس کے لئے رحمت کی دعاء کرتا ہوں اور اس کے علاوہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

[المعجم الاوسط ۔حدیث رقم:۱۶۴۲ ، ناشر:دار الحرمین - القاھرۃ]

۱۵

درود شریف لکھنے کی فضیلت

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

''مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَا دَامَ اسْمِیْ فِیْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

ذٰلِكَ الْكِتَابِ۔"

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جس شخص نے کسی تحریر میں مجھ پر درود بھیجا (یعنی لکھا تو) جب تک میرا نام اس تحریر میں رہے گا فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔"

[المعجم الاوسط۔حدیث رقم:۱۸۳۵ ، ناشر:دارالحرمین - القاهرة]

۱۶

نفاق اور جہنم سے براءت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
"مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِائَةً، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِّنَ النِّفَاقِ، وَبَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ، وَأَسْكَنَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ۔"

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائیں گے اور جس نے مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس پر سو مرتبہ رحمت نازل فرمائیں گے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہ اُس کی پیشانی پر "نفاق" اور "جہنم" سے "براءت" لکھ دیتے ہیں، اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے ساتھ ٹھکانہ عطاء فرمائیں گے۔"

[المعجم الاوسط۔حدیث رقم:۷۲۳۵ ، ناشر:دار الحرمین - القاهرة]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

۱۷

فرشتہ مقرر ہے

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

”مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا بِهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيهَا۔“

ترجمہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ اس درود پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو اسے مجھ تک پہنچا تا ہے۔“

[المعجم الكبير۔حديث رقم:۷۲۳۵ ، ناشر:مكتبة ابن تيمية - القاهرة]

۱۸

اذان کے بعد ”صلوٰۃ“

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ:

”إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔“

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”جب تم مؤذن (کی اذان) سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ جو

مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے وہ میں ہوں گا، چنانچہ جس نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے (میری) شفاعت واجب ہو گئی۔"

[صحیح مسلم۔حدیث رقم:۳۸۴ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

۱۹

ساری "صلوٰۃ" آپ ﷺ کے لیے

عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: يَآيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ. اُذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، قَالَ أُبَيٌّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ؟ قَالَ: مَاشِئْتَ. قُلْتُ: اَلرُّبُعَ، قَالَ: مَاشِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ، قُلْتُ: فَالنِّصْفَ، قَالَ: مَاشِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ، قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ: مَاشِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ، قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ: "إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ"۔

ترجمہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب دو تہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ ﷺ (عبادت کے لئے) اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے: "لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، کھڑکھڑانے والی آگئی ہے، اس کے ساتھ

ایک دوسری بھی آلگی ہے، موت اپنی ہولنا کیوں سمیت آگئی، موت اپنی ہولنا کیوں سمیت آگئی"حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے صلوٰۃ پڑھتا ہوں تو میں آپ کے لئے کتنی "صلوٰۃ" مقرر کروں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"جتنی تم چاہو۔"

میں نے عرض کیا:

"چوتھائی؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"جتنی تم چاہو اور اگر (اس سے) زیادہ کرلو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔"

میں نے عرض کیا:

"آدھی؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"جتنی تم چاہو اور اگر (اس سے) زیادہ کرلو تو (تمہارے حق میں) بہتر ہے۔"

میں نے عرض کیا:

"دوتہائی؟"

آپ ﷺ نے فرمایا: "جتنی تم چاہو اور اگر (اس سے) زیادہ کرلو تو (تمہارے حق میں) بہتر ہے۔"

میں نے عرض کیا:

"میں اپنی ساری صلوٰۃ آپ ﷺ کے لئے مخصوص کیے دیتا ہوں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

’’تب تو تمہاری سب غموں (فکروں اور پریشانیوں) سے کفایت کر دی جائے گی اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔‘‘

[سنن ترمذی۔حدیث رقم: ۲۴۵۷، ناشر:دارالکتب العلمیہ۔ بیروت]

۲۰

درود وسلام پر مامور’’سیاحین ملائکہ‘‘

عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

’’اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ‘‘۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو (ہر وقت) زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں (اور) وہ مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔‘‘

[سنن نسائی۔حدیث رقم: ۱۲۷۹، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

۲۱

ہر جگہ سے درود بھیجو

عَنْ حُسَیْنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ، عَنْ أَبِیْہِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ:

’’حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ، فَإِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ‘‘۔

ترجمہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو، بے شک تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔‘‘

[المعجم الاوسط۔حدیث رقم:۳۶۵ ، ناشر:دار الحرمین - القاہرۃ]

۲۲

مجھ پر درود بھیجو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا، وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا، وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ"۔

ترجمہ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، اور نہ میری قبر کو عید بناؤ اور مجھ پر درود پڑھو، تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود مجھ کو پہنچ جائے گا۔"

[سنن ابی داؤد۔حدیث رقم: ۲۰۴۲، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

فائدہ:

عید کے لیے مخصوص دن مقرر ہوتے ہیں اور لوگ اُنہی دنوں میں جمع ہوتے ہیں...... روضہ اقدس کے ساتھ یہ معاملہ نہ کرو کہ کچھ دن مقرر کر کے بس اُنہی میں وہاں جمع ہو جایا کرو...... بلکہ دور ہو یا قریب ہمیشہ درود و سلام پڑھا کرو۔

۲۳

شب جمعہ و یوم جمعہ کو درود کی کثرت

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا"۔

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو (اس لیے کہ) جو شخص مجھ

پر(ایک بار)درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰۃ (رحمت) بھیجتا ہے۔"

[السنن الكبرى للبيهقی ۔حديث رقم:۲۷۶۹، ناشر:دار الحديث، قاہرہ]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

(۲۴)

جسدِ اقدس محفوظ

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"اِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ" قَالَ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! "وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ" قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ؛ فَقَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ"۔

ترجمہ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تمہارے افضل دنوں میں سے جمعے کا دن بھی ہے، اسی میں آدم پیدا کیے گئے، اسی میں ان کی روح قبض کی گئی، اسی میں "نفخہ" (دوسری دفعہ صور پھونکنا) ہوگا اور اسی میں "صعقہ" (پہلی دفعہ صور پھونکنا، جس سے تمام بنی آدم ہلاک ہو جائیں گے) ہوگا۔ سو اس دن میں مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔"

صحابہ نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیونکر پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام کر دیئے ہیں۔"

[سنن ابی داؤد۔حديث رقم: ۱۰۴۷، ناشر:دار الكتب العلميہ۔ بيروت]

٢٥

نعمت "صلوٰۃ" ملنے پر طویل سجدہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:

"خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَتَوَجَّهَ نَحْوَ صَدَقَتِهٖ فَدَخَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَأَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ [قَدْ] قَبَضَ نَفْسَهٗ فِيْهَا، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا ؟ قُلْتُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: مَا شَأْنُكَ ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! سَجَدْتَّ سَجْدَةً خَشِيْتُ أَنْ يَّكُوْنَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ قَبَضَ نَفْسَكَ فِيْهَا، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ علیہ السلام أَتَانِيْ فَبَشَّرَنِيْ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَسَجَدْتُّ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ شُكْرًا"۔

ترجمہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"(ایک بار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور باغ کی طرف چل پڑے۔ (میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل پڑا، یہاں تک کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (باغ میں) داخل ہو گئے۔ پھر قبلہ کی طرف رخ فرمایا اور سجدہ میں چلے گئے، اور بہت لمبا سجدہ فرمایا، یہاں تک کہ مجھے یہ خیال آنے لگا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض تو نہیں فرما لی۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کو دیکھنے کے لئے) قریب آیا اور (نیچے) بیٹھا۔ (ابھی میں بیٹھا ہی تھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (سجدہ سے) سر مبارک اُٹھایا اور پوچھا":

"کون ہے؟"

میں نے عرض کیا:

''عبدالرحمٰن۔''

ارشاد فرمایا:

''تمہیں کیا ہوا؟''

میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! آپ نے (ایسا طویل) سجدہ فرمایا کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے سجدہ میں آپ کی روح قبض فرمالی ہے۔''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جبریل (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میرے پاس آئے اور مجھے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''(اے محمد!) جو آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اسے سلام بھیجوں گا۔''

چنانچہ (اس خوشخبری کے پیش نظر) میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلئے (یہ طویل) سجدہ کیا۔'' [مسند احمد۔حديث رقم:١٦٦٤ ، ناشر: دار الحديث - القاهرة]

(٢٦)

مسجد میں داخل ہوتے وقت ''صلوٰۃ''

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ أَوْ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

''إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ'' ثُمَّ لِيَقُلْ: '' اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ'' فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: '' اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ''

ترجمہ عبدالملک بن سعید بن سوید حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام پڑھے پھر کہے: "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"۔

اور جب باہر نکلے تو کہے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ"۔

[سنن ابی داؤد۔حدیث رقم: ۴۶۵، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

۲۷

ستر رحمتیں

اِبْنُ الْعَاصِيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ:

"مَنْ صَلّٰى عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلَاةً. فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِّنْ ذٰلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ"۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر دفعہ "رحمتیں" بھیجتے ہیں۔ پس اب بندہ کی مرضی ہے کہ وہ کم حاصل کرے یا زیادہ۔"

[مسند احمد۔حدیث رقم:۶۶۰۵ ، ناشر: دار الحدیث - القاهرة]

۲۸

تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى، قَالَا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقُلْنَا: قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ:

”قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ“۔

ترجمہ حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (ایک بار) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ (پھر فرمایا: ایک بار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا:

”(یارسول اللہ!) ہم یہ تو جان چکے کہ آپ پر سلام کیسے بھیجیں، پر آپ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں؟ (اس کا طریقہ ارشاد فرمادیں)۔“

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم (یوں) کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔“

[صحیح مسلم۔حدیث رقم:۴۰۶ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

فائدہ:

جہاں صرف ”آلِ إِبْرَاهِيمَ“ ہوتا ہے تو اس میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام خود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ

بھی سب سے پہلے شامل ہوتے ہیں۔

(۲۹)

حضور اقدس ﷺ کا سفید صحیفہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، خَادِمِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

”إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا، مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ، سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ، وَثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا، ثُمَّ يُوَكِّلُ اللهُ بِذٰلِكَ مَلَكًا يُدْخِلُهُ فِيْ قَبْرِهٖ كَمَا يُدْخَلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا، يُخْبِرُنِيْ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ بِاسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ إِلٰى عَشِيْرَتِهٖ فَأُثْبِتُهٗ عِنْدِيْ فِيْ صَحِيْفَةٍ بَيْضَاءَ“۔

ترجمہ خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن تمام مقامات پر تم میں سے وہ شخص میرے زیادہ قریب ہوگا جو دنیا میں تم میں سے مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوگا۔ جس شخص نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کی ایک سو حاجات پوری فرمائیں گے، (اُن میں سے) ستر حاجتیں آخرت کی حاجتوں میں سے ہوں گی اور تیس حاجات دنیوی حاجات میں سے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود کے لئے ایک فرشتہ مقرر کریں گے جو اسے میری قبر میں ایسے حاضر کرے گا جیسے تم پر تحفے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ فرشتہ مجھے خبر دے گا اس شخص کے بارے میں جس نے مجھ پر درود پڑھا ہوگا اس کے نام اور نسب کے ساتھ چنانچہ میں اس کو اپنے پاس سفید صحیفے میں محفوظ کرلوں گا۔“

[شعب الایمان۔حدیث رقم:۲۷۷۳ ، ناشر:مکتبۃ الرشد۔ریاض]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

۳۰

باعث حسرت مجلس

عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ:

"لَا يَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ، وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِمَا يَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ"۔

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اس میں رسول اللہ پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس ان کے لیے باعث حسرت ہوگی اگرچہ وہ لوگ جنت میں بھی داخل ہو جائیں، (اور یہ حسرت درود و سلام کے) اس ثواب (سے محروم رہ جانے) کی وجہ سے ہوگی جسے وہ دیکھیں گے۔"

[شعب الایمان ۔حدیث رقم: ۱۴۷۰ ، ناشر:مکتبۃ الرشد ۔ریاض]

فائدہ:

یہ حسرت قیامت کے دن ہوگی، جنت میں حسرت نہیں ہے ۔ واللہ اعلم [القول البدیع]

۳۱

یہ جفاء ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ أُذْكَرَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ"۔

ترجمہ "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"یہ جفاء ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

[مصنف عبد الرزاق ۔حدیث رقم: ۳۱۲۱ ، ناشر: المجلس العلمي - الهند]

فائدہ:

''جفاء'' کے معنیٰ ہیں نیکی اور تعلق سے محرومی وَالْجَفَاءُ اَلْبُعْدُ عَنِ الشَّيْءِ یعنی یہ حرکت نیکی اور خیر سے دور کرنے والی ہے۔

(۳۲)

اُحد برابر ثواب

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

''مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً كَتَبَ اللهُ لَهٗ قِيْرَاطًا، وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ''۔

ترجمہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) لکھ دیتے ہیں اور (وہ) ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہوتا ہے۔''

[مصنف عبد الرزاق۔حديث رقم:۱۵۳ ، ناشر:المجلس العلمي- الهند]

(۳۳)

قبر میں ساتھ

''مَا مِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّيْ عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا عَرَجَ بِهَا مَلَكٌ حَتّٰى يَجِيْءَ بِهَا وِجَاهَ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ'' فَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ:

''اِذْهَبُوْا بِهَا إِلٰى قَبْرِ عَبْدِيْ تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِهَا وَتَقِرُّ بِهَا عَيْنُهٗ''۔(الديلمی عن عائشة)

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

ترجمہ ''جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اُس درود کو لے جا کر اللہ عزوجل کی پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے، پھر (وہاں سے) ارشاد ہوتا ہے:

"اِس درود کو میرے بندے کی قبر کے پاس لے جاؤ، تاکہ یہ درود اس کے لیے استغفار کرے، اور اِس کی وجہ سے اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔"

[مسند الفروس للديلمى ـ حديث رقم:٢٢٧٣ ، ناشر: دار الكتب المصرية]

[كنز العمال ـ حديث رقم ٢٢٠١ ـ ناشر: رحمانيه لاہور]

٣٤

مجالس کی زینت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

"زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَيَّ نُوْرٌ لَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اپنی مجالس کو مجھ پر درود پڑھنے سے مزین کرو۔ بے شک تمہارا مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔"

[مسند الفردوس ـ حديث رقم: ١٧٢٨، ناشر:دارالكتب المصرية]

٣٥

نام کے ساتھ درود پہنچایا جاتا ہے

عَنْ أَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

"أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ اللهَ وَكَّلَ بِيْ مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِيْ، فَإِذَا صَلَّى عَلَيَّ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِيْ، قَالَ لِيْ ذٰلِكَ الْمَلَكُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ صَلّٰى عَلَيْكَ السَّاعَةَ"۔

ترجمہ سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

"مجھ پر کثرت سے صلوٰۃ بھیجا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری قبر کے پاس میرے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔ جب میری امت میں سے کوئی مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ مجھے بتاتا ہے کہ "اے محمد! فلاں بن فلاں نے ابھی آپ پر درود بھیجا ہے۔"

[مسند الفردوس۔حديث رقم: ۲۲۷۳، ناشر:دار الكتب المصرية]

(۳۶)

شفاعت کا ذریعہ

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"أَكْثِرُوْا عَلَيَّ الصَّلَاةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کرو۔ جو شخص ایسا کرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ (یا) سفارشی ہوں گا۔"

[شعب الايمان۔حديث رقم:۲۷۷۱ ، ناشر:مكتبة الرشد۔رياض]

(۳۷)

چہرے پر خاص نور

قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ:

"مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى وَجْهِهٖ مِنَ النُّوْرِ نُوْرٌ، يَقُوْلُ النَّاسُ: أَيُّ شَيْءٍ كَانَ يَعْمَلُ هٰذَا"۔

ترجمہ: سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر ایک خاص نور ہو گا لوگ (اس نور کو دیکھ کر) پوچھیں گے کہ یہ شخص کیا عمل کیا کرتا تھا؟''

[شعب الایمان ۔حدیث رقم:۲۷۷۴ ، ناشر:مکتبة الرشد ۔ریاض]

۳۸

دُعاء کی ابتداء، وسط اور انتہاء میں درود

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

''لَا تَجْعَلُوْنِيْ كَقَدَحِ الرَّاكِبِ فَإِنَّ الرَّاكِبَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْطَلِقَ عَلَّقَ مَعَالِقَهُ وَمَلَأَ قَدَحًا مَاءً، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَتَوَضَّأَ تَوَضَّأَ، وَأَنْ يَشْرَبَ شَرِبَ وَإِلَّا أَهْرَاقَ. فَاجْعَلُوْنِيْ فِيْ وَسَطِ الدُّعَاءِ وَفِيْ أَوَّلِهِ وَفِيْ آخِرِهِ۔''

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ مجھے سوار کے پیالے کی طرح نہ بنا دینا کہ سوار جب روانہ ہونے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ اپنا سامان لٹکا لیتا ہے اور پیالے میں پانی بھر لیتا ہے، اگر اسے اس سے وضو کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو وضو کر لیتا ہے، اگر پینے کی ضرورت ہوتی ہے تو پی لیتا ہے، ورنہ اسے بہا دیتا ہے، سو تم مجھے اپنی دعاء کے درمیان میں بھی، اس کے آغاز میں بھی اور اس کے آخر میں بھی یاد رکھا کرو (یعنی دعاء کے شروع، درمیان اور آخر میں مجھ پر درود بھیجا کرو)۔''

[مصنّف عبد الرزاق ۔حدیث رقم:۳۱۱۷، طبع:مجلس العلمي - الهند]

۳۹

شفاعت کا مستحق

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

”مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔“

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس بار درود بھیجے وہ قیامت کے دن میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔“ [مجمع الزوائد۔حديث رقم: ۱۷۰۲۲، ناشر:مكتبة القدسي، القاهرة]

۴۰

جو پورا پورا اجر لینا چاہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

”مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ: ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ“۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جسے یہ بات اچھی لگتی ہو کہ ہم اہل بیت پر درود بھیجتے ہوئے اسے پورا پورا اجر ملے تو وہ (یوں) کہا کرے (یعنی یہ درود پڑھا کرے):

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ“۔

[سنن ابی داؤد۔حديث رقم: ۹۸۲، ناشر:دار الكتب العلميه۔ بيروت]

۴۱

یوم جمعہ و شب جمعہ میں کثرت درود کا حکم

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

”أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الزَّهْرَاءِ وَالْيَوْمِ الْأَزْهَرِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ۔“

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”تم روشن دن [یوم جمعہ] اور روشن رات [شب جمعہ] میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“

[المعجم الأوسط ـ حديث رقم: ٢٤١، ناشر:دار الحرمين - القاهرة]

۴۲

سب سے افضل صیغہ

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى رضي الله عنه، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضي الله عنه، فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ:
”قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔“

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”(ایک بار) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا:
”کیا میں تمہیں وہ تحفہ نہ دوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟“
میں نے عرض کیا:
”کیوں نہیں، (ضرور) مجھے یہ تحفہ عنایت فرمائیے۔“
انہوں نے فرمایا:
”(ایک بار) ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ (اور آپ کے) اہل

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ

بیت پر ''صلوٰۃ'' کس طرح بھیجنی چاہئے؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر ''سلام'' بھیجنے کا طریقہ تو سکھا دیا ہے (لیکن ''صلوٰۃ'' کا طریقہ ہمیں معلوم نہیں)۔''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم (یوں) کہا کرو:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔''

[صحیح بخاری۔حدیث رقم: ۳۳۷۰، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔بیروت]

۴۳

تین بڑے فائدے

عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ:

''صَلَاتُکُمْ عَلَیَّ مُجَوِّزَۃٌ لِدُعَائِکُمْ وَمَرْضَاۃٌ لِرَبِّکُمْ وَزَکَاۃٌ لِأَعْمَالِکُمْ''۔

ترجمہ: حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کی قبولیت اور تمہارے رب کی رضا اور تمہارے اعمال کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔''

[الفردوس بمأثور الخطاب۔حدیث رقم: ۳۷۳۹، طبع: دار الکتب العلمیۃ - بیروت]

۴۴

سب سے بڑھ کر نجات یافتہ شخص

أَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ:

''یَاأَیُّھَا النَّاسُ! إِنَّ أَنْجَاکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ أَھْوَالِھَا وَمَوَاطِنِھَا أَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا۔''

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

ترجمہ: سیّدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بلاشبہ تم میں سے قیامت کے دن اس کی ہولناکیوں اور مراحل میں سب سے زیادہ نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھنے والا ہوگا۔''

[الفردوس بمأثور الخطاب ـ حديث رقم:٨١٧٥، طبع: دار الكتب العلمية - بيروت]

٤٥

قبولیت کا دروازہ

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ:

''مَا مِنْ دُعَاءٍ إِلَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ حِجَابٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَإِذَا فَعَلَ ذَالِكَ انْخَرَقَ ذَالِكَ الْحِجَابُ وَدَخَلَ الدُّعَاءُ وَإِذَا لَمْ يَفْعَلْ ذَالِكَ رَجَعَ الدُّعَاءُ''۔

ترجمہ: سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ہر دعاء اور آسمان کے درمیان اس وقت تک ایک پردہ حائل رہتا ہے جب تک کہ دعاء مانگنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیج دے۔ جب وہ درود پڑھتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعاء (آسمان میں) داخل ہو جاتی ہے اور اگر دعاء کرنے والا درود نہ پڑھے تو دعاء واپس لوٹ آتی ہے۔''

[الفردوس بمأثور الخطاب ـ حديث رقم:٦١٤٧، طبع: دارالكتب العلمية - بيروت]

٤٦

مجلس ذکر و درود کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ:

''إِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَطْلُبُونَ حِلَقَ الذِّكْرِ فَإِذَا أَتَوْا عَلَيْهِمْ حَفُّوْا بِهِمْ ثُمَّ بَعَثُوْا رَائِدَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ إِلٰى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

فَيَقُولُونَ رَبَّنَا أَتَيْنَا عَلٰى عِبَادٍ مِّنْ عِبَادِكَ يُعَظِّمُونَ آلَاءَكَ وَيَتْلُونَ كِتَابَكَ وَيُصَلُّونَ عَلٰى نَبِيِّكَ ﷺ وَيَسْئَلُونَكَ لِآخِرَتِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ''غَشُّوهُمْ رَحْمَتِيْ'' فَيَقُولُونَ: يَارَبِّ إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ إِنَّمَا أَعْتَقْنَاهُمْ إِعْتَاقًا، فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: غَشُّوهُمْ رَحْمَتِيْ فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔''

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو چلتے پھرتے رہتے ہیں اور ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں، جب وہ ایسی مجلس پالیتے ہیں تو اہل مجلس کو ڈھانپ لیتے ہیں پھر وہ اپنے نمائندے کو آسمان کی طرف اللہ رب العزت کے پاس بھیجتے ہیں، تو وہ عرض کرتے ہیں: ہم آپ کے ایسے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی نعمتوں کی تعظیم کر رہے تھے اور آپ کی کتاب کی تلاوت کر رہے تھے اور آپ کے نبی ﷺ پر درود پڑھ رہے تھے اور اپنی دنیا و آخرت کے لیے سوال کر رہے تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔''

فرشتے عرض کرتے ہیں:

''اے رب! ان کو تو ہم نے آزاد کر دیا لیکن ان میں فلاں بندہ تو بہت گناہ گار ہے''۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں کیا جاتا۔''

[مسند بزار۔حدیث رقم:۶۴۹۴، طبع:مکتبة العلوم والحکم - المدینة المنورة]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

٤٧

ستر رحمتیں

عَنِ ابْنِ مُرَيْحٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، يَقُوْلُ:

''مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً''۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جوشخص نبی کریم ﷺ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔'' [مسند احمد۔حدیث رقم:٦٧٥٤، طبع:مؤسسة الرسالة۔بیروت]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

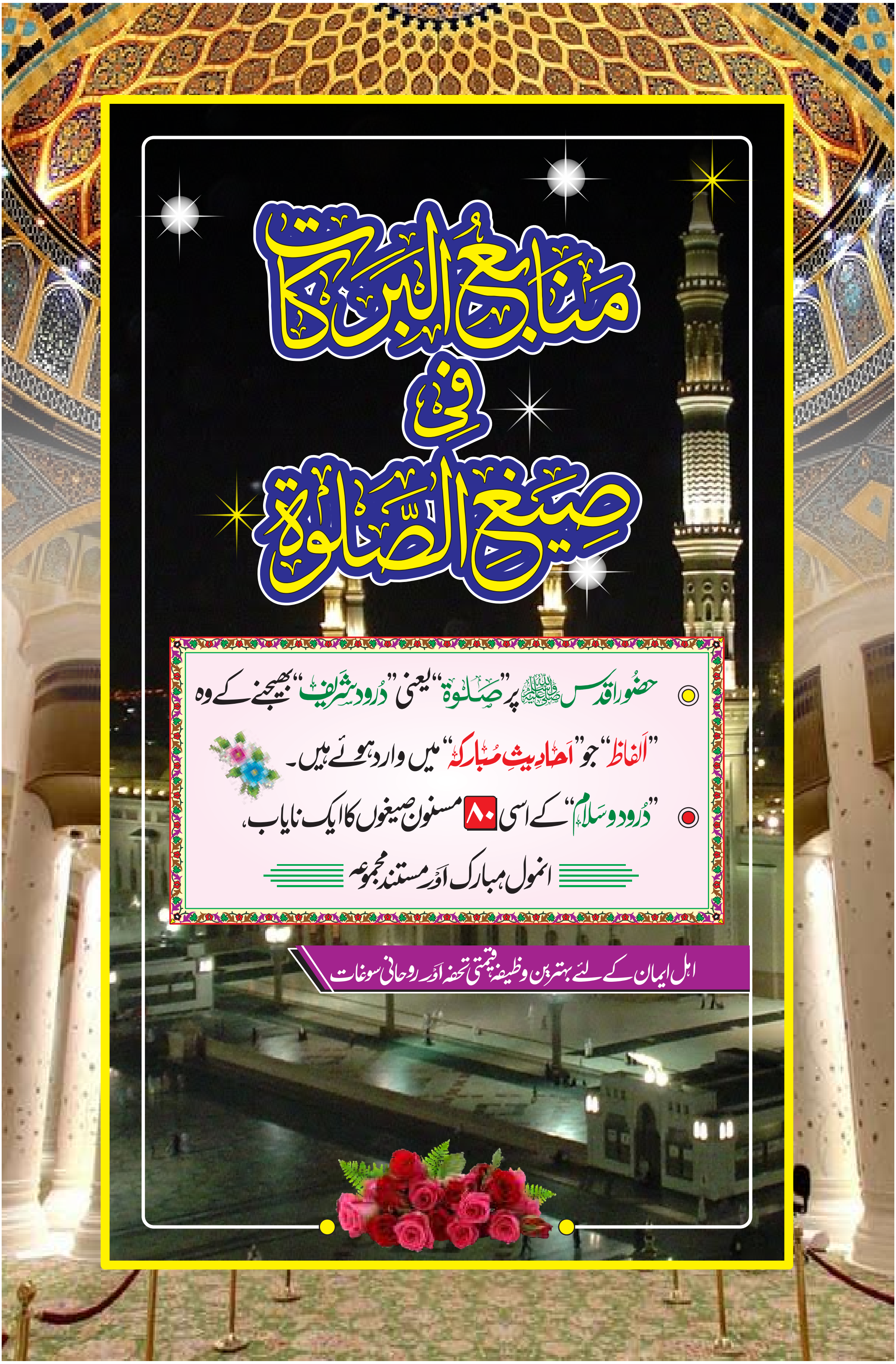
منابع البرکات
فی
صیغ الصلوٰۃ
حضور اقدس ﷺ پر "صلوٰۃ" یعنی "درود شریف" بھیجنے کے وہ
"الفاظ" جو "احادیث مبارکہ" میں وارد ہوئے ہیں۔
"درود و سلام" کے اسی ۸۰ مسنون صیغوں کا ایک نایاب،
انمول مبارک اور مستند مجموعہ
اہل ایمان کے لئے بہترین وظیفہ قیمتی تحفہ اور روحانی سوغات

بسم الله الرحمن الرحيم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ [بخاری]

٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

[بخاری]

٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ [مستخرج ابی عوانہ]

٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ [مصنّف عبدالرزاق]

٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

[المعجم الاوسط للطبرانی]

٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

[المعجم الاوسط للطبرانی]

٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

[مسند احمد]

٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، (وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ) [مسند احمد]

٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ [المعجم الاوسط]

١٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ

مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [المعجم الکبیر للطبرانی]

⑪ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [المعجم الاوسط للطبرانی]

⑫ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [المعجم الاوسط للطبرانی]

⑬ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

[المعجم الاوسط للطبرانی]

⑭ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [السنن الکبریٰ للنسائی]

⑮ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ إِبْرَاھِیْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [مسند الشافعی]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

(١٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ،
إِنَّكَ الْحَمِیْدُ الْمَجِیْدُ، وَ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَهُمْ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ
الْحَمِیْدُ الْمَجِیْدُ، وَ بَارِكْ عَلَیْنَا مَعَهُمْ، وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّهَا
النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔ [المعجم الکبیر للطبرانی]

(١٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
إِبْرَاهِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
آلِ إِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [مؤطا امام مالک]

(١٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ
إِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
آلِ إِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [مسلم]

(١٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
إِبْرَاهِیْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ فِی
الْعَالَمِیْنَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ۔ [المعجم الکبیر للطبرانی]

(٢٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
إِبْرَاهِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
إِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [السنن الکبری للبیهقی]

(٢١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ [مسند الربيع]

۲۲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ [مستخرج ابی عوانہ]

۲۳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ [مسند احمد]

۲۴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ۔

[المعجم الكبير للطبرانی]

۲۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

[مسند احمد]

۲۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ [السنن الكبرىٰ للنسائی]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ

٢٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ۔ [السنن الکبریٰ للنسائی]

٢٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ
إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ ۔

[شعب الایمان للبیهقی]

٢٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي
الْعَالَمِيْنَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ [مسند البزار]

٣٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ ۔ [بخاری]

٣١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ ۔ [بخاری]

٣٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ ۔ [بخاری]

٣٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ
إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ ۔ [بخاری]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

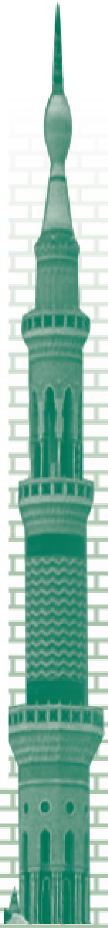

۳۴ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ۔ [ابن ماجہ]

۳۵ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ۔
[مصنّف ابن ابی شیبہ]

۳۶ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ۔
[السنن الکبریٰ للبیہقی]

۳۷ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ [بخاری]

۳۸ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ [مسلم]

۳۹ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ [ابن ماجہ]

۴۰ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ وَ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ

ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ وَ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ [مصنف عبدالرزاق]

۴۱ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ [شعب الایمان للبیہقی]

۴۲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ وَ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ وَ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ [مسند احمد]

۴۳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَ أَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ أَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ [السنن الکبری للبیہقی]

۴۴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَ أَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

[شعب الایمان للبیہقی]

۴۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ۔ [نسائی]

۴۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ

إِبْرَاهِيمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۔ [مسلم]

(۴۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ
إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۔ [ابو داؤد]

(۴۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ
إِبْرَاهِيمَ ۔ [ابو داؤد]

(۴۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَّجِيدٌ ۔ [ابو داؤد]

(۵۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ
إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۔ [ابو داؤد]

(۵۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۔ [ترمذی]

(۵۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
إِبْرَاهِيمَ وَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ

مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [ترمذی]

﴿۵۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [نسائی]

﴿۵۴﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [نسائی]

﴿۵۵﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [ابن ماجہ]

﴿۵۶﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [السنن الکبری للبیہقی]

﴿۵۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّکَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ [السنن الکبری للبیہقی]

۵۸ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ [مستدرک حاکم]

۵۹ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ [السنن الکبریٰ للنسائی]

۶۰ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ [مستدرک حاکم]

۶۱ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ [مسند احمد]

۶۲ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

[المعجم الکبیر للطبرانی]

۶۳ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَ أَزْوَاجِهٖ أُمَّھَاتِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ أَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ
إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [ابو داؤد]

۶۴ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ [ابو داؤد]

۶۵ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ۔ اَللّٰھُمَّ
بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ۔ [نسائی]

۶۶ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
إِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
إِبْرَاھِیْمَ۔ [نسائی]

۶۷ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ [نسائی]

۶۸ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ۔ [نسائی]

۶۹ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ أَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ
یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ [المعجم الکبیر للطبرانی]

۷۰ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَ الصَّلَاۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ارْضَ عَنْہُ رِضًا لَّا سَخَطَ بَعْدَہٗ۔ [مسند احمد]

۷۱ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ صَلِّ عَلَی
الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ۔ [بخاری]

۷۲ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
إِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ وَ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَ اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ۔

[الادب المفرد للبخاری]

۷۳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ، اَللّٰهُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰهُمَّ وَ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ [شعب الایمان]

۷۴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَهُمْ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی أَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَیْنَا مَعَهُمْ، صَلَوَاتُ اللهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ۔ [سنن دار قطنی]

۷۵ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَکَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ

عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ [مسند احمد]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ وَصَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَ آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ [مصنّف عبدالرزاق]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ، وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ

[كنز العمال]

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ [مصنّف ابن ابی شیبہ]

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ الصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ اجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ [المعجم الاوسط للطبرانی]

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَ بَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ عِنْدَكَ، وَ اجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ [المعجم الكبير]

مفتاح السلام في صيغ السلام

تشہد اور سلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسنون صیغوں کا مبارک مجموعہ

اہل دل کیلئے بہترین وظیفہ

بسم الله الرحمن الرحیم

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ

أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

بسم الله الرحمن الرحيم

١ أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [بخاری]

٢ أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [مسلم]

٣ أَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ،
أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ،
أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ [مسلم]

٤ أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [ابوداؤد]

⑤ أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [ابوداؤد]

⑥ أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [ابوداؤد]

⑦ أَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ [ترمذی]

⑧ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ [نسائی]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

⑨ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ، أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَأَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ۔ [نسائی]

⑩ أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [نسائی]

⑪ أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [نسائی]

⑫ أَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [نسائی]

⑬ أَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [ابن ماجه]

۱۴ بِاسْمِ اللهِ وَبِاللهِ، أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
لِلّٰهِ، أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ،
أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ
إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، أَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ
وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ۔ [ابن ماجه]

۱۵ بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ۔ [ابن ماجه]

۱۶ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔ [المعجم الكبير للطبرانى]

۱۷ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ وَ
الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ
رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ
الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [مصنّف عبدالرزاق]

۱۸ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِين ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ۔ [سنن دار قطنی]

(۱۹) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ. أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [سنن دار قطنی]

(۲۰) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ. سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. سَلَامٌ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ. أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ [السنن الکبری للنسائی]

(۲۱) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

[المعجم الاوسط]

(۲۲) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ. أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [مؤطا امام مالک]

(٢٣) بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ۔ [المعجم الاوسط]

(٢٤) بِسْمِ اللهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، شَهِدْتُّ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، شَهِدْتُّ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللهِ۔ [مؤطا امام مالک]

(٢٥) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ۔ [مؤطا امام مالک]

(٢٦) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ۔ [مؤطا امام مالک]

٢٧ اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [صحیح ابن حبان]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

صِیَغُ السَّلَامِ مختصر

① اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ [بخاري]

② اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ [مؤطا امام مالک]

③ سَلَامٌ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ [ترمذی]

④ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ [ابن ماجہ]

پیغامِ محبت
درود وسلام کا مقام سمجھانے والی
عشق ومحبت کی خوشبو جگانے والی
اور
کامیاب زندگی کا "وظیفہ" بتانے والی
چند روشن تحریریں

محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ورفعنا لك ذكرك

١٣٩٧ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رحمت پانے کا طریقہ

درود شریف کی فضیلت، مقام اور حقیقت کو سمجھنے کے لئے ایک انمول تحریر، عجیب نکتہ اور علمی تحقیق......نہایت غور اور توجہ سے پڑھیں۔

اللہ تعالیٰ کی ''رحمت'' کے ہم سب محتاج ہیں...... آج ہر انسان طرح طرح کی مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے...... ان تمام مصیبتوں کا علاج اللہ تعالیٰ کی ''رحمت'' سے ہی ہوسکتا ہے......بعض لوگ مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ کافر ہو رہے ہیں...... یہ ایک بڑی مصیبت ہے...... کچھ مسلمانوں پر نفاق کا حملہ ہے، جی ہاں! منافقت جیسے خطرناک مرض کا حملہ...... یہ بھی بڑی سخت مصیبت ہے......بعض مسلمانوں کے دل و دماغ پر شہوت کا غلبہ ہے، وہ رات دن بس شرمگاہ کی فکر اور سوچ کے گرد گھومتے رہتے ہیں...... یہ ایک دردناک مصیبت ہے......بعض مسلمانوں پر مال کی خارش کا حملہ ہے، وہ ہر لمحہ مال کے بارے میں سوچتے ہیں اور پوری زندگی مال جوڑتے جوڑتے مرجاتے ہیں، مال تو یہیں رہ جاتا ہے اور وہ خالی ہاتھ تنگ و تاریک قبر میں قید ہوجاتے ہیں...... یہ بہت بڑی مصیبت ہے......بعض مسلمانوں پر قرضے کا حملہ ہے، ایک قرض اداء کرتے ہیں دوسرا چڑھ جاتا ہے، دن رات قرضے لیتے، قرضے ٹالتے، قرض خواہوں کے سامنے جھوٹ بولتے ان کا وقت ضائع ہوتا رہتا ہے...... یہ بھی ایک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

مصیبت ہے……کسی کی شادی نہیں ہو رہی اور عمر گزرتی جا رہی ہے……کسی کو رہنے کی جگہ نہیں مل رہی، مکان اور رہائش کا مسئلہ ہے……کسی سے گناہ نہیں چھوٹ رہے، صبح شام گناہوں کی تلاش ہے اور گناہوں کی مار……کسی کو ناشکری نے ایسا گھیر لیا ہے کہ ہر وقت دل سے آہیں اور آنکھوں سے آنسو ٹپکتے رہتے ہیں……کسی کو بے صبری نے ایسا پکڑ لیا ہے کہ چوبیس گھنٹے بیماریوں اور مصیبتوں کا رونا ہے……کسی کو بے کاری نے ایسا جکڑ لیا ہے کہ کوئی کام ہی نہیں ہے، ٹائم ہی نہیں گزرتا……کسی پر غیبت گوئی کا ایسا حملہ ہے کہ ہر وقت اس کے منہ سے زندہ مسلمانوں کے خون اور گوشت کی بدبو جاری رہتی ہے……کسی کو تکبر نے ایسا ذلیل کیا ہے کہ ہر وقت اپنی ناک، اپنی عزت اور اپنی شان کے لئے رسوا ہوتا رہتا ہے……کسی پر وساوس اور بدگمانیوں کا ایسا زور ہے کہ دل و دماغ میں بدگمانیوں کا ایک پورا گٹر جاری ہے……کسی پر نیند کا ایسا خمار ہے کہ بستر بھی اس کے جسم سے تھک چکا ہے اور ہر کسی کی نظروں میں وہ گر رہا ہے……کسی پر مال کی ایسی تنگی ہے کہ روٹی پوری نہیں ہوتی……اور کسی پر بیماریوں کا ایسا حملہ ہے کہ بیماریاں قطار لگا کر اس پر حملہ آور ہیں……کسی کے دل پر غم کا ایسا زخم ہے کہ کبھی خوشی محسوس ہی نہیں ہوتی……اور کسی پر غفلت اور خوشی کا ایسا حملہ ہے کہ قبرستان میں بھی جا کر گانے سنتا ہے……کوئی کسی کے عشق میں پھنس کر مچھلی کی طرح تڑپ رہا ہے تو کوئی کسی کی دشمنی سے خوفزدہ چھپتا پھرتا ہے……مصیبت ہی مصیبت، آفت ہی آفت، پریشانیاں ہی پریشانیاں اور زحمت ہی زحمت……حالانکہ مجھے بھی معلوم ہے کہ میں نے ضرور مرنا ہے

اور آپ سب کو بھی معلوم ہے کہ آپ بھی مرجائیں گے...... ہم سب کو اس کا بھی یقین ہے کہ آخرت کا دن یقینی اور برحق ہے...... جی ہاں! قیامت بالکل یقینی ہے، بالکل برحق ہے...... جبکہ دنیا تو دھوکے کا سامان ہے...... قیامت کے بارے میں ہم بہت کم سوچتے ہیں حالانکہ اصل مسئلہ وہی ہے، دنیا تو عارضی اور فانی ہے...... مرنے کے لئے کیا تیاری کی ہے؟...... قبر کے لئے کیا انتظام ہے؟...... چار دن کے لئے کسی جگہ جانا ہو تو سارا دن سوچتے ہیں اور گھنٹوں تیاری کرتے ہیں...... کیا آخرت کے یقینی سفر کی کوئی تیاری ہے؟...... اللہ اکبر کبیرا

آپ یقین کریں کہ ہماری آخرت بھی اللہ تعالیٰ کی ''رحمت'' سے ہی کامیاب ہوسکتی ہے...... اور دُنیا میں ہماری مصیبتوں کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ کی ''رحمت'' ہی سے ہوسکتا ہے...... میں ایک شخص کو جانتا ہوں، ایک بار وہ قید میں پھنس گیا اور مصیبتوں کے سیلاب نے اس کو خوب غوطے دیئے...... وہ دن رات دعائیں کرتا رہا، وظیفے کرتا رہا...... کئی بار روشنی اور نجات قریب آئی مگر مسئلہ حل نہ ہوا...... ایک بار وہ قرآن پاک میں ''سورۃ انبیاء'' کی تلاوت کر رہا تھا...... تلاوت کرتے ہوئے اس کا دل جاگ اٹھا، اسے نظر آیا کہ قرآن پاک میں جگہ جگہ ''رحمت'' کا لفظ استعمال ہوا ہے...... اللہ تعالیٰ کی ''رحمت''...... اور بتایا گیا ہے کہ نجات تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملتی ہے...... بس یہ بات سمجھنے کے بعد اس نے ایک ہی دعاء کو اپنا معمول بنالیا کہ...... ''یا اللہ! رحم فرما''، یا اللہ! رحمت فرما...... اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کو

بھی حکم فرمایا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت مانگیں:

﴿وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴾

ترجمہ "اور کہو: اے میرے رب! معاف فرما اور رحم فرما اور آپ سب سے بہتر رحم فرمانے والے ہیں۔" (المؤمنون: ۱۱۸)

اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ گناہوں کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوتا ہے...... چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

ترجمہ "تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" (النمل: ۴۶)

اس آیت سے پہلے کا مضمون پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی "رحمت" آجاتی ہے تو ہر مصیبت دور ہوجاتی ہے اور ہر عذاب ٹل جاتا ہے...... اس شخص نے رات دن اللہ تعالیٰ سے اس کی "رحمت" مانگنی شروع کی...... نماز کے بعد، تلاوت کے بعد، درود شریف کے بعد...... اس دعاء سے اس کے دل کو ایک طرح کا سکون ملنا شروع ہوگیا...... کیونکہ عام طور پر مصیبت کے وقت دعاء کرنے میں غلطی ہو جاتی ہے...... کبھی انسان شکوہ کرنے لگتا ہے کہ یا اللہ! یہ کام کیوں نہیں ہو رہا...... کبھی انسان زیادہ جذبے میں آ کر کہتا ہے (نعوذ باللہ) کہ یا اللہ! ٹھیک ہے یا غلط بس یہ کام کر دیجئے...... اور کبھی انسان یہ کہتا ہے کہ معلوم نہیں میرے کس گناہ کی وجہ سے آپ دُعا قبول نہیں فرما رہے...... حالانکہ یہ سب جملے غلط ہیں اور نعوذ باللہ بے ادبی پر مبنی ہیں...... دعاء تو حقیر غلاموں کی طرح کرنی چاہئے، سر جھکا دینے چاہئیں، اپنی کھال کو نرم

کر کے دعاء مانگنی چاہئے...... جس دعاء میں شکوہ، شکایت، اکڑ اور نخرے ہوں کہ میرے ساتھ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ تو وہ دعاء ٹھیک نہیں ہے...... ہم کون ہیں اکڑنے والے؟...... دعاء میں تو شکر سے بات شروع کرنی چاہئے اور کسی وقت بھی اپنے لہجے کو سخت نہیں ہونے دینا چاہئے...... خیر وہ شخص ''رحمت'' مانگتا رہا، اللہ پاک کا عجیب نظام ہے کہ اسے مانگنے والے پسند ہیں...... اور وہ مانگنے والوں کو راستہ بھی خود دیتا ہے...... اب رحمت مانگی تو رحمت بھی ملے گی ان شاء اللہ اور رحمت پانے والے اعمال کی توفیق بھی خود بخود ملتی چلی جائے گی...... چند دن ہی گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ایسے آئی کہ دنیا حیران رہ گئی...... رہائی کے بعد اس شخص نے ایک بڑے عالم بزرگ کو یہ بات بتائی تو وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ آپ کی درست رہنمائی ہوئی...... حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ''رحمت'' ہی ہمارے ہر مسئلے کا حل ہے...... آپ قرآن پاک میں غور فرما لیجئے، قرآن پاک سمجھاتا ہے کہ مصیبتیں گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں...... اور پھر قرآن پاک بتاتا ہے کہ گناہوں سے بچنا تبھی ممکن ہے جب اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل ہو:

﴿وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ﴾

ترجمہ ''(یا اللہ!) جس کو آپ نے اس دن گناہوں سے بچالیا اس پر آپ نے رحم فرمایا۔'' [غافر:۹]

بعض مفسرین نے ''یَوْمَئِذٍ'' سے قیامت کا دن مراد لیا ہے کہ قیامت کے دن

کی تکلیفوں سے حفاظت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے ہوگی...... جبکہ دوسرے مفسرین کے نزدیک ''یَوْمَئِذٍ'' سے دنیا مراد ہے کہ دنیا میں جس کو آپ نے گناہوں سے بچالیا تو یہ اس پر آپ کی رحمت کی دلیل ہے......حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ترجمہ ''یعنی تیری (مہربانی) ہی ہو کہ برائیوں سے بچے، اپنے عمل سے کوئی نہیں بچ سکتا، تھوڑی بہت برائی سے کون خالی ہے۔'' (موضح قرآن)

پھر آپ دیکھیں ہمارا سب سے خطرناک دشمن ہمارا اپنا ''نفس'' ہے اور نفس کے شر سے بچنا بھی اللہ تعالیٰ کی ''رحمت'' ہی سے ممکن ہے، اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں:

﴿اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ﴾

ترجمہ ''بے شک نفس تو برائی سکھاتا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے۔'' (یوسف: ۵۳)

قرآن پاک بار بار بتاتا ہے کہ جب کوئی عذاب آیا تو اس عذاب سے وہی بچا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ''رحمت'' دے کر بچالیا...... اس موضوع پر آیات مبارکہ لکھوں تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا...... اصحاب کہف جب اپنے دشمن بادشاہ کے گھیرے میں تھے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ''رحمت'' مانگی:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا﴾

ترجمہ ''اے ہمارے رب! ہم پر اپنی رحمت نازل فرما اور ہمارے اس کام کے لئے کامیابی کا سامان کر دے۔'' (الکھف: ۱۰)

یہ تو ہوئی دشمنوں سے حفاظت، جبکہ قوت، طاقت اور دشمنوں پر غلبہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملتا ہے...... ذوالقرنین نے جب یاجوج ماجوج کے سامنے لوہے کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

پہاڑ کھڑا کر دیا اور انہیں مغلوب کر دیا تو فوراً کہا:

﴿هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ﴾

ترجمہ: ''یہ میرے رب کی رحمت ہے۔''(الکہف:۹۸)

یعنی میری یہ ساری قوت، طاقت اور غلبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے...... خلاصہ یہ ہوا کہ دنیا میں کام چلے گا تو ''اللہ تعالیٰ کی رحمت'' ہی سے چلے گا اور آخرت میں بھی کام بنے گا ''تو اللہ تعالیٰ کی رحمت'' ہی سے بنے گا:

﴿قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ﴾

ترجمہ: ''کہہ دو: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں، جس سے اس دن عذاب ٹل گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے رحم کر دیا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔''(الانعام:۱۵،۱۶)

اللہ تعالیٰ کا فضل بھی اس کی رحمت کا ایک بڑا درجہ ہے...... اللہ تعالیٰ کی رحمت کا موضوع بہت میٹھا اور مفصل ہے، میرے سامنے اس وقت کئی آیات مبارکہ ہیں جن کو لکھا جاسکتا ہے...... اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور رحم فرمائے تو قرآن پاک کی ''رحمت'' والی آیات کو ایک بار ترجمے اور تفسیر کے ساتھ دیکھ لیں...... تاکہ یقین کامل ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ جو رحمٰن بھی ہے اور رحیم بھی اور اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْن بھی، اس کی رحمت کے ہم کتنے زیادہ محتاج ہیں...... اور پھر ہم حقیقی محتاج کی طرح گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سوال کریں:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ...... رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ...... وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ...... رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔

یا رحمٰن! رحم فرما...... یا رحیم! رحمت فرما...... یا ارحم الراحمین! رحمت فرما، رحم فرما۔

”رحمت“ کے درجات:

یہ تو ہوئی ایک بات...... اب دوسری بات سمجھنے کی کوشش فرمائیں...... اللہ تعالیٰ کی رحمت کے کئی درجے ہیں...... ایک عمومی رحمت ہے جو دنیا میں ہر انسان، ہر جاندار اور ہر چیز پر ہے...... یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی تو ہے کہ ہر کوئی سانس لے رہا ہے اور رزق پا رہا ہے...... اور ایک اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے اور یہ خاص رحمت اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو عطاء فرماتا ہے...... دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی...... اور آخرت میں تو رحمت کا معاملہ ایمان والوں کے ساتھ ہی خاص ہو جائے گا...... پھر اس خاص رحمت کے بھی درجات ہیں...... سب سے اونچا درجہ تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نصیب ہوا ہے...... اور اس میں بھی سب سے اونچا درجہ رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب ہوا ہے...... اور ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہر وقت، بہت خصوصیت سے برستی رہتی ہیں:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾

ترجمہ ”بے شک اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے رحمت کی دعاء کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔“ (الاحزاب:۵۶)

”صلوٰۃ“ کا معنیٰ ہے ”خصوصی رحمت“ اور اس ”خصوصی رحمت“ کی بدولت نور اور ترقی کا راستہ ملتا ہے...... اور ہر طرح کے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں، خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ھُوَالَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا﴾

ترجمہ ''وہ (یعنی) اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے اور وہ ایمان والوں پر نہایت رحم والا ہے۔'' (الاحزاب: ۴۳)

معلوم ہوا کہ ''صلوٰۃ من اللہ'' اللہ تعالیٰ کی وہ رحمت ہے جس سے انسان کے دنیاو آخرت کے مسائل حل ہوتے ہیں...... کیونکہ ''نور'' کا ملنا ہی ہر اندھیرے سے نجات ہے...... اور گناہ سے لیکر عذاب جہنم تک ہر مصیبت اندھیرا ہی اندھیرا ہے...... اللہ تعالیٰ کی یہ صلوٰۃ حضور اکرم ﷺ پر اتنی برسی اور اتنی برستی ہے کہ خود آپ ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ''رحمت'' بن گئے...... چنانچہ ارشاد فرمایا کہ:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

''رحمت'' پانے کا طریقہ:

اگر آپ نے یہ دوسری بات بھی سمجھ لی ہے تو اب آخری اور تیسری بات سمجھیں...... اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو حضور اکرم ﷺ پر ''درود و سلام'' پڑھنے کا قرآن مجید میں حکم دیا ہے اور ہمارے لئے اس ''درود و سلام'' کا بدلہ یہ مقرر فرمایا ہے کہ جب ہم ایک بار درود پڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس ''صلوٰۃ'' یعنی ''خصوصی رحمتیں'' نازل فرمائے گا...... جبکہ بعض روایات میں ستر رحمتوں کا بھی تذکرہ ہے...... صحیح احادیث میں بالکل واضح فرمایا گیا ہے کہ:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔

ترجمہ ”جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔“
[صحیح مسلم ۔حدیث رقم:۴۰۸ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

اب ہمارے لئے معاملہ آسان ہوگیا...... پہلی بات یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ”رحمت“ کے سخت محتاج ہیں...... آج ہر طرف زحمت ہی زحمت نظر آرہی ہے...... دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کو ”صلوٰۃ“ کہتے ہیں اور اس رحمت کی برکت سے دنیا، آخرت کے مسائل حل ہوتے ہیں......اور تیسری بات یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی یہ ”خاص رحمت“ نصیب ہوتی ہے......تو بس پھر دیر کس بات کی ہے؟......آج ہی سے نہایت کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھ کر اپنی زحمتوں، مصیبتوں اور بے کاریوں کو بھگائیں اور دُنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کے مزے لوٹیں۔

مجاہدین کے لیے دو خاص درود شریف

درود شریف کے مختلف صیغے احادیث مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں...... ایک مستند و معتمد اللہ والے شیخ طریقت صاحب نے مجاہدین کے لئے یہ پیغام بھیجا ہے کہ وہ اگر درج ذیل دو صیغوں کا بھی اہتمام کریں تو ان شاء اللہ دیگر بے شمار فوائد کے ساتھ ساتھ انہیں جہاد میں بھی خوب ترقی اور کامیابی ملے گی۔

(۱) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص کے پاس خیرات کرنے کو مال نہ ہو، وہ اپنی دعاء میں یہ درود شریف پڑھے تو اس کے لئے باعث تزکیہ ہوگا“:

” اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ

الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ“۔

[صحیح ابن حبان۔حدیث رقم:۹۰۳ ، ناشر:مؤسسة الرسالة - بیروت]

(روزانہ کم از کم ستر (۷۰) بار اس کا اہتمام کریں)

۲ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ ہمارے گھرانے پر درود شریف پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیمانہ لے تو یہ درود شریف پڑھے“:

”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ“۔

[سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۹۸۲ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

(روزانہ کم از کم اکتالیس (۴۱) بار مذکورہ بالا درود شریف کا اہتمام کریں)

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ عَلٰی مَنْ اَرْسَلْتَہٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَبَارِكْ وَ سَلِّمْ عَلَیْہِ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

اصل بات "یقین" ہے

ایک واقعہ کسی جگہ پڑھا تھا...... اختصار اس کا یہ ہے کہ ایک یہودی کسی مسلمان کا پڑوسی تھا...... ہمارے ہاں جب اسلامی حکومتیں ہوتی تھیں تو جو غیر مسلم ذمی بن کر ہمارے ساتھ رہتے تھے اُن کے حقوق کا بہت خیال رکھا جاتا تھا...... حدیث شریف اور فقہ کی کتابوں میں ان "ذمیوں" کے مسائل اور حقوق پر بہت مفصل ہدایات موجود ہیں...... چنانچہ اس یہودی کے ساتھ اس کا مسلمان پڑوسی بہت اچھا سلوک کرتا تھا......آگے کا قصہ پڑھنے سے پہلے درود شریف سے اپنے دل اور زبان کو مہکا لیتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ۔

اس مسلمان کی عادت تھی کہ وہ ہر تھوڑی دیر بعد یہ جملہ کہتا تھا:

"حضرت محمد ﷺ پر درود شریف بھیجنے سے ہر دعاء قبول ہوتی ہے اور ہر حاجت اور مراد پوری ہوتی ہے"۔

جو کوئی بھی اس مسلمان سے ملتا وہ مسلمان اسے اپنا یہ جملہ ضرور سناتا...... اور جو بھی اس کے ساتھ بیٹھتا اسے ایک مجلس میں کئی بار یہ جملہ مکمل یقین سے سناتا کہ:

"حضرت محمد ﷺ پر درود شریف بھیجنے سے ہر دعاء قبول ہوتی ہے اور ہر حاجت

اور مراد پوری ہوتی ہے۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

اس مسلمان کا یہ جملہ اس کے دل کا یقین تھا...... اور وہ خود اس جملے کے فوائد و ثمرات دن رات اپنی زندگی میں دیکھتا تھا...... اور واقعی اس جملے میں کوئی "مبالغہ" یا "مغالطہ" بھی نہیں ہے...... خود حضور اقدس ﷺ نے اپنے ایک مقرب صحابی کو یہ وظیفہ ارشاد فرمایا کہ...... اگر وہ اپنے اوراد کا تمام وقت درود شریف میں گذاریں گے تو...... اللہ تعالیٰ ان کی دنیا و آخرت کی تمام حاجتیں پوری فرمائیں گے...... ماضی میں کئی ایسے گناہگار مسلمان بھی گذرے ہیں جن سے گناہ نہیں چھوٹتے تھے...... مگر انہوں نے ہمت کی...... اور اپنی شفاعت کے لئے "درود شریف" کا عمل کبھی نہ چھوڑا...... چنانچہ انجام اور خاتمے کے وقت اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ مغفرت و رحمت کا معاملہ فرمایا...... ہاں بے شک! درود شریف بہت قیمتی نعمت، بہت مقبول وظیفہ اور بہت اعلیٰ عبادت ہے...... اور یہ عبادت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے...... اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے...... اور یہ اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی مِنْ خَلْقِكَ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ۔

اس مسلمان کے اس جملے سے یہودی کو بہت تکلیف ہوتی تھی...... "یہودی" حضرت آقا مدنی ﷺ سے بہت سخت حسد اور عداوت رکھتے ہیں...... اور وہ حضور

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

اقدس ﷺ کی شان مبارک سننے کی ہمت بھی نہیں رکھتے...... ہمارے زمانے میں حضور اقدس ﷺ کی شان مبارک میں بے ادبی کی جتنی بھی ناپاک تحریکیں چل رہی ہیں...... اُن کے پیچھے یہودیوں کا ہاتھ، یہودیوں کا مال، یہودیوں کی ترغیب اور یہودیوں کا میڈیا ہے...... ''یہودی'' ابھی تک ''بنو قریظہ'' کے جہاد کو نہیں بھولے...... اُن کو ''بنو نضیر'' اور ''بنو قینقاع'' کے معرکے اب تک یاد ہیں...... اُن کو ''خیبر'' کا جہاد ابھی تک کانٹے کی طرح چبھتا ہے...... ''یہود'' دنیا کی بدترین، غلیظ ترین اور سازشی ترین ''قوم'' ہے...... اور اسلام دشمنی اس قوم کی گھٹی میں پڑی ہے...... اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ مسلمانوں کو یہودیوں کی طرف سے کس صورتحال کا سامنا ہوگا...... چنانچہ قرآن مجید کی سب سے بڑی اور سب سے اُونچی سورۃ یعنی ''سورۃ بقرۃ'' یہودیوں سے مقابلے کا طریقہ اس اُمت کو سکھاتی ہے...... اور یہودیوں کے تمام عزائم، امراض اور سازشوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرتی ہے......

آج کے زمانے میں جو افراد رسول اقدس ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کے مرتکب ہیں...... مسلمانوں کو ان کا حشر کعب بن اشرف یہودی اور ابورافع یہودی جیسا کرنا ہوگا...... تب ان شاء اللہ یہ مکروہ سلسلہ رکے گا یا کمزور پڑے گا...... اگر رسول اقدس ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کرنے والے زندہ پھرتے رہے تو پھر اس اُمت کے زندہ رہنے کا کوئی مقصد باقی نہیں رہ جاتا...... ہماری جان، ہماری اولاد حضرت آقا مدنی ﷺ کی ناموس مبارک پر قربان:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْفَرْقِ وَالْفُرْقَانِ وَ جَامِعِ الْوَرَقِ مِنْ سَمَاءِ الْقُرْآنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

اس مسلمان کے جملے سے اس کے ''یہودی'' پڑوسی کو بہت تکلیف ہوتی تھی...... مگر

وہ کیا کر سکتا تھا...... اسے اپنے کاموں اور ضروریات کے لئے بار بار اس مسلمان سے ملنا ہوتا...... اور ان ملاقاتوں کے دوران اسے بار بار یہی جملہ سننے کو ملتا کہ:

''حضرت محمد ﷺ پر درود شریف بھیجنے سے ہر دعاء قبول ہوتی ہے اور ہر حاجت اور مراد پوری ہوتی ہے۔''

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ۔

بالآخر اس یہودی نے اس مسلمان کو ''جھوٹا'' کرنے کی ٹھان لی...... اس نے ایک سازش تیار کی...... تاکہ اس مسلمان کو ذلیل و رسوا کیا جائے...... اور ''درود شریف'' کی تاثیر پر سے اس کے ''یقین'' کو کمزور کیا جائے...... اور اس سے یہ جملہ کہنے کی عادت چھڑوائی جائے...... یہودی نے ایک زرگر یعنی ''سنار'' سے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی...... اور اسے تاکید کی کہ ایسی انگوٹھی بنائے کہ اس جیسی انگوٹھی پہلے کسی کے لئے نہ بنائی ہو...... ''زرگر'' نے انگوٹھی بنادی...... وہ ''یہودی'' انگوٹھی لے کر مسلمان کے پاس آیا...... حال احوال کے بعد مسلمان نے اپنا وہی جملہ، اپنی وہی دعوت دہرائی کہ:

''حضرت محمد ﷺ پر درود شریف بھیجنے سے ہر دعاء قبول ہوتی ہے اور ہر حاجت اور مراد پوری ہوتی ہے۔''

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَھُوَ لَھَا اَھْلٌ۔

آپ غور فرمائیں...... اس مسلمان کا یہ جملہ بظاہر تو صرف درود شریف کی دعوت نظر آتا ہے...... مگر حقیقت میں یہ اسلام و ایمان کی دعوت بھی ہے...... کیونکہ درود شریف تو وہی بھیجے گا جو حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانے گا...... یہودی

نے دل میں کہا کہ...... اب بہت ہوگئی...... بہت جلد یہ ''جملہ'' تم بھول جاؤ گے...... کچھ دیر بات چیت کے بعد'' یہودی'' نے کہا...... میں سفر پر جا رہا ہوں...... میری ایک قیمتی انگوٹھی ہے...... وہ آپ کے پاس امانت رکھ کر جانا چاہتا ہوں...... واپسی پر آپ سے لے لوں گا...... مسلمان نے کہا...... کوئی مسئلہ نہیں، آپ بے فکر ہو کر انگوٹھی میرے پاس چھوڑ جائیں:

''حضرت محمد ﷺ پر درود شریف بھیجنے سے ہر دعاء قبول ہوتی ہے اور ہر حاجت و مراد پوری ہوتی ہے۔''

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ...... صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

یہودی نے وہ انگوٹھی مسلمان کے حوالے کی...... اور اندازہ لگا لیا کہ مسلمان نے وہ انگوٹھی کہاں رکھی ہے...... رات کو وہ چھپ کر اس مسلمان کے گھر کودا...... انگوٹھی تلاش کی اور اپنے ساتھ لے گیا...... اگلے دن وہ سمندر پر گیا اور ایک کشتی پر بیٹھ کر سمندر کی گہری جگہ پہنچا اور وہاں وہ انگوٹھی پھینک دی...... اور پھر اپنے سفر پر روانہ ہو گیا...... اس کا خیال تھا کہ جب واپس آؤں گا اور اس مسلمان سے اپنی انگوٹھی مانگوں گا تو وہ نہیں دے سکے گا...... تب میں اس پر چوری اور خیانت کا الزام لگا کر خوب چیخوں گا اور ہر جگہ اسے بدنام کروں گا...... وہ مسلمان جب اپنی اتنی رسوائی دیکھے گا تو اسے خیال ہو گا کہ درود شریف سے کام نہیں بنا...... اور یوں وہ اپنا جملہ اور اپنی دعوت چھوڑ دے گا...... مگر اس نادان کو کیا پتا تھا کہ درود شریف کتنی بڑی نعمت ہے۔

یہودی واپس آ گیا...... سیدھا اس مسلمان کے پاس گیا اور جاتے ہی اپنی انگوٹھی طلب کی...... مسلمان نے کہا:'' حضرت محمد ﷺ پر درود شریف بھیجنے

سے ہر دعاء قبول ہوتی ہے اور ہر حاجت اور مراد پوری ہوتی ہے‘‘...... آپ اطمینان سے بیٹھیں...... آج درود شریف کی برکت سے میں صبح دعاء کر کے شکار کے لئے نکلا تھا تو مجھے ایک بڑی مچھلی ہاتھ لگ گئی...... آپ سفر سے آئے ہیں وہ مچھلی کھا کر جائیں...... پھر اس مسلمان نے اپنی بیوی کو مچھلی صاف کرنے اور پکانے پر لگا دیا...... اچانک اس کی بیوی زور سے چیخی اور اسے بلایا...... وہ بھاگ کر گیا تو بیوی نے بتایا کہ مچھلی کے پیٹ سے سونے کی انگوٹھی نکلی ہے...... اور یہ بالکل ویسی ہے جیسی ہم نے اپنے یہودی پڑوسی کی انگوٹھی امانت رکھی تھی...... وہ مسلمان جلدی سے اس جگہ گیا جہاں اس نے یہودی کی انگوٹھی رکھی تھی...... انگوٹھی وہاں موجود نہیں تھی...... وہ مچھلی کے پیٹ والی انگوٹھی یہودی کے پاس لے آیا اور آتے ہی کہا:

’’حضرت محمد ﷺ پر درود شریف بھیجنے سے ہر دعاء قبول ہوتی ہے اور ہر حاجت پوری ہوتی ہے۔‘‘

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْ مِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

پھر اس نے وہ انگوٹھی یہودی کے ہاتھ پر رکھ دی...... یہودی کی آنکھیں حیرت سے باہر، رنگ کالا پیلا اور ہونٹ کانپنے لگے...... اس نے کہا: یہ انگوٹھی کہاں سے ملی؟...... مسلمان نے کہا: جہاں ہم نے رکھی تھی وہاں ابھی دیکھی وہاں تو نہیں ملی...... مگر جو مچھلی آج شکار کی اس کے پیٹ سے مل گئی ہے...... معاملہ مجھے بھی سمجھ نہیں آ رہا مگر الحمدللہ آپ کی امانت آپ کو پہنچی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے پریشانی سے بچا لیا......’’بے شک حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجنے سے ہر دعاء قبول ہوتی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

ہے اور ہر حاجت ومراد پوری ہوتی ہے۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

یہودی تھوڑی دیر کانپتا رہا...... پھر بلک بلک کر رونے لگا...... مسلمان اسے حیرانی سے دیکھ رہا تھا...... یہودی نے کہا مجھے غسل کی جگہ بتائیں...... غسل کر کے آیا اور فوراً کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت پڑھنے لگا:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

وہ بھی رو رہا تھا اور اس کا مسلمان دوست بھی...... اور مسلمان اسے کلمہ پڑھا رہا تھا اور یہودی یہ عظیم کلمہ پڑھ رہا تھا...... جب اس کی حالت سنبھلی تو مسلمان نے اس سے "وجہ" پوچھی تب اس نومسلم نے سارا قصہ سنا دیا...... مسلمان کے آنسو بہنے لگے اور وہ بے ساختہ کہنے لگا:

"حضرت محمد ﷺ پر درود شریف بھیجنے سے ہر دعاء قبول ہوتی ہے اور ہر حاجت ومراد پوری ہوتی ہے۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ وَ تَحَنَّنْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

مجلس عطّر سی

اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنی رحمت نازل فرمائے......ایک بار پوری محبت اور توجہ سے درود شریف پڑھ لیجئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

آپ یقین کر لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر دس خاص رحمتیں نازل فرمائی ہیں، اس میں ذرہ برابر شک کی گنجائش نہیں ہے......آقا مدنی ﷺ پر ’’درود و سلام‘‘ پڑھنے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا......اور ہمارے آقا مدنی ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پورا کرے گا اللہ تعالیٰ ہر بار کے درود شریف کے جواب میں اس پر دس درود نازل فرمائے گا......یعنی دس رحمتیں اور بہت سی نعمتیں اس کے علاوہ......اسے کہتے ہیں یقین کی کیفیت......خوب یاد رکھیے کہ یقین جتنا پختہ ہوگا اسی قدر فائدہ ملے گا......جب آقا ﷺ نے ایک بات فرمادی تو ہمیں اس میں شک کی اجازت ہی کہاں ہے؟......میں اپنے ساتھیوں سے عرض کیا کرتا ہوں کہ جب تمہیں محسوس ہو کہ اللہ پاک ناراض ہے تو فوراً ’’سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ‘‘ پڑھ کر دیکھو......اگر دل اور زبان دونوں یہ مبارک کلمہ پڑھنے لگیں تو خوش ہو جاؤ کہ اللہ پاک کی محبت متوجہ ہے......کیونکہ آقا ﷺ کا فرمان ہے کہ یہ دو کلمے اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں...... ’’سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ‘‘......اب شک کی کیا گنجائش ہے؟

فضیلت اسی کو ملتی ہے جو یقین رکھتا ہے، شک کرنے والے تو ہمیشہ دھکے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

کھاتے رہتے ہیں۔

ظاہر پرستوں کا مغالطہ

ظاہر پرست کہتے ہیں کہ مولوی نے جنت کو سستا کر دیا ہے کہ ایک بار درود شریف پڑھو تو جنت، وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھ لو تو جنت اور فلاں استغفار پڑھ لو تو جنت اور آیۃ الکرسی پڑھ لو تو جنت...... وہ کہتے ہیں کہ جنت اتنی سستی نہیں ہے، مولوی نے اسے سستا کر دیا ہے...... ظاہر پرستوں کی یہ بات بالکل غلط ہے...... دراصل ان جاہلوں کو درود شریف، آیۃ الکرسی اور استغفار کی قیمت کا اندازہ ہی نہیں ہے...... اگر انہیں ان اعمال کی قیمت کا اندازہ ہوتا اور ان اعمال کے اثرات کا تھوڑا سا پتہ ہوتا تو وہ ایسی غلط بات نہ کہتے...... امریکی صدر کے پاس دنیا بھر کی آرائشیں ہیں مگر اس کی زبان کلمہ نہیں پڑھ سکتی...... کلمہ اور درود شریف تو قسمت والے پڑھتے ہیں...... جی ہاں! وہی قسمت والے جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے...... اور پھر کوئی بھی عمل ایسا نہیں ہے جو دوسرے اعمال کو جنم نہ دیتا ہو...... جب کوئی کسی کو گالی دیتا ہے تو اس گالی سے کتنے اعمال جنم لیتے ہیں......لڑائی، زخم، دشمنی، انتقام، نفرت اور معلوم نہیں کیا کیا...... اور جب کوئی کسی سے کہتا ہے ”مجھے تم سے محبت ہے“ تو یہ ایک جملہ کتنے اعمال کو جنم دیتا ہے...... پھر خود سوچیے کہ درود شریف کے اثرات کتنے ہوں گے اور کلمہ طیبہ اور استغفار کے اثرات کتنے ہوں گے...... اور ان مبارک کلمات سے کتنے اُونچے اعمال جنم لیتے ہوں گے...... ایک آدمی ساری زندگی محنت کرتا ہے اور مال خرچ کرتا ہے، صرف اس بات پر کہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

میں نے فلاں سے انتقام لینا ہے...... وجہ کیا ہے؟...... جی اس نے میری ماں کو گالی دی تھی...... صرف ایک گالی نے کتنے اعمال کو جنم دیا...... اور دوسرا آدمی کسی کی ساری زندگی خدمت کرتا ہے کہ اس نے فلاں موقع پر میرے حق میں ایک جملہ اداء کیا تھا...... جب انسانی جملوں کا یہ وزن ہے تو پھر قرآن پاک کی آیات کا وزن کتنا ہوگا اور درود شریف کا وزن کتنا ہوگا؟...... اللہ اکبر کبیرا...... منکرین حدیث اور نیچریوں نے مسلمانوں کو اُن مبارک کلمات کی برکت سے محروم کرنے کی سازش کی ہے جو مبارک کلمات دلوں میں نور بھرتے ہیں، اعمال کی اصلاح کرتے ہیں، جنت میں پھل پھول لگاتے ہیں...... اور ایک مؤمن کو وزن دار مؤمن بناتے ہیں آپ ہمت کریں روزانہ ایک ہزار بار درود شریف کا معمول بنالیں...... پھر دیکھیں کہ آپ کے دل میں کس طرح سے سکون کے دریا بہتے ہیں...... اور آپ کے اوقات اور اعمال میں کتنا وزن پیدا ہوتا ہے۔

ایک دعوت

دُنیا میں بے شمار لوگ بے شمار کتابیں لکھتے ہیں...... مگر جب خود درود شریف کثرت سے پڑھنے والے ایک بزرگ.......... حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے قلم اُٹھایا...... تو ان کی ہر کتاب پورے عالم میں پھیل گئی...... کیا شیخ صاحب کے پاس اپنی کتابیں پھیلانے کے لیے کوئی جدید ٹیکنالوجی تھی؟...... نہیں، بلکہ وہ تو بہت سادہ سے فقیر منش انسان تھے...... ہاں! ان کے دل میں ایمان تھا اور حضور پاک ﷺ کی محبت...... اور وہ تلاوت کلام پاک اور درود

شریف کی کثرت فرماتے تھے اور نمازوں کا پورا اہتمام کرتے تھے...... چنانچہ ان چیزوں کا فائدہ انہیں ملا، خود ان کے اعمال سنورتے چلے گئے، ان کے اوقات میں برکت ہوتی چلی گئی...... اور پھر جو کچھ انہوں نے لکھا وہ ہواؤں کے دوش پر سارے عالم میں پھیل گیا...... ان کے رسالے "فضائل درود شریف" کو ہی لے لیجئے حضور اقدس ﷺ کے عشق میں ڈوبے ہوئے کچھ اللہ والوں نے ان سے یہ رسالہ لکھنے کی فرمائش کی...... حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ خود عاشق صادق تھے...... اور عاشق صادق ہمیشہ اپنے آپ کو اپنے محبوب کے سامنے بے حد حقیر سمجھتا ہے...... اور اسے ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ محبوب کی بے ادبی نہ ہو جائے...... حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ سے جب درود شریف کے فضائل پر رسالہ لکھنے کی فرمائش کی گئی تو حضرت شیخ کانپ گئے...... کہاں سیاہ زلفوں والے محبوب ﷺ اور کہاں میں؟
مگر اصرار بڑھتا گیا تو تیار ہو گئے کہ چلو اس بہانے محبوب کے قرب کا کچھ ذریعہ ہو جائے گا...... اب عشق کی نزاکتوں کا حال دیکھیں...... وہ شخص جس نے پچاس سال تک حدیث شریف کی بڑی بڑی کتابیں پڑھائیں...... اور جن کے درس میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدث چپکے سے آ کر بیٹھ جایا کرتے تھے...... جی ہاں! وہ شخص جنہوں نے مؤطا امام مالک کی شہرۂ آفاق شرح لکھی اور جنہوں نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے علوم کو قلم کی زبان بخشی...... جی ہاں! زمانے کے معتبر ترین شیخ الحدیث جب فضائل درود شریف لکھنے بیٹھے تو بے حال ہو گئے اور قلم نے جواب دے دیا...... تب انہوں نے حضرت حکیم الامۃ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ "زاد السعید" کو بنیاد بنا کر اپنے قلم کو سہارا دیا...... اور پھر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا علم اپنی وہبی

شان کے ساتھ ٹھاٹھیں مارنے لگا...... جی ہاں! محبوب تک پہنچنے میں وقت لگتا ہے مگر جب ملاقات ہو جائے تو پھر دل کھل جاتا ہے......ماشاء اللہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب رسالہ لکھا ہے.........میں نے اپنے کئی رفقاء کرام کو اس رسالے کو پڑھنے کی طرف توجہ دلائی، بخدا جس نے بھی پڑھا جھوم اٹھا...... اور ایک عالم ومجاہد ساتھی نے تو باقاعدہ شکریہ ادا کیا کہ آپ نے مجھے یہ رسالہ پڑھوایا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے......آپ سب سے بھی یہی گذارش ہے کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ ’’فضائل درود شریف‘‘ اور حضرت حکیم الامۃ رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ ’’زاد السعید‘‘ کا مطالعہ فرمالیں......زاد السعید کا مطالعہ تو ایک گھنٹے میں ہو جاتا ہے جب کہ ’’فضائل درود شریف‘‘ کو پانچ گھنٹے میں ختم کیا جاسکتا ہے......اگر ایک مجلس میں ممکن نہ ہو تو دو چار دن میں پڑھ لیں......ان شاء اللہ نور کا ایک راستہ، علم کا ایک دروازہ اور یقین کا ایک باب دل میں کھل جائے گا......اور ہمارے ناپاک دل کو پاکی حاصل کرنے کا طریقہ معلوم ہو جائے گا......بے شک! آقا مدنی ﷺ کی محبت، آپ کی حسین زلفوں کی محبت، آپ کے پیارے چہرے کی محبت، آپ کی کالی کملی کی محبت، آپ کی دلکش مسکراہٹ کی محبت ...... آپ کی آل، اولاد کی محبت، آپ کے اصحاب کی محبت ...... اور آپ کے دین، آپ کے جہاد اور آپ کی ایک ایک سنت کی محبت ...... بہت بڑی چیز ہے، بہت ضروری چیز ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ مَنْ زَانَتْ بِهِ الْعُصُرُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

احسان شناسی

آپ ﷺ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں...... آپ ﷺ نے پتھر کھا کر، زخم سہہ کر اور فاقے اٹھا کر یہ پیارا دین ہم تک پہنچایا...... خود سوچیں کہ اگر ہم مسلمان نہ ہوتے تو کتنے بدتر جانور ہوتے...... آقا ﷺ کی محنت اور روحانیت کا فیض ہے کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں...... کسی دن صرف وضو کی نعمت پر غور کرلیں تو سارا دن درود شریف پڑھنے سے زبان نہ تھکے...... اس وضو نے ہمیں کتنا پاک رکھا ہوا ہے...... ورنہ دنیا تو ناپاکی میں کتوں کو پیچھے چھوڑ چکی ہے...... حضرت آقا ﷺ کے کس کس احسان کا ذکر کیا جائے ...... اللہ اکبر کبیرا...... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوش نصیب تھے...... ہماری مائیں امہات المومنین رضی اللہ عنہن تو بہت خوش نصیب تھیں...... ان سب کو آقا مدنی ﷺ کا دیدار بھی ملا اور قرب بھی اور ان کو آقا مدنی ﷺ کی خدمت کا موقع بھی ملا...... اللہ تعالیٰ کی قسم! حضرت بلال، حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم بہت سعادت مند تھے...... انہوں نے حضرت آقا ﷺ کے جوتے اٹھائے اگر ساری دنیا کی سلطنت صرف اس سعادت پر قربان کر دی جائے تو سودا بہت سستا ہے...... اللہ اکبر کبیرا...... جن کی زیارت کا شوق سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور فرشتوں کو تھا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی بڑی بڑی مجلسوں کا لطف پایا...... اللہ اکبر کبیرا...... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوش نصیبی بہت بڑی ہے، بہت اُونچی ہے۔ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

فتنوں کا علاج

اس وقت مسلمانوں پر فتنوں کا زوردار حملہ ہے اور درود شریف کی کثرت ان فتنوں کا علاج ہے...... وجہ صاف ظاہر ہے کہ درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی ہر مصیبت کو دور کرسکتی ہے...... ہم اگر روزانہ ایک ہزار بار درود شریف پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ کی دس ہزار رحمتیں بلاشبہ نازل ہوں گی ...... اور قیامت کے دن حضور پاک ﷺ کا قرب بھی نصیب ہوگا...... درود شریف کے صیغے چھوٹے بھی ہیں اور بڑے بھی...... حدیث شریف میں درود شریف کے کئی صیغے وارد ہوئے ہیں...... ”زاد السعید“ اور ”فضائل درود شریف“ میں درود وسلام کے بیالیس صیغے جمع فرمائے ہیں اور چند دوسرے درود شریف بھی لکھے ہیں...... اگر ایک آدمی روزانہ ایک ہزار بار...... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ ہی پڑھ لے تو پندرہ بیس منٹ لگتے ہیں...... اللہ کے بندو اور بندیو! یہ پندرہ منٹ قبر اور آخرت میں بہت کام آئیں گے۔

درود شریف کی ایک بڑی برکت

ہم نے دورِ حاضر میں درود شریف کی ایک اور بڑی برکت یہ دیکھی ہے کہ جو مسلمان صحیح عقیدے کے ساتھ درود شریف کی کثرت کرتے ہیں وہ جہاد کا انکار نہیں کرتے...... آپ جانتے ہیں کہ جہاد اسلام کا ایک محکم اور قطعی فریضہ ہے......لغوی معنیٰ میں الجھے بغیر جہاد کا مطلب اتنا واضح ہے کہ اُسے دشمنانِ اسلام بھی سمجھتے ہیں

جہاد کا انکار قرآن پاک کے ایک بڑے حصے کا انکار ہے جو کہ صریح کفر ہے...... جہاد کے معنیٰ حضور اکرم ﷺ کے غزوات مبارکہ نے بالکل واضح فرما دیئے ہیں اور آپ ﷺ کے زخم اور آپ ﷺ کا خون جہاد کا معنیٰ سمجھانے کے لئے سب سے مستند مضمون ہے...... مگر شیطان ملعون نے طرح طرح کے لبادے اوڑھا کر جہاد کے انکار کا فتنہ کھڑا کیا ہے...... اللہ تعالیٰ اس فتنے سے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے...... میرا تجربہ ہے کہ جو مسلمان صحیح عقیدے کے ساتھ درود شریف کی کثرت کرتے ہیں وہ اس فتنے سے بچے رہتے ہیں...... مجھے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے کئی ملکوں میں جانے کا موقع عطاء فرمایا ہے...... میں نے ہر جگہ درود شریف کی کثرت کرنے والے علماء، بزرگوں اور عام مسلمانوں کو جہاد کا حامی پایا ہے...... یہ اس زمانے میں درود شریف کی ایک کھلی برکت اور کرامت ہے...... مصنفین میں سے جہاد کے بالکل صاف شفاف معنیٰ بیان کرنے میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو خاص کمال حاصل ہے...... آپ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ’’نَشْرُ الطِّیبِ فِیْ ذِکْرِ النَّبِیِّ الْحَبِیْبِ ﷺ‘‘ میں حضور اکرم ﷺ کے جہاد اور غزوات کو اتنا بے غبار اور دلنشین بیان فرمایا ہے کہ دل سے دعائیں نکلتی ہیں...... اور تفسیر ’’بیان القرآن‘‘ میں جہاد کے موضوع پر خاص الخاص محنت فرمائی ہے اور سورۃ توبہ کی ابتدائی انتیس آیات کی ترتیب جوڑنے میں چھ ماہ کی دماغ سوز مشقت فرمائی ہے...... یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت حکیم الامۃ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جن ایام میں اپنی کتاب ’’نَشْرُ الطِّیب‘‘ لکھ رہے تھے ان دنوں ہر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

طرف زلزلے آ رہے تھے اور طاعون کا مرض عام تھا...... مگر حضور اکرم ﷺ کے مبارک تذکرے پر مشتمل اس کتاب کی برکت سے آپ کا علاقہ ہر طرح کے زلزلے اور آفات سے محفوظ رہا...... "نَشْرُ الطِّیب" کو پڑھ کر انسان کے آنسو بے اختیار ٹپکنے لگتے ہیں اور حضور اکرم ﷺ کی محبت انسان کے خون میں نور بن کر دوڑنے لگتی ہے...... حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں آپ ﷺ کے مبارک حالات "ابتدائے نور" سے "انتہائے ظہور" تک لکھے ہیں ...... اور آپ ﷺ کی مبارک زندگی کے ہر دور کا نقشہ کھینچا ہے...... اگر ہمارے گھروں میں ایک بار اس کتاب کی تعلیم کرا لی جائے تو بے انتہاء فائدے کی ان شاء اللہ اُمید ہے...... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی درود شریف کی کثرت کا بہت اہتمام تھا اور آپ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق کثرت درود شریف کی کم سے کم تعداد تین سو بیان فرمایا کرتے تھے...... آپ نے خود "نَشْرُ الطِّیب" میں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا تذکرہ فرمایا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کے زمانے میں پورے علاقے میں برکت رہی اور یہ علاقہ ہر طرح کی آفات سے محفوظ رہا...... بے شک حضور پاک ﷺ کا مبارک تذکرہ اور آپ پر پڑھا جانے والا درود وسلام مسلمانوں کے لئے ایک بڑی رحمت ہے۔

بُرے حالات سے نکلنے کا نسخہ

دُنیا کے حالات بہت خراب ہیں، ہر طرف بدامنی ظلم اور مہنگائی کا دَور دورہ ہے...... عزت اور سکون سے جینا مشکل ہو گیا ہے...... ان حالات میں مسلمانوں

کے لئے قرآنی نسخہ یہ ہے کہ مسلمان حضور پاک ﷺ سے تعلق کو مضبوط بنائیں اور درود شریف وسلام کی کثرت کریں ...... اللہ تعالیٰ سے بہت اُمید ہے کہ وہ درود وسلام کی برکت سے ہمارے حال پر رحم فرمائے گا ...... ہمارے اعمال کی اصلاح فرمائے گا اور ہمارے لئے آسانیاں مقدّر فرمائے گا، ان شاءاللہ ...... کیونکہ حالات کی خرابی برے اعمال کا نتیجہ ہے ...... اور برے اعمال کی اصلاح کے لئے درود شریف ایک بہترین تحفہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

اللہ تعالیٰ کا ایک تاکیدی حکم

اللہ تعالیٰ کا تاکیدی حکم ہے کہ......تمام ایمان والے نبی کریم حضرت محمد ﷺ پر درُود وسلام بھیجا کریں......حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرات صحابہ وتابعین اور مشائخ نے درود شریف کا وظیفہ مقرر کیا تھا کہ (روز اتنا پڑھا کریں گے) اگر کسی دن اُن کا یہ وظیفہ فوت ہو جاتا تو وہ خود کو مردہ سمجھتے اور ماتم کرتے کہ آج کی رات ہم مر گئے تھے اگر زندہ ہوتے تو سرورِ کائنات ﷺ پر درود شریف بھیجتے۔“ [راحت القلوب۔ص:۱۴۱،ناشر:ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔لاہور]

مجاہدین سے دردمندانہ گذارش

مجاہدین کرام مکمل اخلاص اور محبت کے ساتھ درود شریف کا اہتمام کریں......اس سے ان کا جہاد قبولیت اور ترقی پائے گا......آج کل فتنے بہت زیادہ ہیں......اور اصلی جہاد پر قائم رہنا بہت مشکل ہے......آج امت مسلمہ کو جہاد کی بے حد ضرورت ہے......مگر ایسا جہاد جو خالص ہو،شریعت کے مطابق ہو اور مقبول ہو......

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ مجاہدین کی دو قسمیں ہیں......ایک مقبول اور دوسری غیر مقبول......اسی طرح شہداء کی بھی دو قسمیں ہیں......چونکہ جہاد

سے پورے دین کو قوت ملتی ہے اس لئے مجاہدین پر شیطان بہت حملے کرتا ہے...... جہاد سب سے افضل عمل ہے...... اور مجاہد سب سے افضل مؤمن ہے...... افضلیت کا یہ اونچا مقام مجاہد سے چھیننے کے لئے شیطان پورا زور لگاتا ہے...... اس لئے ہماری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ فتنوں سے بچیں...... جہاد کے نام کو ہی کافی نہ سمجھیں...... بلکہ خالص اور مقبول مجاہد بننے کی فکر، دعاء اور کوشش کریں...... اور اس کا ایک بہترین ذریعہ...... درود وسلام کی کثرت ہے...... نبی کریم آقا مدنی ﷺ ہمارے مرکز ہیں...... ہم اپنے مرکز سے مضبوط جڑیں گے تو فتنوں سے بچیں گے...... ترقی پائیں گے...... اور سیدھے راستے پر رہیں گے۔

لازمی ضرورت

ہم جب تک درود شریف کو ''ثواب'' حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے رہیں گے اس وقت تک ہمیں اس کا اہتمام نصیب نہیں ہوگا...... ہمیں چاہیے کہ ہم ''درود شریف'' کو اپنی ''لازمی ضرورت'' سمجھیں...... اس میں شک نہیں کہ ''درود شریف'' بہت بڑے ثواب اور اجر حاصل کرنے کا ذریعہ ہے...... ایک بار درود شریف پڑھنے پر نقد پچاس انعامات ملتے ہیں...... اور حضرت خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو ایک بار درود شریف پڑھنے پر ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں اور درود پڑھنے والے کا شمار ''اولیاء اللہ'' میں ہوتا ہے...... حقیقی صوفیاء کرام دراصل اللہ تعالیٰ کی بڑائی، کبریائی اور اس کی وسعت رحمت کے مراقبہ میں غوطہ زن رہتے ہیں...... اس لئے وہ اعمال کا ثواب بھی اسی رحمت کی وسعت کے مطابق بیان فرماتے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

ہیں...... یہ مبالغہ نہیں ہوتا...... آج کسی کو بھی رحمت الٰہی کے مراقبے کی سیر نصیب ہو تو وہ دیکھ لے گا کہ...... اس عظیم بادشاہ کے سامنے لاکھوں اور کروڑوں کی کیا حیثیت ہے...... بہرحال درود شریف کا اجر اور ثواب بے انتہاء ہے...... مگر ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ درود شریف کے بغیر ہمارا گذارہ ہی نہیں ہے...... ہمیں نہ تو حضرت آقا مدنی ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی...... اور نہ ہم نے آقا مدنی ﷺ کی صحبت مبارک پائی...... ہم نے نہ آپ ﷺ کی کوئی خدمت کی...... اور نہ ہم نے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کچھ سنا...... ہم نے نہ آپ ﷺ کی مبارک آنکھوں کا فیض پایا...... اور نہ ہمارے کانوں کو آپ ﷺ کی آواز مبارک سننا نصیب ہوئی...... جبکہ دین اسلام کا مرکزی نکتہ...... ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ'' ہے...... یہ کلمہ ایمان کا لازمی جزو ہے...... ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ''...... ہم نے بھی اس مبارک کلمے پر اسی طرح ایمان لانا ہے جس طرح حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایمان لائے تھے...... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور اقدس ﷺ کی صحبت، خدمت اور مرافقت کا شرف نصیب ہوا تو کلمہ اُن کے قلوب میں اتر گیا...... جبکہ ہمارے لئے اس کمی کی تلافی کیسے ہو؟...... بے شک درود و سلام کی کثرت ہماری اس کمی اور محرومی کی بڑی حد تک تلافی کر سکتی ہے...... ہم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام تو نہیں پا سکتے...... مگر درود شریف کے ذریعہ ہمیں حضور اقدس ﷺ کا ایک روحانی قرب ملتا ہے...... اور اس قرب کی برکت سے ہم زمانے کے بڑے بڑے فتنوں سے بچ سکتے ہیں۔

ایسے بے شمار واقعات سامنے آچکے ہیں کہ کئی افراد نے درود شریف سے اپنا

تعلق مضبوط رکھا تو...... بڑے بڑے گناہوں اور کوتاہیوں کے باوجود اُن کو مغفرت ملی...... وہ مرکز سے جڑے ہوئے تھے...... اور جو مرکز سے غیر مشروط وفاداری رکھے تو فتنے اس کے قریب نہیں آ سکتے...... درود شریف ہماری آخرت کے لئے بے حد لازمی...... اور ہماری دنیا کے لئے بے حد ضروری ہے...... ہمیں ہر خیر حضرت آقا مدنی ﷺ کے ذریعہ ہی ملی ہے...... وہ قرآن ہو یا نماز...... وہ کعبہ ہو یا مسجد نبوی...... وہ حج ہو یا جہاد...... وہ ذکر ہو یا تلاوت...... وہ دین ہو یا دنیا...... اور آپ ﷺ آج بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں...... جس طرح کہ آپ ﷺ اپنی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں تھے...... تو آج بھی ہمیں جو خیر ملے گی وہ حضرت آقا مدنی ﷺ کے ذریعہ سے ہی ملے گی...... اور درود شریف حضرت آقا مدنی ﷺ سے ہمارا تعلق مضبوط بناتا ہے...... ہر درود و سلام آپ ﷺ تک پہنچایا جاتا ہے...... اور آپ ﷺ اس کا جواب ارشاد فرماتے ہیں...... اور درود شریف پڑھنے والے کا نام اس کی ولدیت سمیت حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے...... اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے فرشتوں کا ایک وسیع نظام مقرر فرما دیا ہے...... درود شریف کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ اس سے ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے...... اور دوسرا فائدہ یہ کہ...... ہمارا تعلق اپنے مرکز سے مضبوط ہوتا ہے اور حضرت آقا مدنی ﷺ کے ساتھ ہماری نسبت مضبوط ہوتی ہے...... اب جسے یہ نعمتیں حاصل ہو جائیں...... اس کے لئے دنیا بھی خیر اور آخرت بھی خیر۔

اے پیارے مجاہدو!

اے پیارے مجاہدو! اللہ تعالیٰ کے محبوب بندو! اللہ تعالیٰ تمہیں ساری امت کی طرف سے

جزائے خیر عطاء فرمائیں......تم نے اپنا سب کچھ اس دین کی خاطر لگا رکھا ہے...... تمہارے جسم زخموں سے چور ہیں......تم پر ساری دنیا کا کفر حملہ آور ہے......تم پر طرح طرح کی پابندیاں ہیں......تم نے اللہ تعالیٰ سے جان و مال کا سودا کر کے اس دنیا کے عیش و آرام کو چھوڑ رکھا ہے...... بے شک تمہارا مقام بہت بلند...... اور تمہاری محنت بہت افضل ہے...... اللہ تعالیٰ تمہیں قدم قدم پر اپنی نصرت اور فتوحات عطاء فرمائے......تمہاری یہ قربانی اور محنت مزید ترقی اور قبولیت پائے...... اس کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے حقیقی امیر سے اچھی طرح جڑ جاؤ...... ہاں! قیامت تک کے ہر مجاہد کے ’’حقیقی امیر‘‘ حضرت آقا مدنی ﷺ ہیں......تم اپنے مرکز سے مضبوط جڑ جاؤ...... اور تمہارے ’’حقیقی مرکز‘‘ حضرت آقا مدنی ﷺ ہیں......تم ان کی سیرت و صورت کی مکمل پیروی کرو......ان سے محبت کا حق اداء کرو......اور ان پر درود و سلام کی ایسی کثرت کرو کہ ہر وقت رحمت و نصرت کے فرشتے تم پر محو پرواز رہیں......فرصت نکال کر ایک بار درود و سلام کے تمام فضائل پڑھ لو...... ان فضائل کے رازوں پر غور کرو......اور پھر درود و سلام کی طاقت اور خوشبو کو اپنے اندر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سمو لو...... تب تم دیکھو گے کہ......تمہارے قدموں کے ساتھ نصرت کس طرح چلتی ہے......اور فتنے تم سے کس طرح دور بھاگتے ہیں...... اخلاص، محبت، توجہ اور اہتمام کے ساتھ...... درود شریف......بہت زیادہ درود شریف:

﴿صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾

ایک انمول درود شریف

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ’’رَاحَۃُ الْقُلُوْبِ‘‘ میں

ایک درود شریف لکھا ہے...... اور اس کے فضائل وفوائد پر دو تین صفحے رقم فرمائے ہیں...... بندہ کراچی میں ایک بار استاذ محترم حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت استاذ محترم مولانا بدیع الزمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوا...... حضرت مولانا بدیع الزمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت متبع سنت، راسخ العلم اور بڑے مقام والے عالم دین اور ولی اللہ تھے...... حضرت مولانا بدیع الزمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سخت علالت کے باوجود محبت و شفقت سے ملاقات فرمائی...... اور ''تفسیر مظہری'' میں سے اسی درود شریف کی فضیلت پڑھوائی جو کہ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے...... البتہ تفسیر مظہری والا درود شریف کچھ مختصر تھا جبکہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ والا کچھ مفصل ہے...... یہ درود شریف واقعی ایک تحفہ، ایک انمول خزانہ اور ایک زندہ کرامت ہے...... کوشش کریں کہ صبح وشام ایک ایک مرتبہ...... یا صبح دس بار اور شام دس بار پڑھ لیا کریں...... اس کا معنیٰ ومطلب بھی کسی سے سمجھ لیں...... اور اسے اپنے معمولات کا حصہ بنالیں...... درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ۔

حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک...... درود شریف کے یہ صیغے حدیث پاک سے تقریباً ثابت ہیں...... حضرت نے اس درود شریف کی جو کرامات لکھی ہیں وہ راحت القلوب میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ [راحت القلوب۔ص: ۱۴۳، ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔لاہور]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے ’’درود وسلام‘‘ میں بڑی خیر، برکت اور رحمت رکھی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

دل چاہتا ہے کہ کسی دن بھی درود شریف کے عمل کا ناغہ نہ ہو...... درود شریف ہمیں ’’اللہ تعالیٰ‘‘ سے جوڑتا ہے...... درود شریف ہمیں ’’حضرت محمد ﷺ‘‘ سے جوڑتا ہے...... درود شریف ہمیں ’’مکہ مکرمہ‘‘ اور ’’مدینہ منورہ‘‘ دونوں سے جوڑتا ہے...... درود شریف ہمیں ’’رحمت‘‘ سے جوڑتا ہے...... درود شریف ہمیں ’’شفاعت‘‘ سے جوڑتا ہے...... درود شریف ہمیں ’’مغفرت‘‘ سے جوڑتا ہے...... درود شریف ہماری ملاقات ’’فرشتوں‘‘ سے کراتا ہے...... درود شریف ہمیں ’’اُونچی روحانی سیر‘‘ کراتا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

درود شریف میں ’’اللہ تعالیٰ کا ذکر‘‘ بھی ہے...... حضرت آقا مدنی ﷺ ’’کا تذکرہ بھی‘‘ ہے...... درود شریف میں ’’دعاء‘‘ بھی ہے...... درود شریف میں عقیدہ بھی ہے...... درود شریف میں عمل بھی ہے...... درود شریف میں ’’محبت‘‘ بھی ہے...... درود شریف میں ’’وفاداری‘‘ بھی ہے...... درود شریف میں ’’عشق‘‘ بھی ہے...... درود شریف میں ’’طہارت‘‘ اور ’’پاکی‘‘ بھی ہے...... اور درود شریف میں ’’اللہ تعالیٰ کا قرب‘‘ بھی ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صَلّٰی عَلَیْہِ الْمُصَلُّوْنَ

درود شریف میں ''اُونچی پرواز'' ہے...... درود شریف میں ''دعاؤں کی قبولیت'' ہے...... درود شریف میں ''حاجات کی تکمیل'' ہے...... درود شریف میں ''نفس کی اصلاح'' ہے...... درود شریف میں ''دل کا تزکیہ'' ہے...... درود شریف میں ''آنکھوں کی روشنی'' ہے...... درود شریف میں ''آخرت کی آسانی'' ہے...... درود شریف میں ''دنیا کی برکت'' ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ اَوَّلِ کَلَامِنَا وَفِیْ اَوْسَطِ کَلَامِنَا وَفِیْ اٰخِرِ کَلَامِنَا۔

''مقابلہ حسن'' کیا ہے؟

جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کو ہم ''مقابلہ حسن'' کہتے ہیں...... اللہ تعالیٰ ''اَلْجَمِیْل'' ہے...... حسن والا، حسن کا خالق، حسن کا مالک...... حضرت آقا مدنی ﷺ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ ''حسین'' ہیں...... ظاہری حسن اور باطنی حسن کا شاہکار مرقع...... درود شریف میں ہم ان دونوں کا تذکرہ کرتے ہیں...... اللہ تعالیٰ سے حضرت آقا مدنی ﷺ کے لئے خاص رحمت مانگتے ہیں...... ''صلوٰۃ'' کہتے ہیں حسین ترین رحمت کو...... درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ درود شریف پڑھنے والوں پر صلوٰۃ، رحمت اور ان جیسی اور کئی حسین نعمتیں برساتے ہیں...... درود شریف کی برکت سے ہمارا نامۂ اعمال حسین ہوتا ہے...... ہمارا دل، ہمارا چہرہ، ہماری زبان، ہماری سانس اور ہماری قبر حسین ہوتی ہے...... درود شریف کی برکت سے ہمارا ایمان حسین ہوتا ہے...... ہمارا عمل حسین

ہوتا ہے...... ہمارا عقیدہ حسین ہوتا ہے...... درود شریف اوّل تا آخر حسن ہی حسن ہے...... اصل حسن، حقیقی حسن، کبھی زائل نہ ہونے والا حسن...... اسی لئے دل سے آواز آئی ہے کہ اس عمل کو ''مقابلۂ حسن'' کہا جائے......تا کہ ''مقابلۂ حسن'' کا لفظ ان بدبودار مناظر سے نجات پائے...... جو مناظر شیطان سے بھی زیادہ بے حیا اور بدصورت ہیں......جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن حضرت آقا مدنی ﷺ نے ہمیں خود کثرت درود شریف کا حکم فرمایا ہے......حسن والوں کی طرف سے آیا ہوا حکم کتنا حسین ہوگا......کتنا خوبصورت اور کتنا حسین؟

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدَرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَ کَمَالِہٖ

جمعرات اور جمعہ کے دیگر بھی کئی اعمال ہیں......مثلاً جمعہ کی رات زیادہ دعاء کا اہتمام کرنا...... اس رات بڑی دعائیں قبول ہوتی ہیں...... جمعہ کی نماز فجر خاص طور سے جماعت کے ساتھ اداء کرنا......اس کی حدیث شریف میں خاص فضیلت آئی ہے...... جمعہ کے دن نماز فجر سے پہلے تین بار یہ استغفار پڑھنا......اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ......اس کی فضیلت ''الیٰ مغفرۃ'' کتاب میں ملاحظہ فرمالیں......جمعہ کے دن غسل کا اہتمام کرنا......مسواک کرنا،خوشبو لگانا......خواتین کا اس دن ظہر کی نماز جلد اداء کرنا...... مردوں کا جمعہ نماز کے لئے بہت جلد مسجد جانا...... جمعہ کے دن صدقہ دینا...... جمعہ میں ایک گھڑی خاص قبولیت کی ہے اس کو حاصل کرنا......جمعہ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل کی تلاش میں نکلنا......جمعہ نماز کے لئے پاک صاف لباس پہننا......خوشبو لگانا......جمعہ کے دن اپنی مساجد

میں خوشبو مہکانا...... جمعہ کے دن اپنے مرحوم والدین کی قبور پر جانا...... جمعہ کے دن کسی جنازے اور کسی نکاح میں شرکت کرنا...... جمعہ کے دن محاذ جنگ پر خطبے کے وقت دشمنوں پر حملہ کرنا...... جمعہ کے دن کسی مریض کی عیادت کرنا...... جمعہ کے دن عصر سے مغرب تک کے وقت میں ذکر اللہ، درود شریف، تلاوت اور دعاء میں مشغول رہنا...... جمعہ کے دن سورۃ الکھف کی تلاوت کرنا...... جمعہ کے دن ''سورۃ یٰسٓ'' اور ''سورۃ الصافات'' پڑھ کر اپنی حاجات کے لئے دعاء کرنا...... یہ سارے اعمال بھی ''مقابلۂ حسن'' کا حصہ ہیں...... مگر خاص عمل جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن ''درود وسلام'' کی کثرت ہے...... آئیے! اپنے محبوب نبی ﷺ پر دل کی گہرائیوں سے درود وسلام بھیجیں...... صبح، شام، رات، دن...... کبھی ناغہ نہ ہو...... کبھی ناغہ نہ ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ...... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ...... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم...... صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

محبت ورحمت کا نظام

اللہ تعالیٰ ہمیں ''درودشریف'' جیسی عظیم الشان نعمت کی قدر نصیب فرمائے...... حضرت شیخ شعراوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ...... اگر کوئی مسلمان درود شریف کی قدر جان لے تو پھر وہ روزانہ ایک لاکھ بار درود شریف پڑھنے کو بھی زیادہ نہیں سمجھے گا...... ہاں! بے شک ''درودشریف'' میں محبت ہے...... اور محبت کی کوئی حد نہیں ہوتی...... اور محبت کی پیاس کبھی نہیں بجھتی...... درود شریف کے اندر ''محبت'' اور ''رحمت'' کا ایک عجیب نظام قائم ہے...... ایک عالم سنا رہے تھے کہ ایک بار ایک نوجوان نے انہیں فون کیا...... وہ خودکشی کی اجازت مانگ رہا تھا...... کہہ رہا تھا کہ میں بہت پریشانی اور تکلیف میں ہوں...... مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میرے سر پر پہاڑ رکھ دیا گیا ہے...... اب میرے لئے ایک لمحہ زندہ رہنا مشکل ہے...... میری پریشانیوں اور تکلیفوں کا کوئی حل نہیں ہے...... بس میں مرنا چاہتا ہوں...... عالم نے فرمایا: تم میری ایک بات مان لو...... ابھی مغرب کا وقت قریب ہے...... تم وضو کر کے مسجد میں جاؤ...... نماز اداء کر کے ایک طرف بیٹھ کر درود شریف پڑھتے جاؤ...... عشاء تک یہی عمل کرو...... پھر مجھ سے رابطہ کرنا...... عشاء کی اذان کے قریب اس نوجوان کا دوبارہ فون آیا...... وہ خوشی سے چیخ رہا تھا...... حضرت! میرے سر سے پہاڑ اُتر گیا...... میرے غم دور ہو گئے...... میری حالت بدل گئی سبحان اللہ! صرف ایک گھنٹے کے ''درودشریف'' نے ایسا ''نظام محبت ورحمت''

جاری فرمایا کہ...... اس نوجوان کی دنیا ہی بدل گئی...... شک کی کیا گنجائش ہے......

حضرت آقا مدنی ﷺ کا وعدہ ہے:

اِذًا تُکْفٰی هَمُّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔

”تم درود شریف کی کثرت اپناؤ گے تو تمہاری ساری فکروں کا حل نکل آئے گا...... تمہارے غم، تمہارے مسائل اور تمہاری مصیبتیں سب دور ہو جائیں گی ...... اور تمہارے گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔“

نظامِ محبت

عرض کیا کہ...... درود شریف کے اندر ایک پورا نظام پوشیدہ ہے...... ہم اسے ”نظامِ محبت“ اور ”نظامِ رحمت“ کہہ سکتے ہیں...... درود شریف پڑھتے ہی یہ پورا نظام حرکت میں آجاتا ہے...... مختصر طور پر اس نظام کو سمجھ لیں...... درود شریف پڑھنے والے نے اللہ تعالیٰ سے محبت کا ثبوت دیا...... کیونکہ درود شریف پڑھنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے...... یہ ہوئی پہلی اور سب سے بڑی محبت اور یہ محبت ایمان کی لازمی بنیاد ہے...... درود شریف پڑھنے والے نے حضور اقدس ﷺ سے محبت کا ایک حق ادا کیا...... یہ محبت بھی ایمان کے لئے لازمی ہے...... جب تک حضرت آقا مدنی ﷺ کی محبت ...... ہمیں مخلوق میں سے ہر چیز سے بڑھ کر حاصل نہیں ہوگی اس وقت تک ہمارا ایمان کامل نہیں ہوسکتا...... اعتبار والا ایمان وہی ہے جس میں حضور اقدس ﷺ سے محبت سب سے بڑھ کر ہو...... اپنے والدین، اپنی اولاد، اپنے مال اور اپنی جان سے بھی بڑھ کر...... انسان کو جب کسی سے سچی محبت ہوتی ہے تو وہ اس کا

تذکرہ زیادہ کرتا ہے..... آپ بازار چلے جائیں...... ہرطرف مال، مال اور مال کی آوازیں سنیں گے...... ہمیں حضور اقدس ﷺ کی صحبت حاصل نہیں ہوئی...... مگر ہم آپ ﷺ کی محبت تو پاسکتے ہیں...... یہ محبت ہمیں جس قدر زیادہ نصیب ہو گی اسی قدر ہمارے دل میں آپ ﷺ کی زیارت، شفاعت، صحبت اور تذکرے کا شوق بڑھے گا...... درود شریف میں ایک بندہ اپنی اسی محبت کا اظہار کرتا ہے...... تو یہ ہوئی دوسری محبت...... ہم نے محبت سے درود شریف پڑھا تو درود شریف کی خدمت پر مامور ملائکہ نے اسے محبت سے اُٹھایا اور سنبھالا...... ان عظیم ملائکہ یعنی فرشتوں کے عجیب حالات حدیث شریف کی کتابوں میں آئے ہیں...... یہ معزز فرشتے درود شریف کو اُٹھانے، سنبھالنے اور پہنچانے کی خدمت بہت تیزی اور محبت سے سرانجام دیتے ہیں...... فرشتوں کو درود شریف سے محبت ہے...... اس کا ثبوت قرآن مجید میں موجود ہے...... یہ ہوئی تیسری محبت...... پھر اللہ تعالیٰ نے ایک وسیع طاقت اور سماعت رکھنے والا فرشتہ (دو فرشتے یا ایک فرشتہ) مقرر فرما رکھا ہے...... جو درود شریف پڑھنے والے کو بڑی محبت بھری دعاء دیتا ہے اور کہتا ہے ”غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ“...... ”اللہ تعالیٰ تیری مغفرت فرمائے“...... فرشتے کی اس دعاء پر دیگر فرشتے آمین کہتے ہیں ...... اور اللہ تعالیٰ اس دعاء کو قبول فرماتے ہیں...... یہ ہوئی چوتھی محبت...... فرشتوں نے یہ درود شریف حضور اقدس ﷺ تک...... درود شریف پڑھنے والے کی ولدیت کے ساتھ پہنچا دیا کہ...... ”یارسول اللہ! فلاں بن فلاں نے آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجا

ہے“......آپ ﷺ اس صلوٰۃ وسلام کا محبت کے ساتھ جواب ارشاد فرماتے ہیں...... سبحان اللہ! حضرت آقا مدنی ﷺ کا جواب...... آپ ﷺ کی ہمارے لئے دعاء رحمت...... اور ہمارے لئے سلام...... یہ ہوئی پانچویں محبت...... اب ان پانچ محبتوں کے بعد......محبت کے مئے خانہ کا اصل دور شروع ہوتا ہے...... وہ یہ کہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ توجہ خاص فرماتے ہیں...... اور پھر اس بندے پر محبت اور رحمت کی بارش فرما دیتے ہیں...... دس خاص رحمتوں کا نزول...... دس درجات کی بلندی...... دس گناہوں کی معافی......اور معلوم نہیں کیا کیا انعامات...... دیکھا آپ نے کہ...... جیسے ہی ہم نے کہا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ......تو زمین سے لے کر عرش تک...... کیسا زبردست ”نظام محبت و رحمت“ متحرک ہو گیا...... اب جس بندے کو یہ نعمت نصیب ہو......اس کا کون سا مسئلہ ہے جو حل نہیں ہوگا اور کون سی پریشانی ہے جو دور نہیں ہوگی۔

ایک صاحب کا قصہ

ایک صاحب سخت بیمار تھے...... دماغ میں کینسر کا مرض تھا...... ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ اب بچنا ناممکن ہے......انہوں نے علاج چھوڑا اور تنہائی اختیار کی...... اور اس تنہائی میں محبت اور رحمت کا چراغ ”درود شریف“ روشن کر دیا...... وہ پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا۔

اچانک انہیں اپنے سر پر کسی ہاتھ کی ٹھنڈک محسوس ہوئی......اور وہ اس پرسکون ٹھنڈک میں ڈوب گئے......آواز آئی کہ یہ بھی کہو:

وَرُوْحِ الْاَرْوَاحِ وَسِرِّ بَقَاءِهَا۔

اب انہوں نے پڑھنا شروع کیا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَاءِهَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَاءِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَاءِهَا وَرُوْحِ الْاَرْوَاحِ وَسِرِّ بَقَاءِهَا۔

چند دن ہی ہوئے تھے کہ انہیں افاقہ محسوس ہوا......اور پھر وہ مکمل تندرست ہو گئے...... ڈاکٹروں کو دکھایا تو وہ حیران رہ گئے...... پوچھا کون سا علاج کیا؟......انہوں نے بتایا کہ ’’درود شریف‘‘ کثرت سے پڑھا......یعنی نظام محبت اور نظام رحمت میں غوطے لگائے......تب ایک غیر مسلم ڈاکٹر یہ کرامت دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔

غور فرمائیں:

درود شریف کے فضائل میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں ہے...... درود شریف کی پہنچ بہت دور تک ہے...... ہر دعاء قبول ہونے کے لئے درود شریف کی محتاج ہے......جبکہ درود شریف خود ہی مقبول ہے اور خود ہی قبول ہے...... ذرا غور فرمائیں:

① درود شریف میں پورا کلمہ طیبہ موجود ہے......اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، الوہیت اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت......لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

② درود شریف میں کامل محبت موجود ہے......کیونکہ اصل محبت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے ہو......اس کے بعد وہی محبت اچھی جو اللہ اور رسول

کے لئے ہو...... درود شریف میں محبت کا پورا نصاب ہے...... کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے اور رسول اللہ ﷺ کے لئے دعاء ہے...... اور دعاء بھی وہ جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔

③ درود شریف میں مکمل دعاء ہے...... کیونکہ دعاء کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ...... اصل حاجت روا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے اور ہم اپنی حاجت اس کے سامنے پیش کرتے ہیں...... مگر درود شریف میں ہم ایسا عمل کرتے ہیں کہ...... وہی اصل حاجت روا ہم پر اپنی رحمتیں اور الطافات نازل فرمانے پر آجاتا ہے...... پھر حاجتیں تو خود بخود پوری ہوجاتی ہیں۔

④ درود شریف میں مکمل توحید ہے...... کیونکہ اگر مخلوق میں سے کسی کی بندگی جائز ہوتی...... یا مخلوق میں سے کوئی عبادت کے لائق ہوتا تو وہ حضرت محمد ﷺ ہوتے...... مگر ہم درود شریف میں اُن کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص رحمت کی دعاء مانگتے ہیں...... جب حضرت ﷺ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے مانگا جا رہا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کے لائق کون ہوسکتا ہے؟

⑤ درود شریف میں پورا استغفار ہے...... اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور مٹاتے ہیں...... اور اس کی برکت سے بندوں کو توبہ کی توفیق ملتی ہے...... اسی لئے تو حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جیسے باذوق اور صاحب قرآن صحابی نے اجازت چاہی کہ...... میں اپنی دعاء کا سارا وقت درود شریف پر لگانا چاہتا ہوں تو...... ان کو بشارت ملی:

اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُلَکَ ذَنْبُکَ۔

"تب تو تمہاری ساری فکریں ختم ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

یہ مرتبہ کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے...... اس مرتبے کو پانے کے لئے حضرت آقا مدنی ﷺ کی سچی محبت .بہت اونچے معیار کی درکار ہوتی ہے...... تب انسان اپنی ساری حاجتوں کو بھول کر درود شریف کو وظیفہ بناتا ہے...... آپ غور کریں کہ...... جب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے اس ارادے اور عزم کا اظہار کیا کہ...... وہ اپنے وظیفے اور دعاء کا سارا وقت درود شریف پر لگائیں گے...... تو اس وقت انہیں یہ فضیلت اور بشارت نہیں ملی تھی کہ...... اس عمل کا انہیں دنیا میں کیا فائدہ ہوگا...... وہ تو حضرت آقا مدنی ﷺ کی محبت میں...... اور درود شریف کے بلند مقام کی قدر کرتے ہوئے...... اس عمل کو اپنا رہے تھے...... اور اس کی خاطر اپنی حاجتوں ، دعاؤں اور ضرورتوں سے دستبردار ہو رہے تھے...... تب انہیں بشارت ملی کہ...... آپ کے اس مثالی ذوق کی بدولت آپ کو دنیا میں بھی کوئی محرومی نہیں ہوگی...... بلکہ آپ کی تمام فکریں، حاجتیں اور ضرورتیں پوری فرما دی جائیں گی...... ہاں! بے شک ہر انسان پر مختلف تفکرات اور ضرورتوں کا حملہ ہوتا ہے...... اور انسان اُن کے حل کے لئے اللہ تعالیٰ سے التجاء کرتا ہے...... مگر ایک بندہ اپنی ان ضروریات کو ایک طرف رکھ کر اسی وقت کو صلوٰۃ وسلام میں لگاتا ہے تو پھر نظام رحمت اس کو ہر طرح سے مالامال کر دیتا ہے...... عام مسلمانوں کے لئے تو اس حدیث شریف میں یہ سبق ہے کہ درود شریف کی کثرت کریں...... اپنے نامۂ اعمال میں زیادہ سے زیادہ درود شریف جمع کریں...... تا کہ آخرت کی منزلیں آسان ہوں...... آخرت میں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضور اقدس ﷺ کا قرب نصیب ہو......گناہ معاف ہوں، حساب آسان ہو......
اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نصیب ہوں......اور درجات حاصل ہوں......جبکہ خواص یعنی
محبت کے اعلیٰ مقام والوں کے لئے یہ راستہ بھی ہے کہ......وہ درود شریف کو ہی
اپنی دعاء اور وظیفہ بنالیں......مگر قرآن مجید کی تلاوت، ضروری مسنون اذکار اور
دینی ذمہ داریوں سے بھی غافل نہ ہوں۔

ایک ضروری بات

سب سے افضل درود ''درود ابراہیمی'' ہے......بندہ کا ناقص خیال یہ ہے کہ......
جب تک ''درود ابراہیمی'' اچھی طرح شرح صدر کے ساتھ نصیب نہ ہو اس وقت تک
درود شریف کا حقیقی ذوق پیدا نہیں ہوتا......اس لئے جو حضرات وخواتین مختصر صیغے
والے درود شریف پڑھتے ہیں......مثلاً: ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ''......''صَلَّی
اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ'' وغیرہ......وہ اسے جاری رکھیں......مگر ساتھ کچھ مقدار ''درود
ابراہیمی'' کی بھی مقرر کرلیں۔

نسبت کی طاقت

اللہ تعالیٰ پر یقین...... اللہ تعالیٰ کی کتاب پر یقین...... اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا یقین......رسول کریم ﷺ کے فرامین مبارکہ پر یقین...... بڑی دولت ہے...... بہت ہی عظیم نعمت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے...... ایک آدمی بڑے قرضے کے بوجھ تلے دب گیا تھا......وہ قرضے لینے کا عادی نہیں تھا مگر تجارت میں مسلسل خسارے نے اسے چار ہزار دینار کا مقروض کر دیا تھا...... دینار سونے کا ہوتا ہے اور چار ہزار دینار اس زمانے کی بہت بڑی رقم تھی......قرض خواہ نے اس پر مقدمہ کیا تو قاضی نے اسے عدالت میں طلب کر لیا...... پوچھنے پر اس نے قرضے کا اعتراف کیا......اور بتایا کہ میں اس وقت کوڑی کوڑی کا محتاج ہوں......قرضہ میں نے ضرور اداء کرنا ہے مگر اس وقت کسی بھی طرح اداء کرنے کی حالت میں نہیں ہوں......قاضی نے کہا: پھر تو آپ کو قانون کے مطابق گرفتار کیا جاتا ہے...... اس نے کہا: میں گھر میں بتا کر نہیں آیا......میرے بیوی بچے سب انتظار میں ہوں گے...... مجھے صرف ایک دن کی مہلت دے دیں...... میں کچھ ادھار لے کر گھر میں کھانے پینے کا کچھ سامان دے آؤں اور بیوی بچوں کو الوداع کہہ آؤں......قاضی نے کہا: آپ کوئی ضامن دیں تو ہم آپ کو ایک دن کی مہلت دے سکتے ہیں...... اس نے کہا: قاضی صاحب! میرے ضامن میرے آقا اور میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں......قاضی

غصے ہو گیا...... کہنے لگا: تم کیسی بے ادبی کر رہے ہو......ضامن کا مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ اگر تم نہ آئے تو ہم اسے گرفتار کر لیں گے...... پھر نعوذ باللہ تم اتنا بڑا نام لے رہے ہو...... کیا آقا مدنی ﷺ کا ادب تمہیں ملحوظ نہیں؟ ...... اس نے کہا : قاضی صاحب! میرا آقا مدنی ﷺ کو ضامن بنانے کا مطلب آپ نہیں سمجھے...... دراصل ضمانت کے طور پر سب سے قیمتی چیز رکھوائی جاتی ہے......اور میرے پاس سب سے قیمتی چیز یہ ہے کہ......میں حضرت محمد ﷺ کا امتی ہوں......میں اپنی یہ قیمتی چیز اپنے ساتھ آخرت میں لے جانا چاہتا ہوں......اور میرے آقا حضرت محمد ﷺ نے اپنے سب امتیوں کو وعدے اور عہد کی پابندی کا حکم فرمایا ہے...... چنانچہ اگر میں کل واپس گرفتاری دینے نہ آیا تو میں آپ ﷺ کا نافرمان ہو جاؤں گا...... چنانچہ میں نے یہ قیمتی چیز بطور ضمانت کے رکھوائی ہے کہ...... اگر میں کل حسب وعدہ نہ آیا تو قیامت کے دن مجھے حضرت آقا مدنی ﷺ کی امت میں شمار نہ کیا جائے...... یہ سن کر قاضی اور قرض خواہ دونوں کی گردن جھک گئی......آنکھیں بھیگ گئیں اور انہوں نے اسے گھر جانے دیا...... وہ صاحب گھر پہنچے...... اپنی بیوی کو سارا قصہ سنایا......اور کہا کہ میں کچھ قرضہ اٹھاتا ہوں اس سے تم بچوں کی دیکھ بھال کرنا...... اور میرے پیچھے اپنا اور ان کا خیال رکھنا...... بیوی ایماندار تھی، وفادار تھی...... کہنے لگی: آج کھانے کا کچھ سامان موجود ہے...... میں بچوں کو کھلا کر سلا دیتی ہوں...... آپ مزید قرضہ نہ لیں...... آپ نے جو چیز ضمانت رکھوائی ہے آج میں اور آپ اس کو مزید پکا کریں گے......اور ساری رات حضرت آقا مدنی ﷺ پر درود شریف پڑھیں گے...... بچے سو گئے......میاں بیوی باوضو بیٹھ کر درود پاک

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

پڑھنے لگے...... کافی رات گذر گئی، بیوی تو پڑھتی رہی، خاوند کو نیند آ گئی...... اور خواب میں حضرت آقا مدنی ﷺ کی زیارت ہوگئی...... فرمایا: صبح فلاں شخص کے پاس چلے جانا، اسے میرا سلام دینا...... اور ایک علامت ارشاد فرمائی کہ یہ اس کو بتانا...... وہ تمہارا قرضہ اتار دے گا...... صبح وہ شخص اس آدمی کے پاس پہنچے...... پورا خواب سنایا...... وہ کچھ متردد ہوئے تو ان کو علامت بتائی...... وہ رونے لگے اور فوراً آٹھ ہزار دینار لے آئے...... فرمایا: چار ہزار قرضہ اتار دینا اور چار ہزار ہدیہ ہے...... اس خوشی میں کہ آپ کے ذریعے مجھے حضرت آقا مدنی ﷺ کا سلام و پیام آیا ہے...... وہ صاحب دو تھیلیاں اٹھائے عدالت کی طرف لپکے...... وہاں قاضی صاحب باہر بے چینی سے کھڑے تھے...... ان کو دیکھ کر آگے بڑھے...... بہت محبت سے ملے اور ایک تھیلی دی کہ...... اس میں چار ہزار دینار ہیں...... یہ میری طرف سے ہدیہ ہیں...... ابھی قرض خواہ آئے گا...... اس کو ادا کر دینا...... میں تو صبح سے تمہارے انتظار میں کھڑا تھا...... مجھے رات زیارت ہوئی اور تمہارا قرضہ اتارنے کا حکم ملا...... یہ کہہ کر دونوں عدالت میں جا بیٹھے...... وقت ہوا تو قرض خواہ بھی آ گیا...... قاضی نے بتایا کہ یہ شخص پیسے لے آیا ہے آپ وصول کر کے دستخط کر دیں...... اس نے کہا...... قاضی صاحب میں نے قرضہ معاف کر دیا ہے...... اور مزید ان کے لئے چار ہزار دینار ہدیہ بھی لایا ہوں...... رات مجھے بھی زیارت ہوئی اور قرض معاف کرنے کا حکم ملا...... پھر وہ سب آپس میں خوب گلے ملے...... اور ان صاحب کو دروازے تک چھوڑنے آئے...... وہ جو گھر سے خالی ہاتھ نکلے تھے...... اب اتنی بڑی رقم لے کر گھر واپس آئے...... یہ ہے نسبت کی

طاقت...... اور یہ ہے یقین کی قوت...... اللہ تعالیٰ ہمیں ''یقین کی طاقت'' اور حضرت آقا مدنی ﷺ کی ''عظیم نسبت'' مکمل یقین کے ساتھ عطاء فرمائے۔

اے دین اسلام کے دشمنو!...... مسلمانوں کے پاس کچھ بھی نہ ہو...... مگر حضرت آقا مدنی ﷺ کی نسبت موجود ہے...... اور یہی نسبت دنیا اور آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے...... تم اس عظیم نسبت سے محروم ہو...... اسی لئے اتنی طاقت، اتنی ٹیکنالوجی اور اتنی فوجوں کے باوجود شکست کھا رہے ہو...... اگر تم آخرت کے دردناک عذاب سے بچنا چاہتے ہو...... اور دُنیا اور آخرت میں سرفراز ہونا چاہتے ہو تو...... خاکے بنانے والے منحوسوں کو پھانسی پر لٹکاؤ...... اور کلمہ طیبہ...... ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ'' پڑھ کر...... حضرت آقا محمد مدنی ﷺ کی نسبت حاصل کر لو...... تب تمہیں ہر کامیابی کی ضمانت مل جائے گی...... تمہارے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے...... اور تم بھی عظیم ''امت مسلمہ'' یعنی ''اُمت محمد'' یہ میں شامل ہو جاؤ گے۔

گناہوں کو مٹائے

اللہ تعالیٰ نے ''پانی'' میں تاثیر رکھی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیتا ہے...... اسی طرح اللہ تعالیٰ نے درود شریف میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ وہ گناہوں کو بجھا اور مٹا دیتا ہے...... مگر درود شریف میں گناہ مٹانے کی تاثیر پانی کے آگ بجھانے کی تاثیر سے زیادہ ہے...... حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَمْحَقُ لِلْخَطَایَا مِنَ الْمَاءِ لِلنَّارِ۔ (القول البدیع۔ص: ۲۶۳)

پانی صرف آگ کو بجھا دیتا ہے...... مگر اس کے اثرات کچھ نہ کچھ باقی رہتے ہیں...... جبکہ ''درود شریف'' گناہوں کو اُن کے اثرات کے ساتھ مٹا دیتا ہے...... اور اُن گناہوں کی جگہ نیکیاں ڈلوا دیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

ایک غلط اشکال

لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح کے فضائل سنانے اور لکھنے سے ''گناہگاروں'' کی ''حوصلہ افزائی'' ہوتی ہے...... اور وہ یہ سوچ کر گناہوں میں لگے رہتے ہیں کہ بعد میں درود شریف پڑھ لیں گے...... سارے گناہ مٹ جائیں گے...... جواب یہ ہے کہ:

(۱) درود شریف کے یہ فضائل ہمارے اپنے گھڑے ہوئے نہیں ہیں...... قرآن مجید نے خود درود شریف کا حکم سنایا...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

کے فضائل بیان فرمائے...... حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے درود شریف کی تاکید فرمائی...... درود شریف کے یہ فضائل اس امت پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہیں...... اس امت میں نیک مسلمان بھی ہیں اور گناہگار بھی...... درود شریف کے فضائل اور فوائد سب کے لئے ہیں...... پھر کسی اندیشے کی بناء پر ان فضائل کو کیسے چھپایا جاسکتا ہے؟

(۲) درود شریف پڑھنے سے صرف گناہ نہیں مٹتے...... اس سے انسان کے نفس کی اصلاح بھی ہوتی ہے...... درود شریف روح کی زکوٰۃ یعنی پاکی ہے...... یہ انسان کے دل سے نفاق اور گناہ کو نکالنے والا عمل ہے...... اس لئے اگر کوئی گناہگار اپنے گناہوں کی معافی کے لئے کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے تو...... اس بات کی قوی اُمید ہے کہ اس کو ”تقویٰ“ نصیب ہو جائے...... اور آئندہ وہ گناہ نہ کرے...... یا بہت کم کرے...... اس لئے درود شریف کے فضائل خوب سنانے چاہئیں...... درود شریف ذکر بھی ہے اور دعاء بھی...... دواء بھی ہے اور شفاء بھی...... کفارہ بھی ہے اور ترقی بھی۔

(۳) اوّل تو کوئی مسلمان یہ سوچ کر گناہ کر ہی نہیں سکتا کہ وہ بعد میں درود شریف پڑھ کر خود کو بخشوا لے گا...... اور اگر بالفرض کوئی ایسا سوچے بھی تو اس کا دل شرمسار ہو گا...... اور وہ گناہ سے بچ جائے گا...... کیونکہ درود شریف میں اللہ تعالیٰ کا نام آتا ہے...... حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے...... جب کوئی ان دو پاکیزہ ناموں کو سوچتا ہے تو اس کی سوچ بھی نور پاتی ہے...... ”مسلمان گناہ نہیں کرتا“...... ”گناہ مسلمان سے ہو جاتا ہے“...... اور پھر اگر وہ نیکی کی طرف لپکتا ہے...... اِستغفار کرتا

ہے...... صدقہ دیتا ہے...... یا درود شریف پڑھتا ہے تو یہ...... اس کے ایمان کی علامت ہے کہ...... وہ اپنے گناہ پر نادم اور پریشان ہے...... اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹنا چاہتا ہے۔

حضرت پیر کامل سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گناہوں کو مٹانے کا وظیفہ ارشاد فرما دیا...... اللہ تعالیٰ ان کو اپنی شان کے مطابق جزائے خیر عطاء فرمائیں...... بہت بڑا وظیفہ ہے، بہت بڑا...... گناہوں کی ہر تباہ کاری کو مٹانے والا وظیفہ...... گناہوں کے اثرات تک کو دھو ڈالنے والا وظیفہ...... گناہوں کے دنیوی اور اُخروی نقصانات سے بچانے والا وظیفہ......

''اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ'' حضرت نبی کریم محمد ﷺ پر درود شریف بھیجنا......

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

مقبول وظیفہ:

اہل علم میں سے کئی حضرات کی رائے ہے کہ...... درود شریف وہ عبادت ہے جو ہر حال میں ''مقبول'' ہے...... اسی لئے درود شریف کے وظیفے کو ''مقبول وظیفہ'' کہا جاتا ہے...... کسی بھی مؤمن کا پڑھا ہوا ایک بھی درود یا سلام ضائع نہ ہو...... اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت وسیع اور طاقتور نظام قائم فرما رکھا ہے...... جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک درود شریف کا معاملہ بھی دیگر عبادات کی طرح ہے...... بعض شرطوں کے ساتھ'' درود شریف'' قبول ہوتا ہے...... اور اگر وہ شرطیں نہ پائی جائیں تو درود شریف قبول نہیں ہوتا...... جس طرح نماز، روزے، صدقے اور جہاد کا معاملہ ہے کہ...... ان کی شرطیں پوری کی جائیں تو قبول ہوتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

ایک سوال

بہت سے لوگ ’’درود شریف‘‘ کثرت سے پڑھتے ہیں...... مگر ’’درود شریف‘‘ کے اثرات اُن کی زندگیوں پر نظر نہیں آتے...... آخر کیا وجہ ہے؟...... بہت سے لوگ کثرت سے ’’درود شریف‘‘ پڑھتے ہیں...... مگر نہ اُن کی فکریں کم ہوتی ہیں اور نہ اُن کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں...... آخر کیا وجہ ہے؟...... بہت سے لوگ کثرت سے ’’درود شریف‘‘ کی تعداد پوری کرتے ہیں...... مگر بظاہر نہ اُن کی اصلاح ہوتی ہے اور نہ اُن کے گناہ کم ہوتے ہیں...... آخر وجہ کیا ہے؟... حالانکہ ہم احادیث مبارکہ میں درود شریف کے بہت سے اثرات، نتائج اور فوائد پڑھتے ہیں...... اور یہ بھی ابھی معلوم ہو گیا کہ کئی اہل علم کے نزدیک ’’درود شریف‘‘ ہر حال میں ’’مقبول‘‘ ہے۔

اس سوال کا جواب بہت مفصل ہے...... خلاصہ اس کا یہ ہے کہ...... صلوٰۃ و سلام کی عبادت بے شک ایک ’’مقبول عبادت‘‘ ہے...... مگر یہ بھی تو ضروری ہے کہ ہمارا ’’صلوٰۃ و سلام‘‘ واقعی ’’صلوٰۃ و سلام‘‘ ہو...... مثال لے لیجئے...... اگر ہم تسبیح ہاتھ میں لئے، دل بازار یا موبائل کو دیئے، بے خیالی اور بے توجہی سے درود شریف پڑھ رہے ہیں...... اور تسبیح ختم ہونے پر ہمیں پتا چلتا ہے کہ تعداد ایک سو ہو چکی...... تو کیا یہ ’’صلوٰۃ و سلام‘‘ ہے؟...... ہمیں تو احساس اور شعور ہی نہیں کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں...... ہمارا دل کسی حساب کتاب یا کسی فلم، ڈرامے میں ہے یا کسی اور کام میں...... اور ہمارا ذہن بھی کسی منصوبے میں بھٹک رہا ہے...... تو ہم اپنے عظیم رب سے اپنے عالی شان نبی ﷺ کے لئے کیا مانگ رہے ہیں؟

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

دوسری بات یہ کہ...... اگر ہمارا دل حضورِ اقدس ﷺ کی تعظیم اور احترام سے خالی ہے تو پھر ''صلوٰۃ وسلام'' کا مطلب کیا ہوا؟...... ''صلوٰۃ وسلام'' کا مقصد تو یہ ہے کہ...... ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ہم اپنے نبی ﷺ کی کَمَا حَقُّہٗ ثناء کریں...... ان کی مکمل تعظیم بجالائیں...... اور ان کے عظیم احسانات کے بدلے میں ہم بھی اُن کی خدمت میں کچھ پیش کریں...... یہ حکم سن کر ایمان والے کانپ گئے کہ...... یااللہ! ہم جیسے حقیر، گناہگار، عیب دار اور چھوٹے انسان اتنے عظیم، معصوم، بے عیب اور عالی شان نبی کی کَمَا حَقُّہٗ ثناء کیسے کر سکتے ہیں...... یااللہ! آپ ہمارے رب ہیں، آپ ہی ہماری طرف سے اُن پر ''صلوٰۃ'' بھیج دیجئے، اُن کی ثناء اور تعظیم میں اضافہ فرما دیجئے...... یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا: ''صَلُّوْا''...... تم صلوٰۃ بھیجو...... تو ہم نے اپنے نبی ﷺ کے سکھانے پر جواب دیا کہ...... یااللہ! اس حکم کو پورا فرمانے میں آپ ہماری مدد فرمائیے...... ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ''...... یااللہ! آپ ان کو ''صلوٰۃ'' عطاء فرمائیے...... کیونکہ اُن کے حق کے مطابق آپ ہی صلوٰۃ نازل فرما سکتے ہیں...... یہ ہے ''صَلٰوۃ عَلَی النَّبِیِّ''...... یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم ''صَلُّوْا'' سننا...... پھر خود کو عاجز و قاصر سمجھنا...... پھر اللہ تعالیٰ سے درخواست کرنا کہ...... ''صَلِّ''...... آپ صلوٰۃ بھیجئے...... اور پھر حضرت آقا مدنی ﷺ کا پاک نام لینا...... ''مُحَمَّد''...... ایسا نام کہ...... جب ہمارے اَسلاف یہ اِسمِ مبارک سنتے تو...... اُن کے جسم کے بال کھڑے ہو جاتے، آنکھیں بہنے لگتیں اور وہ ادب سے سمٹ جاتے...... ہم کمزور اس کیفیت کو تو نہیں پہنچ سکتے...... مگر دل کی محبت اور احترام تو ضروری ہے...... ''صلوٰۃ'' یعنی درود پڑھتے وقت اتنا خیال رکھنا ضروری ہے کہ...... ہم اللہ تعالیٰ کو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

پکار رہے ہیں...... ''اَللّٰھُمَّ''...... ''یا اللہ''!...... اور ہم اپنے محبوب آقا مدنی ﷺ کے لئے مانگ رہے ہیں...... تب حضرت آقا ﷺ کی یاد کی ایک جھلک بھی دل و دماغ میں آجائے تو آنسو بہہ پڑتے ہیں...... حضرت محدث سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَمَا تُفِیْدُ کَثْرَۃُ الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ اِلَّا بِالتَّعْظِیْمِ لَہٗ فِی الْاِسْرَارِ وَالْاِجْھَارِ۔

کہ حضور اقدس ﷺ پر کثرت درود کا فائدہ تبھی حاصل ہوتا ہے جب ظاہر و باطن میں اُن کے لئے بھرپور عظمت و احترام ہو...... اس لئے درود شریف کی کثرت کرنے والے خوش نصیب بھائیو اور بہنو!...... آپ درود شریف توجہ سے پڑھا کریں...... اور ادب و احترام ملحوظ رکھا کریں...... پھر آپ پر اس مبارک عبادت کے انوارات و تجلیات کا نزول ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

تنبیہ

اگر آپ کو درود شریف میں توجہ حاصل نہیں ہوتی تب بھی آپ درود شریف پڑھتے رہیں...... اور یہ سوچ کر چھوڑ نہ دیں کہ بغیر توجہ پڑھنے سے کیا فائدہ؟...... درود شریف جاری رکھیں...... یہ عظیم سعادت ہے اور ساتھ ساتھ توجہ پانے کی دعاء اور کوشش بھی کرتے رہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ن النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

ایک پیاری دُعاء......اور صلوٰۃ وسلام

اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے حضرت محمد ﷺ کو اپنی شان اور اُن کے مقام کے مطابق جزائے خیر عطاء فرمائیں۔

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ! کیسی شاندار دعاء ہے......حضرت آقا مدنی ﷺ کے اِحسانات کو یاد کر کے یہ دعاء پڑھی جائے تو دل ہی نہیں بھرتا...... دل چاہتا ہے کہ جھوم جھوم کر پڑھتے چلیں جائیں:

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

سلام آگیا

ایک محدث گزرے ہیں ''ابوالفضل القوسانی رحمۃ اللہ علیہ''...... اُن کا واقعہ حضرت شیخ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اُن کی خدمت میں آکر ایک شخص نے کہا...... میں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف میں تھا......خواب میں حضرت آقا مدنی ﷺ کی زیارت ہوئی......حکم فرمایا کہ جب واپس جانا تو ابوالفضل کو ہمارا سلام کہنا...... وہ ہم پر روزانہ ایک سو بار درود شریف بھیجتے ہیں......اُس شخص نے واپس آکر شیخ ابوالفضل کو ڈھونڈا اور سلام پہنچایا......اور اِصرار سے پوچھا کہ آپ کونسا درود شریف پڑھتے ہیں؟...... اِصرار کی وجہ شاید یہ ہو کہ ایک سو بار تو کوئی بڑا عدد نہیں ہے...... صلوٰۃ وسلام کے حوضِ کوثر سے تو اہلِ دل روزانہ ہزاروں لاکھوں جام بھرتے

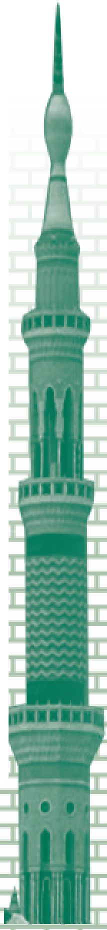

ہیں......کوئی ہزار بار پڑھتا ہے تو کوئی دس ہزار بار......اور کوئی لاتعداد بار...... پھر ایک سو بار پر اتنا اِکرام کیسے؟...... شیخ نے بتایا کہ میں یہ درود شریف پڑھتا ہوں......روزانہ ایک سو یا زیادہ بار:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّداً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

شیخ کو شبہ ہوا کہ کہیں یہ شخص یہ ساری بات اپنی طرف سے نہ بنا رہا ہو...... اللہ تعالیٰ معاف فرمائے...... اِنسان کا اگر دِل بگڑ جائے......نصیب خراب ہوجائے تو وہ......حضرت آقا مدنی ﷺ پر بھی جھوٹ بول دیتا ہے...... حالانکہ بظاہر ایسا نہیں لگتا کہ کوئی گناہگار سے گناہگار مسلمان بھی ایسے عظیم جُرم اور ایسے سنگین گناہ کا ارتکاب کرسکتا ہے......جھوٹ اور وہ بھی حضرت سیّد الانبیاء والمرسلین ﷺ پر......مگر شیطان کے پھندے بہت سخت ہیں...... اور جہنم کی کشش بہت زیادہ ہے...... یہ امریکہ، یورپ اور بمبئی کی روشنیاں...... یہ فیشن کے لشکارے...... یہ مال کے انبار...... یہ سب جہنم کی کشش ہیں......بس اسی میں پھنس کر لوگ ایسے خطرناک گناہ بھی کر بیٹھتے ہیں...... یااللہ! آپ کی پناہ......شیخ نے اُس شخص کو کافی بڑا ہدیہ پیش کیا تو اس نے فوراً واپس کردیا اور کہا کہ......میں آپ ﷺ کے پیغامِ مبارک کو دُنیا کے بدلے نہیں بیچ سکتا...... یہ کہہ کر وہ فوراً رُخصت ہوگیا......اور آئندہ کبھی نظر نہیں آیا۔

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّداً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

یہ واقعی بہت اونچی دعاء ہے...... عظیم رب سے اُن کے عظیم بندے کے لئے

دعاء...... اور درمیان میں صلوٰۃ وسلام اور جامع اَلفاظ...... اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا ذوق اور توفیق نصیب فرمائیں۔

روایات کا فرق

ایک بات یاد رکھیں...... اس طرح کی روایات اور دعاؤں میں اَلفاظ کا تھوڑا بہت فرق نقصان دِہ نہیں ہے...... اور نہ ہی محل بحث ہے...... اگر آپ کو عربی سے اچھی واقفیت ہے تو پھر آپ خود ہی بہترین کا اِنتخاب کر سکتے ہیں...... اور اگر عربی سے محرومی ہے تو اہل علم سے مشورہ کرلیں...... اس دعاء میں بعض جگہ ''بِمَا هُوَ اَهْلُه'' لکھا ملتا ہے اور بعض جگہ ''مَا هُوَ اَهْلُه'' دونوں ٹھیک ہیں...... بعض جگہ ''عَنَّا'' کا لفظ پہلے ہے اور بعض جگہ بعد میں...... یہ بھی دونوں ٹھیک ہیں...... پہلے لگائیں تو اچھا ہے...... بعض لوگ ''مُحَمَّدًا'' پڑھتے ہیں...... اور بعض ''سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا''...... یہ بھی دونوں ٹھیک ہیں...... روایت میں ''سَیِّدَنَا'' کا لفظ موجود نہیں ہے...... اگر کوئی ادب کے لئے بڑھاتا ہے تو بڑھا سکتا ہے...... لیکن وہ اُن لوگوں کو بے ادب قرار نہ دے جو ''سَیِّدَنَا'' کا لفظ نہیں بڑھاتے...... کیونکہ درود شریف کے اصل ترین الفاظ...... جن پر تمام روایات اور ساری اُمت کا اتفاق ہے وہ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

ان الفاظ میں ''سیدنا'' مذکور نہیں ہے...... البتہ ''سیّدنا'' کا اضافہ اکثر اہل علم کے نزدیک جائز ہے...... پس جو لوگ حضرت آقا مدنی ﷺ کے سکھائے ہوئے اَلفاظ کی جوں کی توں پیروی کریں تو یہ بھی بہت اچھا...... اور اگر ادب کے الفاظ بڑھائیں تو یہ بھی بہت اچھا...... ہاں نماز کے قعدۂ اخیرہ میں جو درود

شریف پڑھا جاتا ہے اس میں ''سیّدنا'' کے الفاظ نہ بڑھائے جائیں تو بہت بہتر ہے...... کیونکہ وہاں نماز کا معاملہ ہے...... اور نماز میں وہی الفاظ اَداء کرنے چاہئیں جو حضرت آقا مدنی ﷺ نے سکھائے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ...... الخ

ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ

ایک بہت ضروری بات یاد رکھیں...... ہم اپنے آقا اور نبی حضرت محمد ﷺ سے جس قدر قلبی طور پر قریب ہوتے جائیں گے...... اسی قدر ہمارا ایمان بلند، مضبوط اور محفوظ ہوتا چلا جائے گا...... ہم جب حضرت آقا مدنی ﷺ کے قریب ہوں گے تو ہمیں ہر قدم پر آپ ﷺ کے اِحسانات یاد آئیں گے...... ہاں! بے شک ہر قدم پر...... کسی نے انڈیا کی خبر بھیجی کہ وہاں ہندو مشرک...... آج کل اپنے دیوی دیوتاؤں کو گرم کپڑے بھینٹ کر رہے ہیں...... بے جان بتوں کو جرسیاں، سویٹر اور کمبل اوڑھا رہے ہیں...... اور بتا رہے ہیں کہ جس طرح ہمیں سردی لگتی ہے اسی طرح ہمارے بھگوانوں کو بھی لگتی ہے...... کیسی جہالت ہے اور کیسا اندھیرا...... حضرت آقا محمد مدنی ﷺ پر میری جان اور میرے ماں باپ قربان! آپ ﷺ نے ہمیں پاکیزہ، فطری، حقیقی دین پہنچایا...... اور ہمیں ہمارے رب تعالیٰ کا راستہ دکھایا:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۞ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾

﴿لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾

جب ہم قرآن مجید کی تلاوت میں گم ہوتے ہیں تب بھی حضرت آقا مدنی ﷺ کا اِحسان یاد آتا ہے کہ...... یہ عظیم الشان اور زندہ معجزات سے بھرا ہوا کلام ہم تک انہوں نے پہنچایا......آج دراصل ہم مسلمانوں میں ''عشقِ محمد ﷺ'' اور ''عشقِ مصطفیٰ ﷺ'' کا چرچا تو بہت ہے......مگر ہمارا دِل ابھی تک اس عظیم، سچی اور پیاری محبت سے پوری طرح سرشار نہیں ہے......ہم حضرت آقا مدنی ﷺ سے بہت دور ہیں...... اسی وجہ سے ہم کامیابیوں اور ترقیوں سے بھی بہت دور ہیں......اور ایمان کی حقیقی حلاوت سے بھی اکثر محروم ہیں۔

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

کیا پیش کریں؟

اللہ تعالیٰ جب ہم پر احسان فرماتے ہیں......اور ہمارے دل میں واقعی حضرت آقا محمد مدنی ﷺ کی محبت جاگتی ہے تو...... ہم سوچتے ہیں کہ ہم کیا پیش کریں؟......حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تو جان و مال سمیت سب کچھ پیش کیا......مگر ہم تو وہ زمانہ نہ پاسکے......اور ہم اس قابل تھے بھی نہیں کہ وہ زمانہ پاتے......مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کا احسان کہ ہمارے دل پر نور برسا......اور اس میں حضرت آقا محمد مدنی ﷺ کی محبت جاگی تو ہم کیا پیش کریں؟......جواب ہے......دین محمد ﷺ کے لئے جان، مال اور سب کچھ......اور آپ ﷺ کی ذاتِ اطہر کے لئے زیادہ سے زیادہ ''صلوٰۃ وسلام''......عشق میں ڈوب کر...... محبت میں بھیگ کر......اور اپنی روح کو مدینہ سے جوڑ کر......''صلوٰۃ وسلام'' کے اسی ذوق اور نظام میں یہ دعاء بھی آگئی:

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

ہم نے اللہ تعالیٰ سے اُن کے حبیب کے لئے مزید عظمت، مزید جزاء اور مزید شان مانگی...... اللہ تعالیٰ یہ دعاء سنتے ہیں اور قبول فرماتے ہیں...... اور حضرت آقا مدنی ﷺ کے درجات میں اضافہ فرماتے ہیں...... کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں درجات کی نہ کوئی حد ہے نہ کوئی انتہاء...... اب آپ اندازہ لگائیں...... روزانہ کتنے مسلمان کتنی بار صلوٰۃ وسلام اور یہ دعاء پڑھتے ہیں...... اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعاء کو سنتے ہیں، قبول فرماتے ہیں...... اور اس سے حضرت آقا ﷺ کی شان، مقام اور عظمت میں مزید اضافہ فرماتے ہیں...... اور یوں اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ پورا ہو جاتا ہے...... جو سورۃ والضُّحیٰ میں ہوا ہے:

﴿وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی﴾

اور ’’عاشقین صادقین‘‘ کی تسلی کا سامان بھی ہو جاتا ہے۔

مسلمانو!......''صَلٰوۃ وسَلام'' سے تعلق مضبوط کرو

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کو بہت عظیم ''شان'' عطاء فرمائی ہے۔

''صلوٰۃ وسلام'' افضل ترین عبادت

ایک بڑے صاحب علم اللہ والے بزرگ گزرے ہیں...... الشیخ احمد بن ثابت المغربی رحمۃ اللہ علیہ انہوں نے درود شریف پر ایک فصیح وبلیغ کتاب بھی لکھی ہے...... اس کتاب کا نام ہے:

''اَلتَّفَکُّرُ وَ الْاِعْتِبَارُ فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ ﷺ''

اس کتاب کی تصنیف اور صلوٰۃ وسلام کے ساتھ والہانہ تعلق کی بناء پر ان کو بارہا خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت اور راہنمائی نصیب ہوئی...... انہوں نے اپنی کتاب میں ان منامی واقعات اور خوابوں کو بھی شامل فرمادیا ہے...... اہل علم حضرات یہ عشق بھری داستان الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''سَعَادَۃُ الدَّارَیْنِ فِی الصَّلٰوۃ عَلٰی سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ ﷺ'' میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں...... یہاں یہ عرض کرنا مقصود ہے کہ...... حضرت الشیخ احمد بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ درود شریف کی طرف کیسے متوجہ ہوئے؟...... اس کا مفصل قصہ انہوں نے خود بیان فرمایا ہے...... جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"مجھے روحانی علوم، حروف کے اسرار وغیرہ سیکھنے کا شوق تھا......کئی بزرگوں سے بہت کچھ سیکھ کر میں حضرت شیخ محمد النبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت حاضر ہوا......انہوں نے مجھے بہت توجہ دی...... اور اپنے علوم و اسرار سے مجھے خصوصی طور پر مطلع فرمایا اور ایک مہربان و شفیق والد کی طرح میری تربیت فرمائی......اس دوران وہ مجھ سے میری حالت کے بارے میں مسلسل پوچھتے رہتے تھے کہ......آپ کے دل کی کیا حالت ہے؟ نفس کی کیا صورتحال ہے؟ اورلوگوں کی محبت آپ کے دل میں کتنی ہے؟......میں ان کو اپنے حالات بتا دیتا...... پھر وہ مجھ سے مخلوق سے تعلق کے بارے میں پوچھتے تو میں عرض کرتا کہ مجھے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اور ان سے باتیں کرنا اچھا لگتا ہے...... کچھ عرصہ بعد جب انہوں نے میرے اندر تبدیلی محسوس فرمائی تو باقی سوالات چھوڑ دیئے صرف مخلوق سے تعلق کے بارے میں پوچھتے......میں ان سے عرض کرتا کہ......آپ مجھے "خلوت" کی اجازت دیں...... وہ فرماتے کہ ابھی تمہارے دل میں لوگوں سے میل جول کا شوق باقی ہے، ایسے میں خلوت کی اجازت نہیں ہو سکتی......کافی عرصہ اور محنت کے بعد جب اس معاملے میں میری حالت درست ہوگئی......اور میرا دِل پوری عمر کی خلوت کے لئے راضی اور تیار ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں! اب تم اہلِ خلوت میں سے ہو چکے ہو...... پھر آپ نے مجھے خلوت کی اجازت دی اور فرمایا کہ......اس میں تمہارے پاس کئی اَشخاص ایسے علوم و وظائف لائیں گے جن کا تعلق دُنیا سے ہو گا تم وہ قبول نہ کرنا......اور کسی فتنے میں مبتلا نہ ہونا......خلوت شروع ہوئی...... پہلے تین ماہ کی خلوت اور پھر سمندر کے کنارے نمک کی غار میں طویل خلوت...... اس دوران عجیب وغریب واقعات اور اسرار پیش آئے......کئی اشخاص حاضر ہوئے......

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

طرح طرح کے علوم واَسرار لے کر...... مگر میں نے کچھ قبول نہ کیا...... ایک غیبی شخص مجھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے اَسرار بتا رہے تھے کہ...... درمیان میں کچھ خلل آگیا اور وہ بات ادھوری چھوڑ کر چلے گئے...... اس پر مجھے شدید دُکھ، رَنج اور صدمہ ہوا...... میں اِسی صدمے میں تھا کہ رِجالِ غیب میں سے ایک اور شخص تشریف لائے...... انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ اس قدر غمزدہ کیوں ہو؟...... میں نے ان کو وجہ بتائی...... انہوں نے فرمایا کہ اگر تم میری نصیحت مانو تو وہ یہ ہے کہ...... ان سب چیزوں کو چھوڑو اور ''باقیات صالحات'' اور نبی کریم ﷺ پر ''صلوٰۃ وسلام'' کو لازم پکڑلو...... پھر وہ مجھے ''صلوٰۃ وسلام'' کا مقام بتاتے رہے...... وہ اَحادیث سناتے رہے جو ''صلوٰۃ وسلام'' کی فضیلت میں وَارِد ہوئی ہیں...... اور مجھے تاکید کے ساتھ ''صلوٰۃ وسلام'' کا شوق دلاتے رہے یہاں تک کہ میرا دِل ''صلوٰۃ وسلام'' کی محبت سے معمور ہوگیا...... اور میرے دل میں ''صلوٰۃ وسلام'' سے عشق کا ایسا نور اور سرور اُمڈ آیا کہ...... میں نے عزم کرلیا کہ سب وظیفے چلے چھوڑ کر بس میں صلوٰۃ وسلام ہی کو اپنا وِرد اور وَظیفہ بناتا ہوں...... کیونکہ یہ اَفضل ترین عبادت ہے...... اس کی دلیل یہ ہے کہ آسمان وزمین کا خالق اور رَب خود حضور اقدس ﷺ پر صلوٰۃ نازل فرماتا ہے...... اور پھر فرشتوں کو بھی اس کام میں مشغول فرمایا...... اور پھر ایمان والوں کو حکم دیا کہ وہ حضور اقدس ﷺ پر ''صلوٰۃ وسلام'' بھیجا کریں...... پھر میں نے آسمان وزمین اور ساری مخلوقات پر بہت گہرائی سے غور کیا تو ''صلوٰۃ وسلام'' کی اہمیت اور عظمت مجھ پر کھلتی چلی گئی...... تب میں نے صلوٰۃ وسلام کو ہی اپنا وظیفہ بنالیا اور اس موضوع پر کتاب لکھنے کا بھی ارادہ کیا۔'' [سعادۃ الدارین]

قصہ بہت طویل اور دلچسپ ہے...... بس یہاں اپنا اور آپ کا شوق بڑھانے کے لئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

اس کا ''اختصار'' پیش کر دیا ہے...... اللہ تعالیٰ ہمیں درود وسلام کا مقام سمجھا دیں...... اور ہمیں اس عظیم اور پُرنور عبادت میں سے زیادہ سے زیادہ حصہ عطاء فرمائیں...... آج کل کئی لوگ طرح طرح کے عملیات اور وَظائف میں وقت ضائع کرتے رہتے ہیں...... مقصد صرف دنیا کی عزت، مال اور جاہ ہوتا ہے...... حالانکہ یہ سب چیزیں مقدر سے زیادہ نہیں ملتیں...... خواہ کوئی اُلٹا ہی لٹک جائے...... مگر شیطان ملعون یہ بات سوچنے نہیں دیتا...... طرح طرح کے چِلّے، دَعوے، جِنّات سے چھیڑ چھاڑ اور پھر ایمان و اَعمال کی بربادی...... وہ اگر یہی وقت ''صلوٰۃ وسلام'' کو دے دیں تو دنیا و آخرت کی روحانی قلبی سلطنت کے مالک بن جائیں...... بہرحال یہ موضوع ایک مستقل اَلمیہ ہے۔

گستاخ کیا بگاڑیں گے؟

''صلوٰۃ وسلام'' کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کی شان بڑھاتے ہیں...... ان کی شان پہلے ہی بہت بلند ہے...... مگر اللہ تعالیٰ کے قرب اور بلندی کی کوئی حد نہیں...... اس لئے ہر آئے دن وہ اپنے حبیب ﷺ کی شان بڑھاتے ہیں...... آپ قرآن مجید کی آیت مبارکہ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ کی تفسیر پڑھ لیں...... اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ پر ''صلوٰۃ'' بھیجتے ہیں...... یعنی خصوصی رحمت نازل فرماتے ہیں...... اور آپ ﷺ کی عظیم شان کو مزید عظمت اور بلندی عطاء فرماتے ہیں...... جب یہ بات پکی ہے تو...... پھر آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے...... آپ ﷺ کا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟...... وہ تو بس اپنا ہی دل اور منہ مزید کالا کرتے ہیں...... اس آیت مبارکہ کو دیکھیں اور پھر پچھلے چودہ سو چالیس سال کی تاریخ دیکھیں...... حضرت محمد ﷺ کا نام مبارک بڑھتا ہی چلا جا رہا

ہے...... آپ ﷺ کا ذکر مبارک پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے...... ایک وقت تھا کہ...... صرف مسجد قبا اور مسجد نبوی سے روزانہ پانچ بار "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ" کی صدا بلند ہوتی تھی...... اور آج یہ وقت ہے کہ...... پورے خطہ ارضی میں ہر لمحہ کسی نہ کسی جگہ اذان ہو رہی ہوتی ہے...... اور مؤذن محبت میں ڈوب کر کہہ رہا ہوتا ہے "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ" کتنی سازشیں ہوئیں...... کتنے لشکر چڑھ دوڑے...... کیسے کیسے بڑے فتنے نمودار ہوئے...... کیسے کیسے قتل عام برپا کیے گئے...... مگر حضرت آقا مدنی ﷺ کا نام اور آپ کی محبت ہر لمحہ ترقی پر ہے...... سبحان اللہ!...... آپ اپنے عظیم و محبوب نبی ﷺ کی محبت میں ایک بار یہ آیت مبارکہ ﴿ إِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ [الاحزاب:۵۶] اچھی طرح سمجھ کر پڑھیں...... اس آیت سے پہلے ان "موذیوں" بدنصیبوں کا تذکرہ ہے جو مدینہ منورہ میں...... حضرت آقا محمد مدنی ﷺ کو اِیذاء اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں رہتے تھے...... زمانے کے بدنصیب ترین لوگ...... جن کو اتنے قریب سے "سِرَاجًا مُّنِيْرًا" سے روشنی حاصل کرنے کا موقع ملا مگر وہ...... بدبختی اور شقاوت کی اندھی کھائی میں جا گرے...... آج کوئی محبت سے ان کا نام لینے والا نہیں...... وہ سورج کو بجھانے نکلے تھے مگر خود راکھ ہو گئے...... وہ اس "نور" کو روکنے کی کوشش میں تھے جس نور کو اللہ تعالیٰ نے ہر خیر اور روشنی کی بنیاد بنایا ہے...... یہ بدنصیب لوگ بہت باصلاحیت تھے...... کوئی شاعر تھا تو کوئی ادیب...... کوئی سیاستدان تھا تو کوئی بہادری میں مشہور...... ان کا فتنہ بھی کوئی معمولی نہیں تھا...... شیطان نے ان کو فرانس کے غلیظ اور ناپاک صحافیوں کی طرح اس غلط فہمی میں ڈال دیا تھا کہ تم...... اپنے باطن کی بدبو پھیلا

کر خوشبوئے محمد ﷺ کو پھیلنے سے روک سکتے ہو...... چنانچہ وہ بہت محنت سے اس شیطانی میدان میں اُترے...... مدینہ مدینہ نے برداشت کیا...... مگر جب معاملہ حد سے بڑھنے لگا تو...... مدینہ مدینہ نے اپنے غازیوں کو اشارہ فرمایا کہ...... جب حضرت محمد ﷺ کی شانِ اَقدس میں گستاخی ہو تو پھر ایک مسلمان کے لئے اسے برداشت کر کے زندہ رہنا جائز ہی نہیں...... یہ ایسا بھیانک جرم ہے جو زمین کو عذاب سے بھر دیتا ہے...... مدینہ کے غازی تو پھر غازی ہی تھے...... ایک اشارے کے منتظر...... پھر کیا ہوا؟...... تاریخ کے سینے میں سب محفوظ ہے۔

خیر یہ تو ہونا تھا...... اور یہ ان شاء اللہ ہوتا رہے گا...... آپ ﷺ کی شان اَقدس میں گستاخی کرنے والے...... ہزار دیواروں کے پیچھے چُھپیں...... یا لاکھوں فوجیوں کے حصار میں ہوں...... ان کو ذلت...... اور کتے کی موت مرنا ہی ہوتا ہے...... یہ لوگ انسانیت کے دشمن ہیں...... اس لئے کہ انسانوں کو جو خیر بھی اللہ تعالیٰ سے ملتی ہے...... وہ حضرت محمد ﷺ کے واسطے اور ذریعے سے ملتی ہے...... اور حضرت محمد ﷺ کے عشق میں جان قربان کرنا وہ زندگی ہے...... جس کی عظمت اور لذت کا احساس ہی ایک مسلمان کو "دیوانہ" بنا دیتا ہے...... کیا دارا اور سکندر کا ملک...... اور کیا شداد اور نمرود کی عیاشیاں...... عشق محمد ﷺ میں جان دینے والوں کو جو زندگی، عظمت، محبت اور سلطنت ملتی ہے...... اس کا تصور بھی اس چھوٹی سی دنیا میں محال ہے...... عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ...... مدینہ منورہ میں جب بعض "بدنصیبوں" نے یہ ناپاک مشن شروع کیا...... اور آپ ﷺ کی ذات مبارک پر گستاخانہ حملے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا کہ:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ﴾

یعنی ہم اپنے محبوب نبی ﷺ کی شان مزید بڑھاتے رہتے ہیں...... ان کو ہر لمحہ مزید ترقی اور عظمت دیتے رہتے ہیں...... اور ان پر اپنی خاص الخاص، خاص الخاص رحمتیں ہمیشہ نازل فرماتے رہتے ہیں...... اور ہمارے ملائکہ...... بے شمار، پاکیزہ اور طاقتور فرشتے بھی...... ہمارے محبوب پر صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں...... اور وہ اس عمل میں مشغول رہتے ہیں تو پھر تم حقیر لوگوں کی گستاخی سے ہمارے محبوب کا کیا نقصان ہوسکتا ہے؟...... یہ آیت جس وقت نازل ہوئی اس وقت تو گستاخوں نے سوچا بھی نہیں ہوگا کہ...... حضرت محمد ﷺ کا دین...... آپ ﷺ کا نام مبارک...... اور آپ ﷺ کا تذکرہ...... کہاں کہاں تک پہنچے گا...... اور یہ گستاخ خود کس قدر ذلت اور تنہائی میں ڈوب جائیں گے...... مگر پھر ساری دنیا نے دیکھا...... اور دیکھ رہی ہے کہ...... اللہ تعالیٰ کی اپنے حبیب ﷺ پر ”صلوٰۃ“ نے کیا کیا رَنگ دِکھائے...... آپ کی امت میں کیسے کیسے عاشق، جانباز آئے...... اور روئے زمین کس طرح آپ ﷺ کے لئے مسخر ہوا...... خاک کے بنانے والے بدکارو!...... صلوٰۃ کا یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے...... تم کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے...... سوائے اپنے نصیب کے...... یہ دین اور پھیلے گا...... نام محمد ﷺ اور بڑھے گا...... اور ایک وقت وہ آنے والا ہے جب روئے زمین کے ہر کچے اور پکے گھر میں...... دین اسلام اور نام محمد ﷺ داخل ہوجائے گا...... ترقی کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک قیامت نہیں آجاتی...... بس قربِ قیامت میں...... اللہ تعالیٰ زمین کے خیمے سے نورِ محمد ﷺ کے ستون واپس کھینچ لے گا...... کچھ عرصہ کفر اور تاریکی کا ہوگا......

اور پھر یہ زمین دھڑام سے گر جائے گی اور صور پھونک دیا جائے گا...... ایک نہیں ایک کروڑ ایٹم بم بنا لو...... ایک نہیں لاکھ سازشیں کرلو......تم ناکام ہو...... ناکام رہو گے...... ذلیل ہو...... ذلیل رہو گے......تم میں سے بس وہی کامیاب ہوگا جو...... دینِ محمد ﷺ ...... نورِ محمد ﷺ ...... اور نامِ محمد ﷺ کے ساتھ جڑ جائے گا...... آؤ مسلمانو! شکر کرو...... اور ''صلوٰۃ وسلام'' سے اپنا رشتہ اور مضبوط کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ سے ہم سب کو مستقل طور پر یہ دعاء مانگنی چاہئے کہ...... ہمیں حضور اقدس ﷺ سے ''سچی محبت'' نصیب ہو جائے...... آئیے! کوشش کرتے ہیں کہ ''سچی محبت'' کو سمجھنے کی طرف قدم بڑھائیں...... یہ ''سچی محبت'' اگر نصیب نہ ہو تو ''ایمانِ کامل'' نصیب نہیں ہوتا۔

محبت کیا ہے؟

کیا محبت محبوب کے ادب و احترام کا نام ہے؟...... یہ ہے پہلا سوال

کیا محبت محبوب کے لئے غیرت اختیار کرنے کا نام ہے؟...... یہ ہوا دوسرا سوال

کیا محبت محبوب کی غیر مشروط اطاعت کا نام ہے؟...... یہ ہے آخری سوال

جہاں تک معاملہ ہے ادب اور احترام کا...... تو لوگ بغیر محبت کے بھی بہت سے افراد کا ادب کرتے ہیں، احترام کرتے ہیں...... فوجیوں کو دیکھ لیں اپنے افسر کے سامنے کیسے باادب رہتے ہیں اور ان کے احترام میں کتنی مشقت برداشت کرتے ہیں...... جہاں تک غیرت کا سوال ہے تو غیرت کے اسباب مختلف ہیں...... کبھی غیرت اپنی ناک کے لئے ہوتی ہے اور کبھی کسی کی محبت میں اور کبھی نفس کے تقاضے سے...... جہاں تک اطاعت کا سوال ہے تو اطاعت بھی بغیر محبت کے ہو سکتی ہے اور دنیا بھر میں ہو رہی ہے...... ایماندار ملازم اپنے مالک کی اطاعت کرتے ہیں...... پولیس اور فوج والے اپنے آفیسروں کی اطاعت کرتے ہیں......

چھوٹے غنڈے اپنے بڑے سردار کی اطاعت کرتے ہیں...... بااصول ملازمین کی اطاعت دیکھ کر تو حیرانی ہوتی ہے کہ...... کس طرح سے خود کو ہر تکلیف میں ڈال کر اپنے مالک کا حکم پورا کرتے ہیں...... لیکن کیا وہ اپنے مالک اور آفیسر سے محبت بھی کرتے ہیں؟...... جواب یہ ہے کہ اکثر ایسا نہیں ہوتا...... ان تین باتوں کو یاد رکھیں...... درمیان میں ایمان تازہ کرنے والا ایک نکتہ۔

خوبصورت نکتہ

جنت کتنی خوبصورت ہے؟...... سبحان اللہ، سبحان اللہ...... ایک عالم نے کتاب لکھی ہے...... حَادِی الْاَرْوَاحِ اِلٰی بِلَادِ الْاَفْرَاحِ...... اس میں جنت کے حسن اور جمال کی دلکشی کو قرآن وسنت اور روایات سے بیان کیا ہے...... کتاب پڑھتے ہوئے انسان کی روح سرمستی میں مدہوش ہو جاتی ہے...... قرآن پاک میں ہی ''سورۃ الرحمٰن'' میں جنت کا حسن پڑھ لیں...... جنت اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے...... اور مخلوقات میں اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ حسن، مقام، شان، دلکشی، دلبری اور محبوبیت ہمارے آقا حضرت سیدنا محمد ﷺ کو عطاء فرمائی ہے...... جی ہاں! حضرت آقا مدنی ﷺ جنت الفردوس سے بھی زیادہ حسین، زیادہ وجیہ، زیادہ دلکش اور زیادہ خوبصورت اور معطّر ومنور ہیں۔

ﷺ ...... ﷺ ...... ﷺ

''محبت'' اور ''عاطفت'' میں فرق

اب ایک اور سوال...... لوگ ''عاطفت'' کو ''محبت'' سمجھتے ہیں...... ''عاطفت'' کہتے ہیں ''دل لگی'' کو...... کسی کی طرف دل کا مائل ہونا، دل کا مشتاق ہونا، دل

کا متوجہ ہونا...... انسان کا دل شکاری بھی ہے اور شکار بھی...... کبھی کسی کو شکار کرتا ہے اور کبھی خود کسی کے ہاتھوں شکار ہو جاتا ہے...... دل کا صرف کسی چیز کی طرف مائل اور متوجہ ہونا ''محبت'' نہیں ہے...... کئی لوگوں کا دل کسی ''بلّی'' کی طرف مائل ہو جاتا ہے...... کوئی کسی اور جانور سے اُنس رکھتا ہے...... ہر وقت ساتھ رکھنا، اُس کے کھانے پینے کی فکر کرنا، اُسے کچھ ہو جائے تو غمزدہ ہو جانا، وہ نظر نہ آئے تو بے قرار ہونا وغیرہ...... اسے ''عاطفت'' کہتے ہیں...... لیکن یہ ''عاطفت'' اُس وقت تک ہوتی ہے جب تک وہ چیز آپ کی فرمانبرداری کرے...... آپ کے ناز اٹھائے اور آپ کو خوش رکھے...... جہاں وہ اس شرط سے نیچے گری وہاں عاطفت ختم۔

کئی لوگ اپنے کتے سے بہت اُنس رکھتے تھے...... ہر وقت وہ ان کے قدموں میں رہتا یا اُن کے پیچھے...... یعنی حد سے زیادہ تعلق...... مگر اچانک کتے کا مزاج بدل گیا...... حکم دینے پر آتا نہیں...... بلانے پر دم نہیں ہلاتا...... بلاوجہ بھونکتا ہے...... مہمانوں کو کاٹتا ہے...... تو کچھ ہی دن میں ''عاطفت'' ختم اور پھر اپنے ہاتھوں سے اُسی کتے کو گولی مار دیتے ہیں...... یا زہر دے دیتے ہیں...... اور بہت زیادہ احسان کریں تو کسی کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں...... کیا یہ ''محبت'' تھی؟...... ہرگز نہیں...... بس نفس کی ایک خواہش تھی جسے ''محبت'' سمجھ لیا تھا...... وہ خواہش ٹوٹی تو محبت کا نام بھی کہیں نظر نہ آیا...... آج کل اکثر لوگ جس چیز کو ''محبت'' کہتے ہیں وہ محبت نہیں...... ''عاطفت'' اور ''ہوا'' ہے...... ''ہوا'' یعنی ''خواہش''...... محبت میں صرف دینا ہوتا ہے...... جہاں کچھ لینے اور پانے کی بات آجائے وہ محبت نہیں رہتی۔

چار باتیں

اب ہمیں چار باتوں کے جوابات معلوم ہو گئے:

① صرف ادب اور احترام کا نام ”محبت“ نہیں۔

② صرف غیرت کھانے کا نام ”محبت“ نہیں۔

③ صرف اطاعت کا نام ”محبت“ نہیں۔

④ صرف دل کے شوق اور میلان کا نام ”محبت“ نہیں۔

ان چار باتوں کو یاد رکھیں...... درمیان میں پھر اپنے ایمان کو روشنی کی ایک شعاع دیتے ہیں۔

ایمانی شعاع

مسجد نبوی شریف کی دیواروں پر احادیث مبارکہ لکھی ہوئی ہیں...... ایک بار حاضری ہوئی...... ”ریاض الجنۃ“ کے بالکل سامنے قبلہ والی دیوار پر نظر ایک حدیث شریف پر جا رکی...... ارشاد فرمایا:

شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي۔

”میری شفاعت میری اُمت کے اُن افراد کے لئے (بھی) ہوگی جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہیں۔“

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ...... ایسی رحمت، ایسی شفقت، ایسی محبت، ایسی رأفت صرف حضرت آقا مدنی ﷺ کو ہی حاصل ہوئی کہ...... اتنے بڑے مجرموں کو بھی اپنی شفاعت سے محروم نہیں فرمایا...... ﷺ...... ﷺ...... ﷺ

محبت رسول ﷺ کتنی ضروری؟

حضور اقدس ﷺ کی محبت حاصل کرنا اور اس کو پانا ہمارے لئے سانس لینے سے

بھی زیادہ ضروری اور اہم ہے...... کھانے پینے اور مکان کپڑے سے بھی زیادہ لازمی ہے...... ہم اگر انسان بننا چاہتے ہیں تو اسی ”محبت“ سے بن سکتے ہیں...... ہم اگر پاک ہونا چاہتے ہیں تو اسی ”محبت“ سے ہو سکتے ہیں...... ہم اگر کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو اسی ”محبت“ سے ہو سکتے ہیں...... یہ سچی محبت جب دل میں اُترتی ہے تو دل کی دنیا ہی بدل ڈالتی ہے...... یہ سچی محبت جب خون میں چڑھتی ہے تو خون کی حیثیت ہی بدل دیتی ہے...... یہ سچی محبت جب روح میں اُترتی ہے تو روح کو عرش کے نیچے سجدہ کرانے لے جاتی ہے...... اس سچی محبت کے بغیر نہ کسی کو انسانیت نصیب ہو سکتی ہے...... نہ اسلام اور ایمان کی حقیقت نصیب ہو سکتی ہے...... اسی لئے فرمادیا کہ جب تک میری محبت تمہیں اپنی اولاد، اپنے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو تم ایمان والے نہیں ہو سکتے...... اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمادیا گیا کہ جب تک اپنی جان سے بھی زیادہ حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہ ہو ایمان پورا نہیں ہوتا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دو باتیں

اب دو باتوں کو سمجھنا ہے:

(١) محبت کسے کہتے ہیں؟

(٢) یہ محبت ہمیں کس طرح سے حاصل ہو سکتی ہے...... یا نصیب ہو سکتی ہے؟

ان دو سوالوں کا مختصر اور آسان جواب حاصل کرنے سے پہلے اپنے ایمان کو مدینہ

منورہ کی معطر خوشبو سے ایک خوشگوار جھونکا دیتے ہیں۔

خوشگوار مدنی جھونکا

ہمارے پاس سب سے بڑی دولت ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' ہے...... یہ دولت ہمیں کس کی برکت اور واسطے سے ملی؟...... ہمیں قرآن جیسی عظیم کتاب کس کے ذریعے ملی؟...... ہمیں نماز جیسی عبادت کس کے ذریعے سے نصیب ہوئی؟...... ہمیں جہاد جیسا عمل کس کے واسطے سے نصیب ہوا؟...... ہمیں کعبہ شریف کس کی برکت سے ملا؟...... ہمیں مسلمان ہونے اور مؤمن ہونے کا اعزاز کس کی برکت سے ملا؟...... ہمیں وضو اور غسل کی پاکیزگی کس کے واسطے سے ملی؟...... ہمیں ''خیر اُمت'' کا عظیم لقب کس کے طفیل ملا؟...... ہمیں حیاء، امانت، دیانت اور صداقت جیسی نعمتیں کس کے دربار سے ملیں؟...... ہمیں جنت کا راستہ کس نے دکھایا؟...... ہمیں جہنم سے کس نے ڈرایا؟...... ہمیں رمضان المبارک، روزے اور حج کے انعامات کس کی برکت سے ملے؟...... ہاں! یہ درست ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا...... مگر اللہ تعالیٰ نے ان تمام نعمتوں کو ہم تک پہنچانے کا ذریعہ...... حضرت آقا مدنی ﷺ کی ذات اقدس کو بنایا...... یہ سب کچھ حضرت آقا مدنی ﷺ نے ہم تک پہنچایا...... آپ ﷺ کے صرف اسی ایک احسان کو بھی یاد کریں تو ایک جان کیا لاکھوں جانیں بھی آپ ﷺ کی عزت و ناموس پر قربان کر دیں...... تو احسان کا بدلہ نہ ہو پائے۔

ﷺ ...... ﷺ ...... ﷺ

خلاصہ محبت

محبت کی بات کو پھیلایا جائے تو آسان تعبیر یہ ہے کہ...... محبت ان چار چیزوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

کے جمع ہو جانے کا نام ہے:

(۱) ادب واحترام

(۲) محبوب کے لئے غیرت

(۳) محبوب کی اطاعت

(۴) دل کا شوق اور میلان

یعنی یہ چار چیزیں جمع ہو جائیں تو ''محبت'' بن جاتی ہے...... اور اگر مختصر الفاظ میں سمجھنا ہو تو محبت دو چیزوں کا نام ہے:

(۱) عشق

(۲) غلامی

غلامی بھی بے دام...... کچھ زمانہ پہلے مالک غلام کو خریدتا تھا تو غلام اس کے حکم کو ماننا اپنی پہلی اور آخری ذمہ داری سمجھتا تھا...... مالک اپنے غلام کو گھنٹوں کھڑا رکھے یا سونے دے...... غلام، غلام ہی رہتا تھا...... کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ غلامی کے بغیر کوئی چارہ نہیں...... غلامی ایسی چیز ہے کہ مشکل حالات میں چھوڑی نہیں جا سکتی...... کوئی قانون اور ضابطہ اس کی اجازت نہیں دیتا...... پہلی چیز ''عشق''...... یعنی دل سے ادب، احترام...... دل کا میلان اور شوق...... دل میں قدر و منزلت...... دل میں اُس کے لئے غیرت...... دل میں اُس کے لئے حد درجہ وفاداری کا جذبہ...... اور دوسری چیز ''غلامی''...... یعنی دل دے کر اب اطاعت بھی کرنی ہے...... حالات جیسے بھی ہوں غلاموں کی طرح جڑے رہنا ہے...... اور اسی کی اطاعت میں جینا اور مرنا ہے...... سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ...... قرآن پاک نے ''سچی محبت'' کا یہ منظر کس

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

سورۃ میں بیان فرمایا ہے؟...... اہل علم بہتر سمجھتے ہوں گے...... بندہ جیسے کم علم لوگوں کو سورۃ الفتح میں ''سچی محبت'' پوری طرح ٹھاٹھیں مارتی نظر آتی ہے...... اور جب حضور اقدس ﷺ کو ایسے صحابہ اور ایسی جماعت مل گئی جو واقعی...... آپ ﷺ سے سچی محبت رکھتے تھے تو عرش سے مبارک باد کا پیغام آگیا...... ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ ''اے نبی! آپ کو ہم نے کھلی فتح دے دی ہے...... یعنی اب آپ ﷺ کے دین کو دنیا میں بڑھنے، چلنے اور فتح پانے سے کوئی بھی نہیں روک سکتا......کوئی بھی نہیں۔'' ﷺ ...... ﷺ ...... ﷺ

غزوہ حدیبیہ کا پورا سفر امتحان تھا...... بہت سخت اور کڑا امتحان...... بلکہ امتحانات کا ایک پورا نصاب تھا...... اور اس نصاب میں ہر امتحان دوسرے امتحان کے بالکل خلاف اور متضاد تھا...... یعنی اعصاب شکن امتحانات کا ایک پورا سلسلہ...... اگر حضور اقدس ﷺ کی شان نبوت اور شان تربیت کی صداقت کے لئے صرف غزوۂ حدیبیہ کو پیش کیا جائے تو دنیا کا ہر عقلمند انسان ''مسلمان'' ہو کر...... اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی غلامی میں آجائے...... اس غزوہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جس طرح سے عشق اور غلامی کے امتحانات کو نبھایا...... جب سے دنیا قائم ہوئی ہے کوئی اس کی مثال پیش نہیں کرسکتا...... اللہ تعالیٰ کے سچے، آخری اور سب سے افضل نبی ہی کسی جماعت کی ایسی تربیت کرسکتے ہیں ورنہ اور کسی کے بس کی یہ بات نہیں ہے...... چنانچہ یہی سورۃ غزوۂ حدیبیہ کے واقعات کو بیان کرکے اعلان کرتی ہے: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ﴾...... محمد واقعی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں...... اور اُن کی رسالت کی کھلی دلیل اُن کے رفقاء اور ساتھی ہیں...... ﴿وَالَّذِيْنَ

مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ﴾ ۔ ﷺ ...... ﷺ ...... ﷺ ......

''سورۃ الفتح'' کی تفصیلات بہت زیادہ ہیں......صرف ایک نکتہ سمجھ لیں تو ان شاء اللہ بات واضح ہو جائے گی...... جب ہندسوں میں ایک ہزار لکھا جاتا ہے تو اس میں ''تین صفر'' ہوتے ہیں...... ۱۰۰۰......ان ''تین'' صفر کے ساتھ جب ایک لگتا ہے تو ہزار بن جاتا ہے......اور اگر اس ایک کو ہٹا دیں تو تینوں صفر بے قیمت رہ جاتے ہیں......محبت میں جو چار چیزیں ہیں......ان میں سے تین یعنی ﴿۱﴾ ادب و احترام ﴿۲﴾ دل کا شوق اور میلان ﴿۳﴾ اور غیرت............ یہ تینوں ''قیمتی صفروں'' کی طرح ہیں...... ان کے ساتھ اطاعت کا ایک جڑتا ہے تو یہ ہزار پورا ہو جاتا ہے...... اگر اطاعت کا ایک نہ لگے تو باقی تین ''صفر'' ہی رہ جاتے ہیں...... وجہ کیا ہے؟...... دراصل مشرکین اور مؤمنین کی محبت کا فرق ہی یہی ہے......آپ جب کسی کو دل کا پیار دیتے ہیں......اس کا ادب و احترام کرتے ہیں......اس کے نام پر غیرت کھاتے ہیں تو...... دل کہتا ہے کہ آپ نے محبوب پر احسان کیا......اب محبوب کا نمبر ہے کہ وہ آپ کو یہ دے اور وہ دے......مشرکین اپنے بتوں اور معبودوں سے اسی طرح کی ''محبت'' رکھتے ہیں...... حالانکہ یہ محبت نہیں...... عاطفت، خود غرضی اور ہوا پرستی ہے...... جبکہ مؤمن اپنا دل اپنی چاہت، ادب، احترام اور غیرت سب کچھ دے کر یہ کہتا ہے کہ محبوب میں آپ کا احسان مند ہوں......میرا کوئی احسان نہیں...... یہ سب میری ضرورت اور میری ذمہ داری اور میری سعادت ہے اور اب میری غلامی اور اطاعت آپ کے لئے حاضر ہے...... غزوہ حدیبیہ میں اطاعت کا امتحان تھا......عمرہ کے لئے چلو، لڑنا نہیں ہے...... جی

حاضر!...... حالانکہ ہزاروں سوالات کئے جاسکتے تھے...... مشرکین مکہ سے خونی دشمنی تھی...... عمرہ کے لئے نکلے تو چاروں طرف سے حملے شروع ہو گئے...... حکم ملا...... لڑنا نہیں ہے، صرف پکڑنا ہے...... جی حاضر!...... حالانکہ ہزاروں سوالات ہو سکتے تھے...... پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روک لئے گئے...... حکم ہوا کہ اب لڑنا ہے اور موت تک لڑنا ہے، موت پر بیعت کرو...... جی حاضر!...... حالانکہ سینکڑوں اعتراضات مچل سکتے تھے...... پھر معاہدہ شروع ہو گیا...... فرمایا گیا: کچھ انتظار کرو...... جی حاضر!...... معاہدے کے دوران مشرکین کھلی شرارت اور بدمعاشی کر رہے ہیں مگر صبر کرو...... جی حاضر!...... زنجیروں میں جکڑے ہوئے ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے، کراہتے زخمی حالت میں آپہنچے...... حکم ملا ان کو واپس کر دو...... جی حاضر!...... خیموں کے اندر سے رونے اور چیخنے کی آوازیں تھیں...... جذبات ابل ابل کر سیلاب بن رہے تھے...... اور ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ زنجیریں گھسیٹتے واپس قید میں جا رہے تھے...... معاہدہ ہو چکا، تمام شرطیں مسلمانوں کے خلاف ہیں...... یہ معاہدہ قبول کرو...... جی حاضر!...... مشرکین عمرہ کی اجازت نہیں دے رہے، چلو اگلے سال آجائیں گے...... سب احرام کھول دو...... جی حاضر...... یہ وہ مشکل مرحلہ تھا جب آسمان اور زمین کے حواس بھی گم ہو چکے تھے اور ہوائیں سانس لینا بھول چکی تھیں...... دنیا کی کوئی بھی جماعت ہوتی اس موقع پر ضرور ٹوٹ جاتی...... دنیا کا کوئی بھی ''محبوب ترین'' انسان ہوتا اسے اس موقع پر نافرمانی اور بغاوت کا لازمی سامنا کرنا پڑتا...... مگر میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل ہو چکی تھی...... ایک فرد بھی نہ ٹوٹا...... ہر لمحہ امتحان...... ہر لمحہ بدلتے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

فیصلے...... ہر لمحہ جذبات پر برستے کوڑے...... قافلہ واپس لوٹا تو عرش سے اعلان آ گیا...... اے میرے نبی! آپ کو فتح مبارک ہو...... جب آپ کی تربیت کا یہ رنگ ہے...... اور جب آپ کی محبت کا یہ عروج ہے تو پھر آپ کے دین کا کون کچھ بگاڑ سکتا ہے؟...... قافلہ کے اونٹ واپس جا رہے تھے اور عرش سے یکے بعد دیگرے انعامات کا اعلان ہو رہا تھا...... فتح مبارک، مغفرت مبارک...... خیبر کی فتح عنقریب...... مکہ کی فتح بہت جلدی...... غنائم کے ڈھیر...... آپ کے رفقاء کے لئے رحمت، سکینہ، مغفرت، اجر عظیم اور فتوحات...... اور بہت کچھ...... اعصاب شکن قیادت کے بعد عرش سے یہ رحمت برسی تو حضرت آقا مدنی ﷺ کا سر مبارک شکر سے جھک گیا...... فرمایا:

"یہ سورۃ مجھے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔"

ﷺ...... ﷺ...... ﷺ

محبت پانے کا طریقہ

محبت کا مطلب سمجھنے کے بعد اب ملاحظہ فرمائیں...... محبت پانے کا مختصر نصاب

① اللہ تعالیٰ سے مستقل دعاء کرتے رہنا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی اور آپ ﷺ کی محبت نصیب ہو جائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

② درود شریف کی کثرت

③ حضور اقدس ﷺ کے مقام کو سمجھنے کی کوشش

④ حضور اقدس ﷺ کے احسانات کو یاد کرنا

۵ عشاق رسول ﷺ مجاہدین اوراہل محبت کی صحبت اختیار کرنا

۶ حضوراقدس ﷺ کی تکالیف، جہاد اور مجاہدے کے تذکرے کرنا

۷ حضوراقدس ﷺ کی سنتوں کو معلوم کرنا اور اپنانا

۸ حضوراقدس ﷺ کو سب سے زیادہ معزز، محترم، ترقی یافتہ، کامیاب اور اپنے لئے سب سے بڑی مثال سمجھنا

۹ حضوراقدس ﷺ کے طریقوں کی عظمت دل میں بٹھانا کہ یہی عزت، کامرانی اور کامیابی کے طریقے ہیں

۱۰ احادیث مبارکہ کو ادب و احترام سے پڑھنا اور خود کو بطور امتی اُن کا مخاطب سمجھنا

۱۱ حضوراقدس ﷺ کے دشمنوں سے سخت بغض، نفرت اور عداوت رکھنا، اُن پر لعنت بھیجنا، ان میں جو گستاخ ہیں اُن کو قتل کرنے کی پوری کوشش کرنا، گستاخی والی کسی بات یا چیز کو نہ دیکھنا، نہ سننا اور حضوراقدس ﷺ کو نہ ماننے والے کسی شخص سے متأثر نہ ہونا

بس یہ ہے محبت پانے کا مختصر سا نصاب اور طریقہ...... نمبرات میں تقدیم تاخیر ہو سکتی ہے...... مگر یہ تمام چیزیں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔

وضاحت

ایک چھوٹی سی وضاحت...... جن لوگوں کو حضوراقدس ﷺ کا ادب، احترام نصیب ہے...... ان کو بھی مبارک...... یہ اگرچہ مکمل محبت نہیں مگر محبت کا ایک لازمی حصہ اور جزو تو ہے...... جن لوگوں کو حضوراقدس ﷺ سے قلبی تعلق، اشتیاق، میلان اور لگاؤ نصیب ہے......

ان کو بھی مبارک...... یہ بھی محبت کا ایک اہم جزو ہے...... وہ لوگ جن کو حضور اقدس ﷺ کی ذات، آپ ﷺ کے نام اور ناموس سے غیرت نصیب ہے...... اُن کو بے حد مبارک...... یہ ایسی نعمت ہے کہ اگر اس میں قربانی لگ جائے تو اہل اطاعت سے بھی آگے بڑھا دیتی ہے...... اور اگر کسی خوش نصیب مسلمان کو آپ ﷺ کے ساتھ یہ چاروں چیزیں نصیب ہوں...... ادب و احترام، قلبی تعلق، غیرت اور اطاعت...... تو اسے بہت، بہت، بہت مبارک...... ہمارا سلام اُسے پہنچے...... سبحان اللہ! عاشقی بھی غلامی بھی...... سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ...... یہ وہ نعمت ہے جو ہمیں دل کی گہرائی سے اپنی دعاؤں میں اپنے لئے مانگنی چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ...... جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا ﷺ بِمَا ھُوَ اَھْلُهٗ...... وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ○ آمین